ایک قوم ایک نصاب

یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق

فوکس

مڈل گائیڈ

سٹوڈنٹ ریسورس بک

7

اردو

7th class KPK Textbook

فوکس پبلیکیشنز
www.newclassicpublishers.com
E-mail: classicnsr@gmail.com
0321-9596220

AWAZ E INQILAB.COM
Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

Download PDF MCQs, Books and Notes for any subject from the Largest website for free

awazeinqilab.com آوازانقلاب ڈاٹ کام

and also Available in Play Store

Primary (5th) Level

Middle (8th) Level

Matric (10th) Level

F. Sc (12th) Level

BS (16th) Level

Urdu Grammar

Curriculum (Govt Books)

Past Papers

English Grammar

Readymade CV

NTS, FTS, CSS, PMS, ETEA, KPPSC, PPSC, SPSC, AJKPSC, BPSC, KPTA ETC

Available Subjects

- Agriculture
- Computer Science
- Economics
- English
- Biology
- Chemistry
- Geology
- Management Sciences
- Microbiology
- PCRS/ Pak Study
- Pharmacy
- Sociology
- Zoology
- Chemistry
- Statistics
- Physics
- Mathematics
- Law
- Environmental Sciences
- Botany
- Biotechnology
- Library & Information Sciences
- Journalism & Mass Communication
- Political Science
- Geography
- General Science
- Education
- Tourism & Hotel Management
- Urdu
- Pashto
- Islamic & Arabic Studies
- Electrical Engineering
- Civil Engineering
- Mechanical Engineering
- Chemical Engineering
- Software Engineering
- Election Officer
- General Knowledge
- Pedagogy
- Current Affairs
- Medical Subjects
- Judiciary & Law
- other

ہر Subject کے Notes اور MCQS فری ڈاون لوڈ کریں۔ نیز CV کے MS word تیار Templates ڈاون لوڈ کر کے اپنے حساب سے Modify کریں۔

Follow me on Face book

ABDULLAH INQLABI

awazeinqilab.com

WhatsApp : 03025247378

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ
(سورۃ الاعراف 7: آیت 56)

ترجمہ: اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اس (اللہ) کو خوف اور امید سے پکارو بے شک اللہ کی رحمت نیک لوگوں سے قریب ہے۔

زمین پر فساد اور فتنہ برپا کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ فتنہ وفساد کا لازمی نتیجہ قتل وغارت ہوتا ہے۔ اور قتل وغارت کسی بھی دین میں جائز نہیں۔ اسلام سے بڑا مذہب کوئی نہیں جس نے قتل وغارت اور فتنہ وفساد کا سدباب کیا ہو۔ اسلام نے یہ مستقل قانون بیان کیا ہے کہ:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
(سورۃ المائدہ 5: آیت 33)

ترجمہ: بے شک ان کی سزا یہ ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ انہیں بری طرح قتل کیا جائے یا انہیں سولی پر لٹکا دیا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ (تو) ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبے میں انسانوں کے ان بنیادی حقوق کی حفاظت کو یوں بیان فرمایا:

فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ
(سنن ترمذی: 2159)

ترجمہ: یقیناً تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے کے لیے قابل احترام ہیں۔

☆☆☆☆

اُردو ہفتم

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	حمد (نظم)	60	14	ہمارے وطن کا نشان	86
2	نعت (نظم)	61	15	دیہی اور شہری زندگی	87
3	ایک ایمان افروز مکالمہ	62	16	بکری دو گاؤں کھا گئی	90
4	شہد کا انصاف	64	17	پرانی موٹ	92
5	استاجی	66	18	قومی پرچم	94
6	اب کیا کروں	69	19	زراعت کی اہمیت	95
7	چاند اور تارے	71	20	بارش کا پہلا قطرہ	96
8	ابتدائی طبی امداد	73	21	اقبال کا شاہین	98
9	ہوائی جہاز کی ایجاد	75	22	دانت نکلوانا	102
10	ڈپٹی کمشنر کی دعوت	76	23	ہمارے ادارے	103
11	مسدس حالی	79	24	ٹائیگر ہلز کا ٹائیگر	104
12	فٹ بال	82	25	بڑے ہو کے نیک انسان بنوں گا	106
13	نظم وضبط	84	26	ڈاکٹر عبدالقدیر خان (محسن پاکستان)	108
14		86		گرائمر	112-141

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

اردو

1- حمد

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
فلک	آسمان	دشت	جنگل
خالق	پیدا کرنے والا	یکتا	اکیلا
التجا	گزارش	مدّعا	مطلب
خورشید	سورج	بالا	بلند
عظمتوں	بڑائی	شبنم	اوس
ذرہ	ٹکڑا	جلوہ فگن	ظاہر
زینت	سجاوٹ	فضل	مہربانی

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) خدائی سے کیا مراد ہے؟

جواب: خدائی سے مراد اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ہے۔

(ب) شاعر نے حمد میں کیا دعا مانگی ہے؟

جواب: شاعر نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ ہمیں ہمیشہ سیدھے راستے پہ چلانا ہمیں ادب واحترام سکھانا تیری عظمتیں بیان کرتے رہیں اور تیری یاد میں تیرا ذکر کرتے رہیں۔

(ج) اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں پر ایک نوٹ لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کے ہم پر بہت سے احسانات اور مہربانیاں ہیں۔ دریا، پہاڑ، سورج، آسمان، ستارے، دن، رات، موسم، پھل، پھول، باغات، چشمے، اناج، عقل وشعور اس کے علاوہ زمین میں یہ چہل پہل اور آسمان کی خوبصورتی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔

(د) اس شعر کا مفہوم بتائیں:

زمیں کا حسین فرش تو نے بنایا سکون بخش عالم یہ سبزہ اگایا

جواب: مفہوم: تو نے زمین کا اچھا فرش بنایا سکون دینے والا یہ سبزہ اگایا۔

(ہ) حمد میں دی ہوئی اللہ تعالیٰ کی تخلیقات میں سے پانچ کے نام بتائیں۔

جواب: سورج، پرندے، باغات، جن، روشنی

نظم کے مطابق درست لفظ کا انتخاب کر کے مصرعے مکمل کریں۔

ترا ذکر بالا ترا __حسن__ اعلیٰ (حسن، جسم)

درختوں سے زینت __زمیں__ کو عطا کی (بحر، زمیں)

خدائی کا یہ __خوش نما__ کارخانہ (دلربا، خوش نما)

یہ جن و __ملک__ اور یہ نوع انساں (ملک، فلک)

ادب ساری __دنیا__ کا ہم کو سکھانا (بستی، دنیا)

قواعد سیکھیں

اسم معرفہ: وہ اسم جو کسی مخصوص شخص، جگہ یا چیز کو ظاہر کرے۔ مثلاً: اللہ، پاکستان۔

اسم معرفہ کی اقسام

اسم علم اسم ضمیر اسم موصول اسم اشارہ

اسم علم

اس سے مراد وہ خاص نام ہے جو کسی شخص کی پہچان کے لیے بطور علامت استعمال کیا جاتا ہے مثلاً: شمس العلما، کلیم اللہ، قائداعظم، ابن مریم، حالی۔

اسم ضمیر

وہ کلمہ ہے جو کسی نام کی جگہ تکرار سے بچنے کے لیے استعمال ہو۔ اس سے تحریر میں خوب صورتی اور روانی پیدا ہوتی ہے۔ جیسے: وہ، آپ، ہم، ان، اس وغیرہ۔

اسم موصول

وہ اسم ہے جسے کسی جملے کے ساتھ لگائے بغیر اس کا پورا معنی سمجھ میں نہ آئے۔ جیسے: جو کچھ، جو کوئی، جس کو، جس نے، جس کا، جس کی، جیسا، جن کا۔

اسم اشارہ

یہ وہ اسم ہے جو کسی چیز، شخص یا جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔ مثلاً: یہ، وہ۔

6- دیے گئے اسما میں سے مذکر اور مونث الگ الگ کر کے لکھیں۔

دعا، عالم، دنیا، زینت، فضل، شمع، گیت، رونق، خورشید، نور

جواب: مذکر: عالم، فضل، گیت، خورشید

مونث: دعا، دنیا، زینت، شمع، رونق

7- دی گئی الفاظ کے جوڑوں کی شناخت کریں اور درست تصور (✓) کا نشان لگائیں۔

عرش	فرش	✓ متضاد	مترادف
گیت	نغمہ	متضاد	✓ مترادف
جاڑا	گرمی	✓ متضاد	مترادف
مالک	آقا	متضاد	✓ مترادف
سلانا	جگانا	✓ متضاد	مترادف

کچھ نیا لکھیں

8- دیے گئے الفاظ کے جملے بنائیں۔

صفت، فضل، زندگانی، عظمت، خوش نما

جواب: الفاظ کے جملے

الفاظ	جملے
صفت	اللہ تعالیٰ کی صفت میں کوئی شک نہیں۔
فضل	سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے منزل مقصود تک پہنچتے ہیں۔
عظمت	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت سب نبیوں سے اعلیٰ ہے۔
خوش نما	باغوں میں پھول خوش نما دکھائی دیتے ہیں۔
زندگانی	اللہ تعالیٰ نے ہمیں صحت مند زندگانی عطا کی ہے۔

9- حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: خلاصہ

اس حمد میں شاعر بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ سب اسی کا ذکر بیان کرتے ہیں۔ اس کا نور ستاروں اور چاند میں سورج کی روشنی کی طرح چمکتا ہے۔ زمین پر اچھا منظر بنایا درختوں کو خوبصورت بنایا مختلف موسم بنائے۔ زمین میں چہل پہل اور آسمان کی خوبصورتی اللہ تعالیٰ نے عطا کی۔ جاندار پیدا کیے اسی کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ وہ ہی سب کا مالک ہے۔ ہماری یہی دعا ہے کہ ہمیں سیدھے راستے پہ چلانا تیری پاکی بیان کرتے رہیں تیرا شکر ادا کرتے رہیں۔

☆☆☆☆

2- نعت

1- مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
پیغمبر	نبی	خلاق	پیدا کرنے والا
حیات	زندگی	شعور	آگاہی
بشر	انسان	عظمت	بڑائی
حشر	قیامت	ازل	آخرت
نہاں	چھپا ہوا	مشکیزہ	چھوٹی مشک
کامل	مکمل	تیغ	تلوار
شعور	آگاہی	زہد	پرہیزگاری
معتبر	اعتبار کے قابل	خوش قبائی	خوش لباس
نصاب	متعین درس	واجبی	ٹھیک
عظیم	جلیل القدر		

مشقی سوالات

1: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے اور کیوں ہر زمانے کے لئے رہبر ہیں؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا میں آکر انسان کو ہر طرح کی رہنمائی دی۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں کا سامنا کرنا سکھایا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر زمانے کے لیے رہبر ہیں۔

2: وہ حشر تک کا نصاب لایا سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک کے لیے رہنمائی لے کر اس دنیا میں آئے ہیں۔

3: کامل نظام سے کیا مراد ہے؟

جواب: کامل نظام سے مراد اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا نظام ہے۔

4: نعت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذاتی استعمال کی کن کن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: چھوٹی مشک، چارپائی، کپڑے، چٹائی، جو

5: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق اور امین کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی اور ایمانداری کی وجہ سے صادق اور امین کہا جاتا ہے۔

3- نظم کے مطابق درست لفظ لگا کر مصرعے مکمل کریں:

بشر نہیں __عظمت__ بشر ہے

ازل بھی اس کا ہے اور __ابد__ بھی

بدن پہ کپڑے بھی __واجبی__ سے

گنی نہ جائیں __صفات__ جس کی

امیں ہے صادق ہے __معتبر__ ہے

قواعد سیکھیں

6- خط کشیدہ الفاظ کے متضاد لکھ کر جملے دوبارہ لکھیں۔

i- لاہور کی اکثر گلیاں بہت __تنگ__ ہیں۔

ii- امجد ایک __بہادر__ لڑکا ہے۔

iii- ولید کی __کنجوسی__ پورے شہر میں مشہور ہے۔

iv- ثانیہ نے گملا __دھوپ__ میں رکھا۔

v- برسات کے موسم میں پانی کی __قلت__ ہوتی ہے۔

جواب:

i- لاہور کی اکثر گلیاں بہت __کھلی__ ہیں۔

ii- امجد ایک __ڈرپھوک__ لڑکا ہے۔

iii- ولید کی __سخاوت__ پورے شہر میں مشہور ہے۔

iv- ثانیہ نے گملا __چھاؤں__ میں رکھا۔

v- برسات کے موسم میں پانی کی __زیادتی__ ہوتی ہے۔

7-

الفاظ	جملے
کائنات	ساری کائنات اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے۔
شعور	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا میں آکر تمام لوگوں کو عقل وشعور دیا۔
علم	علم ایک طاقتور تلوار ہے۔
مشکیزہ	مشکیزہ پانی سے بھرا ہے۔
بلند	یہ عمارت بہت بلند ہے۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

صفت	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات تمام نبیوں سے اعلیٰ ہیں۔

-8 ''نعت'' کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: مرکزی خیال:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا میں آ کر تمام لوگوں کو سیدھا راستہ بتایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل فرمایا جو قیامت تک کے لیے ساری دنیا کے واسطے دستور العمل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری دنیا کے پیغمبر بن کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب پیغمبروں سے عظیم تر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی اشاعت اور سربلندی کے لیے دن رات محنت کی۔ دین کی خاطر تکلیفیں جھیلیں اور لہولہان بھی ہوئے۔

-9 درج ذیل بند کی تشریح لکھیں:

شعور لایا کتاب لایا
وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نظام اس نے
اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اس کا ہے اور ابد بھی

جواب: تشریح:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پاک جیسی عظیم کتاب سے نوازا گیا۔ یہ کتاب مسلمانوں کے لیے ذریعہ نجات اور زندگی گزارنے کا مکمل ضابطہ حیات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے دنیا میں ایک انقلاب آ گیا۔ ساری دنیا کی کایا پلٹ دی، دنیا کو شعور بخشا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین و دنیا کا علم بخشا گیا۔ ازل سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و شوکت کا ڈنکا بجتا رہا ہے اور ابد تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی زندہ تابندہ رہے گا۔

-10 جماعت کے کمرے میں تقریری مقابلے کا اہتمام کریں۔ نیچے دیے گئے موضوع پر تقریر کر کے درست لب و لہجے اور ادائی کے ساتھ جماعت کے کمرے میں پیش کریں۔

جواب: ''اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے''

صدر محترم، معزز اساتذہ کرام اور مکرم دوستو! میری تقریر کا عنوان ہے ''اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے''

شبنم افشاں میری پیدا کرے گی سوز و ساز
اس چمن کی ہر کلی درد آشنا ہو جائے گی

جناب صدر! اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو وجود بخشا اور اس میں بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا۔ ان مخلوقات میں سب سے افضل و اعلیٰ اور اشرف انسان کو بنایا۔ انسان کی مادی اور جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے وسائل کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ زمین کے سینے میں ودیعت کر دیا۔ انسان کی روحانی رہنمائی کے لیے خالق کائنات نے انبیاء بھیجنے کا اہتمام فرمایا اور انسان کو اس ضمن میں تنہا نہیں چھوڑا کہ اندھیرے میں بھٹکتا پھرے بلکہ اس کی رہنمائی کے لیے انبیاء کا سلسلہ شروع کیا۔ مکرم دوستو! اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی خاص قبیلے یا قوم کے لیے نہیں تھے بلکہ ساری دنیا کے لیے اور تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے۔ ارشاد ربانی ہے:

اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

اسلام نے دین و دنیا کے اس فرق کو ختم کر دیا جو مختلف مذاہب میں صدیوں سے رائج تھا۔

نہ تو زمین کے لیے نہ آسمان کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

قرآن پاک ایک معجزاتی کتاب ہے۔ یہ ایک زندہ کتاب ہے۔ سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کا طلب گار ہوگا تو اللہ کے ہاں اس کی طرف سے یہ دین ہرگز قبول نہ ہوگا۔ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ یہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے کیونکہ جو انسان پیدا ہوتا ہے وہ اسلام کی فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے ایک جاہل اور اجڈ معاشرے کو زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھایا۔ جس معاشرے میں انسان انسان کا دشمن تھا۔ جہاں جہالت کی انتہا تھی۔ لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر سالہا سال لڑائی رہتی تھی۔ عورتوں کا کوئی نظام نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج کر اس قوم پر کرم فرمایا اور پھر:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

صدر محترم میں اپنی تقریر کا اختتام ان اشعار سے کروں گا۔

اصلاح عالم کا بس اب سامان ہونا چاہیے
سب کا دستور العمل قرآن ہونا چاہیے
یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہو جائے
ہر ایک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

☆☆☆☆

-3 ایک ایمان افروز مکالمہ

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
معاہدہ	وعدہ (باہم اقرار کرنا)	تاج شاہی	بادشاہ کا تاج
فود	وفد کی جمع	نبوت	نبی ہونا
شریف المذہب	شریف خاندان سے تعلق	ہرقل	روم کے بادشاہ کا نام
تقویٰ	پرہیزگاری، اللہ تعالیٰ سے ڈرنا	صلح رحمی	غریبوں سے اچھا سلوک کرنے والا
متعدد	کئی، بہت	ہوس	لالچ
منحرف	پھر جانے والا	مقیم	ٹھہرنے والا

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اشاعت	پھیلاؤ	پیروکار	پیچھے پیچھے چلنے والا
پیروی	پیچھے پیچھے چلنا	بہتان	الزام
اعتراف	ماننا		

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) صلح حدیبیہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشاعت اسلام کے لیے کیا اقدامات اٹھائے؟

جواب: صلح حدیبیہ کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی سربراہان مملکت کو خط لکھے۔

(ب) ہرقل کو خط ملا تو اس نے کیا حکم دیا؟

جواب: ہرقل کو خط ملا تو اس نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ اگر عرب کا کوئی شخص ملے تو اسے میرے پاس لایا جائے۔

(ج) ابوسفیان کس کے ساتھ فلسطین آئے تھے اور کہاں مقیم تھے؟

جواب: ابوسفیان ایک تجارتی قافلے کے ساتھ فلسطین آئے تھے اور غزہ میں مقیم تھے۔

(د) ابتدا میں اسلام قبول کرنے والے کون لوگ تھے؟

جواب: ابتدا میں اسلام قبول کرنے والے غریب لوگ تھے۔

(ہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کو کس بات سے منع فرماتے تھے؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کو کہتے تھے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔

(و) ہرقل نے اہل دربار سے کیا کہا؟

جواب: ہرقل نے اہل دربار سے کہا کہ اگر یہ تمام باتیں جو آپ نے بتائی ہیں سچ ہیں تو وہ دن دور نہیں جب میری قدم گاہ پر ان کا قبضہ ہو جائے گا۔ یہ تو میں جانتا تھا کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ وہ عرب کے خاندان قریش سے ہوں گے۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو یقیناً ان کے پاؤں دھوتا۔

(ز) ہرقل نے حقیقت جاننے کے باوجود اسلام قبول کیوں نہیں کیا؟

جواب: اگرچہ ہرقل کا دل اسلام سے متاثر ہو گیا تھا، مگر دنیا کے لالچ نے اسے اسلام قبول کرنے سے باز رکھا۔

-3 سبق کے مطابق خالی جگہیں پر کریں۔

☆ صلح حدیبیہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف حکمرانوں کو خطوط لکھ کر اسلام کی دعوت دی۔

☆ ہرقل نے کہا کہ وہ دن دور نہیں کہ میری قدم گاہ پر ان کا قبضہ ہو جائے گا۔

☆ انبیا کے ابتدائی پیروکار ہمیشہ کمزور ہوتے ہیں۔

☆ خط سننے کے بعد ہرقل نے کہا کہ سلطنت کے بچاؤ کا واحد طریقہ اطاعت ہے۔

قواعد سیکھیں

-5 ان الفاظ و محاورات کو اپنے جملوں میں لکھیں:

شکست فاش، منحرف، عہد و قرار، بہتان، ہوس، چنگاری سلگنا

جواب:

الفاظ و محاورات	جملے
شکست فاش	مسلمانوں نے کفار کو ہر میدان میں شکست فاش دی۔
منحرف	اسلم اپنے وعدے سے منحرف ہو گیا۔
عہد و قرار	پاکستان نے بھارت سے عہد و قرار لیا کہ وہ آئندہ جنگ نہیں کرے گا۔
بہتان	خالد نے ساجد پر بہتان عائد کیا کہ اس نے خالد کا قلم چرایا ہے۔
ہوس	دنیا کی ہوس ہمیں نماز تک پڑھنے نہیں دیتی۔
چنگاری سلگنا	اس کے دل میں دیدار حرام کی چنگاری سلگی لیکن دنیا کے کاروبار میں دب کر رہ گئی۔

-6 الفاظ کے متضاد تحریر کریں۔

صلح، اسلام، دنیا، حکمران، شکست، شریف، جھوٹ

جواب:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
صلح	جنگ	اسلام	کفر	دنیا	آخرت
حکمران	محکوم	شکست	فتح	شریف	بدمعاش
جھوٹ	سچ				

حروف تاسف: سے مراد ایسے کلمات یا حروف ہیں جو افسوس کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: کاش!، افسوس!، ہائے! وغیرہ۔

-7 دیے گئے جملے غور سے پڑھیں اور ان جملوں میں سے حروف تاسف کی نشان دہی کریں۔

-i افسوس! میں اس کی مدد نہ کر سکا۔
-ii افوہ! میری بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئی۔
-iii اللہ اللہ! مدینے کی کیا بات ہے۔
-iv ہائے ہائے! میرا سامان گم ہو گیا۔
-v یا اللہ! میری مدد فرما۔
-vi واہ رے! تیرے کیا کہنے۔
-vii کیا! یہ سب کیسے ہوا؟

جواب:

(i)	افسوس	(ii)	افوہ	(iii)	اللہ اللہ
(iv)	ہائے ہائے	(v)	یا اللہ	(vi)	واہ رے
(vii)	کیا				

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

-8 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

-1 وہ کلمہ جو کسی نام کی تکرار سے بچنے کے لیے استعمال ہو، کہلاتا ہے:

(ا) اسم علم (ب) اسم اشارہ

(ج) اسم ضمیر ✓ (د) اسم موصول

-2 وہ اسم جسے کسی جملے کے ساتھ لگائے بغیر جملے کا مفہوم واضح نہ ہو، کہلاتا ہے:

(ا) اسم اشارہ (ب) اسم علم

(ج) اسم ضمیر (د) اسم موصول ✓

-3 وہ خاص نام جو کسی شخص کی پہچان کے لیے بطور علامت استعمال کیا جاتا ہو، کہلاتا ہے:

(ا) اسم ضمیر (ب) اسم موصول

(ج) اسم اشارہ (د) اسم علم ✓

-4 وہ اسم جو کسی چیز، شخص یا جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال کیا جائے، کہلاتا ہے:

(ا) اسم علم (ب) اسم اشارہ ✓

(ج) اسم موصول (د) اسم ضمیر

جوابات:

1	اسم ضمیر	2	اسم موصول	3	اسم علم
4	اسم اشارہ				

-9 کالم الف کو کالم ب سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
سید الشہدا	اسم اشارہ
اس کا	اسم موصول
وہ	اسم علم
جو	اسم ضمیر

جواب:

کالم الف	کالم ب
سید الشہدا	اسم علم
اس کا	اسم ضمیر
وہ	اسم اشارہ
جو	اسم موصول

کچھ نیا لکھیں

-10 ہرقل نے ابوسفیان کی باتیں سن کر آخر میں کیا کہا؟ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب:

ہرقل نے کہا "تم اس کی عالی نسبی کے قائل ہو، انبیاء ہمیشہ شریف نسل سے ہوتے ہیں۔ ان کے خاندان میں پہلے کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ ان کی پیروی کرنے والے غریب لوگ ہیں۔ اس نے کبھی کسی کو دھوکہ نہیں دیا۔ اگر یہ تمام باتیں سچ ہیں تو مجھے یقین ہے کہ ایک دن ہماری سرزمین پر ان کا قبضہ ہوگا۔ مجھے یہ تو معلوم ہے کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ عرب کے قریش خاندان سے ہوگا۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان پر ایمان لاتا اور ان کے قدم چومتا۔

4- شہد کا انصاف

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
لیاقت و قابلیت	ذہانت	اوٹ	پیچھے
جمع پونجی	سرمایہ، مال	کفایت	میانہ روی
جوہری	جواہر کا کاروبار کرنے والا	چرچا	مشہوری
دشوار	مشکل	تلخی	کڑواپن
مشکیزہ	پانی کی مشک	طبیب	حکیم
امڈ آنا	بہت زیادہ لوگوں کا آنا، ہجوم ہونا		

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) حسن نے اشرفیاں کیسے جمع کی تھیں؟

جواب: حسن نے محنت کر کے اور کفایت سے زندگی بسر کر کے ایک ہزار اشرفیاں بچائیں تھیں۔

(ب) حسن نے مشکیزے کو کس چیز سے بھرا تھا؟

جواب: حسن نے مشکیزے میں اشرفیاں ڈال کر اسے شہد سے بھر دیا۔

(ج) شرف الدین کو کیسے معلوم ہوا کہ مشکیزے میں اشرفیاں ہیں؟

جواب: شرف الدین کو شہد کی ضرورت پڑی تو اس نے مشکیزے سے پیالے میں شہد انڈیلا۔ شہد کے ساتھ ایک اشرفی بھی پیالے میں گری۔ تب شرف الدین کو معلوم ہوا کہ مشکیزے میں اشرفیاں بھی ہیں۔

(د) شرف الدین نے اشرفیوں کا کیا؟

جواب: شرف الدین نے مشکیزے سے اشرفیاں نکال کر استعمال کر لیں۔

(ہ) حسن کتنے عرصے بعد واپس آیا؟

جواب: حسن ایک سال بعد واپس آیا۔

(و) حسن کس کس کے پاس مقدمہ لے کر گیا؟

جواب: حسن نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی۔ پھر عدالت میں درخواست دی جب کام نہ بنا تو خلیفہ ہارون الرشید کے دربار میں پیش ہوا۔

(ز) خلیفہ نے اس مقدمے کا فیصلہ کیسے کیا؟

جواب: خلیفہ نے بچوں کا ڈرامہ دیکھا۔ اس ڈرامے سے متاثر ہوا۔ دوسرے دن قاضی کا کردار کرتے ہوئے لڑکے کو بلایا۔ اسے مسند قاضی پر بٹھا کر اس کے فیصلے کو مانا اور خود فیصلہ سنایا کہ شرف الدین ایک ہزار اشرفی حسن کو واپس کرے۔

(ح) اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

جواب: جب آپس میں لین دین کرو تو اس کی تحریر کر لینی چاہیے اور کم از کم دو گواہ بنا لیے جائیں۔

(ط) اس کہانی کا کون سا کردار آپ کو زیادہ پسند ہے اور کیوں؟

جواب: مجھے ڈرامے والے قاضی لڑکے کا کردار پسند ہے کیونکہ اس نے اپنی ذہانت اور قابلیت کی بنا پر صحیح فیصلہ کیا۔

-3 سبق کو ذہن میں رکھتے ہوئے کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
ہارون الرشید	ایک سکہ
بغداد	عراق کا دارالحکومت
اشرفی	چھوٹی مشک
مشکیزہ	مسلمانوں کا ایک خلیفہ
قاضی	انصاف کرنے والا عہدے دار

جواب:

کالم (الف)	کالم (ب)
ہارون الرشید	مسلمانوں کا ایک خلیفہ
بغداد	عراق کا دارالحکومت
اشرفی	ایک سکہ
مشکیزہ	چھوٹی مشک
قاضی	انصاف کرنے والا عہدے دار

-4 سبق کے مطابق مناسب الفاظ سے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) اشرفی دیکھ کر شرف الدین کی آنکھیں <u>خوشی</u> سے چمک اٹھیں۔

(ب) حسن کو واپس آنے میں <u>ایک سال</u> لگ گیا۔

(ج) یہی ہزار <u>اشرفیاں</u> اس کی ساری عمر کی جمع پونجی تھی۔

(د) آج تمہاری حکمت اور <u>دانائی</u> کا امتحان ہے۔

(ہ) تم نے امانت میں <u>خیانت</u> کی ہے۔

قواعد سیکھیں

-6 واحد کی جمع لکھیں۔

خلیفہ، اشرفی، کوشش، داستان، الزام

جواب:

واحد	خلیفہ	اشرفی	کوشش	داستان	الزام
جمع	خلفاء	اشرفیاں	کوششیں	داستانیں	الزامات

-7 اپنے جملے بنائیں۔

مشکیزہ، امانت، شہد، عہدہ، دانائی

جواب:

الفاظ	جملے
مشکیزہ	مشکیزہ پانی سے بھری ہے۔
امانت	امانت میں خیانت نہ کرو۔
شہد	شہد میٹھا ہوتا ہے اور اس میں شفاء ہے۔
عہدہ	حمید اپنے عہدے سے برخاست ہو گیا۔
دانائی	حکمت و دانائی سے کام کیا کرو۔

-8 دیے ہوئے کلمات کو جملوں میں استعمال کریں اور ہر جملے کے آگے اسم معرفہ کی قسم لکھیں۔

جواب:

قائداعظم	قائداعظم پاکستان کے بانی ہیں۔	لقب	اسم علم
حالی	حالی نے مسدس لکھ کر اپنا نام پیدا کیا۔	تخلص	تخلص
حضرت ابراہیم خلیل اللہ	حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے حضرت اسماعیل ذبیح اللہ کی قربانی دی۔	لقب	اسم علم
وہ	وہ ایک کتاب ہے۔	اسم ضمیر	اسم اشارہ
آپ	آپ کہاں جا رہے ہیں۔	اسم ضمیر	اسم ضمیر
یہ	یہ میری کتاب ہے۔	اسم اشارہ	
جو کچھ	مجھے جو کچھ ملا تھا آپ کو دے دیا تھا۔	اسم موصول	
جیسا	جیسا کرو گے ویسا بھرو گے	اسم موصول	
جن کا	جن کا زور چلتا ہے وہ بینک سے قرض لے لیتے ہیں۔	اسم ضمیر	
انہوں	انہوں نے اپنا کام ختم کر لیا ہے۔	اسم ضمیر	

کچھ نیا لکھیں

-9 خلیفہ ہارون الرشید نے حسن اور شرف الدین کے مقدمے کا فیصلہ کیسے کیا؟ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب:

ایک رات خلیفہ ہارون الرشید بھیس بدل کر بغداد کی گلیوں میں گشت کر رہا تھا تاکہ عوام کے حالات سے آگاہ ہو۔ اچانک اس نے بچوں کو قاضی، حسن اور شمس الدین کا ڈرامہ کرتے ہوئے دیکھا۔ خلیفہ کو یہ ڈرامہ بہت پسند آیا۔ دوسرے دن خلیفہ نے اس لڑکے کو بلایا جو قاضی کا کردار ادا کر رہا تھا۔ لڑکے کو قاضی کی مسند پر بٹھایا گیا اور اس سے کہا کہ رات کی طرح مقدمے کو سنے اور مقدمے کا فیصلہ کرے۔ لڑکے نے بطور قاضی مقدمہ سنا اور اپنا فیصلہ سنایا۔ بغداد کے لوگ اس فیصلے سے بہت متاثر ہوئے۔

-10 امانت میں خیانت کے پانچ نقصانات لکھیں:

-i اعتماد جاتا رہتا ہے۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

-ii لوگ خائن کو جھوٹا اور مکار سمجھتے ہیں۔
-iii خائن کی بدنامی ہوتی ہے۔
-iv خائن کو لوگ برا بھلا کہتے ہیں۔
-v خائن کی کوئی عزت نہیں کرتا۔

5- استاد جی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نو	نیا	دبر	موٹا
تعمیراتی کام	عمارتی کام	ہٹ دھرمی	ضد
کیفیت	حالت	لو	گرم ہوا
پنشن	ہر ماہ ملنے والی رقم	تھپیڑے	تیز ہوا کے جھونکے
اجرت	معاوضہ	مشقت	محنت
غفلت	لاپرواہی	نمایاں	ظاہر
آوارہ گردی	آوارہ پھرنا	بےچینی	بےآرامی، پریشانی
تعاقب	پیچھا کرنا	شناخت	پہچان
کام چور	کاہل نکما	رنج	دکھ

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) وقاص کون تھا اور کیا کام کرتا تھا؟

جواب: وقاص ایک مزدور تھا اور مزدوری میں اینٹیں ڈھوتا تھا۔

(ب) استاد جی وقاص کیا نصیحت کرتے تھے؟

جواب: استاد جی وقاص کو دل لگا کر پڑھنے کی نصیحت کرتے تھے اور تلقین کرتے تھے کہ دھوپ چھاؤں کا خیال رکھو۔

(ج) وقاص کی اجرت میں کون کون سے کام ہوتے تھے؟

جواب: وقاص کی اجرت میں اینٹیں گارنا، سیمنٹ ڈھونا کے کام ہوتے تھے۔

(د) علم کی ہماری زندگی میں کیا اہمیت ہے؟

جواب: علم انسان کو شعور بخشتا ہے جس سے وہ آرام کے کام کر سکتا ہے۔

(ہ) اس کہانی کے مرکزی کردار ''وقاص'' کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔

جواب:

وقاص بچپن میں ایک طالب علم تھا۔ سکول میں دل لگا کر نہیں پڑھتا تھا۔ آئے دن سکول سے غیر حاضر رہتا، سکول کا کام نہ کرنے اور سکول سے غیر حاضر ہونے پر مختلف بہانے بناتا۔ اس کے استاد جی ہمیشہ اسے سمجھاتے لیکن وہ یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ پڑھنے کا کیا فائدہ ہے۔ میرے والدان پڑھ ہیں۔ مزدوری کرتے ہیں۔ میں بھی مزدوری کرلوں گا۔ استاد جی کے بار بار سمجھانے کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا اور ایک دن سکول کو خیر باد کہہ دیا۔ کچھ دن تو آوارگی کرتا رہا۔ ایک دن والد اسے اپنے ساتھ سے مزدوری کے لیے گیا۔ بس اس دن سے وہ پکا مزدور بن گیا۔ کڑکڑاتی دھوپ میں کبھی مستریوں کے ساتھ سیمنٹ، اینٹیں ڈھونا اور کبھی کپکپانے والی سردی میں عمارتوں کے اندر بیٹھا روڑی کوٹتا۔

(و) اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: ہمیں دل لگا کر پڑھنا چاہیے، اساتذہ کا حکم ماننا چاہیے۔

-3 سبق کے مطابق درست لفظ لگا کر جملے مکمل کریں۔

-i لو کے تھپیڑوں سے وقاص کو گھبراہٹ کا احساس ہو رہا تھا۔
-ii وہ ہانپتے ہوئے دوسری منزل تک پہنچا۔
-iii اپنے ہی جیسے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرنا اسے پسند تھا۔
-iv اسکی ہٹ دھرمی دیکھتے ہوئے ایک دن استاد جی بولے۔
-v دروازے کے پیچھے تعلیم یافتہ لوگ سکون سے بیٹھے قلم کی مدد سے اپنا کام کرتے ہیں۔
-vi استاد جی سرد آہ بھر کے رہ گئے۔

:4 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

-i راستے میں بکھری کنکریاں وقاص کو دے دی تھیں:
(ا) سکون (ب) تکلیف ✓
(ج) اطمینان (د) رنج

-ii بزرگ بینک سے لینے آئے تھے:
(ا) اجرت (ب) وظیفہ
(ج) تنخواہ (د) پنشن ✓

-iii دروازے کے باہر کتنے ہی اس جیسے محنت مزدوری کرنے پر تھے:
(ا) مسرور (ب) محکوم
(ج) مجبور ✓ (د) مغموم

-iv وقاص نے اینٹوں کا بوجھ اٹھا رکھا تھا:
(ا) کاندھوں پر (ب) کمر پر
(ج) ہاتھوں پر (د) سر پر ✓

قواعد سیکھیں

سابقہ وہ ایک حرف یا زیادہ حروف جو کسی لفظ سے آ کر اس میں نئے معنی پیدا کر دیں، سابقہ کہلاتا ہے۔ جیسے ناواقف، نالائق میں ''نا'' سابقہ ہے۔

-7 دیے گئے سابقوں سے دو دو الفاظ بنائیں۔

سابقے

ان	ان پڑھ	ان دیکھا
با	باادب	بانصیب
ہم	ہم دم	ہم کلام
سر	سرتاج	سربراہ

تذکیر و تانیث

اس نے دہی کھائی۔
دہی مذکر ہے اس لیے درست جملہ یوں ہوگا:
''اس نے دہی کھایا۔''
اسی طرح
وہ عورت بہت لڑاکی ہے۔
درست جملہ: وہ عورت بہت لڑاکا ہے۔

-8 درج ذیل جملوں کو درست کر کے لکھیں۔
-i اسلم کا ناک زخمی ہو گیا۔
-ii اسے بولنے کی مرض ہے۔
-iii آج کی اخبار کدھر ہے؟
-iv میرا گیند کس کے پاس ہے؟
-v میں نے پلاؤ کھائی۔

جواب:
-i اسلم کی ناک زخمی ہو گئی۔
-ii اسے بولنے کا مرض ہے۔
-iii آج کا اخبار کدھر ہے۔
-iv میری گیند کس کے پاس ہے؟
-v میں نے پلاؤ کھایا۔

تفصیلیہ:

یہ علامت عبارت میں وہاں لگائی جاتی ہے جہاں مثال، فہرست یا کوئی تفصیل بیان کرنی ہو۔

مثلاً: پاکستان کے بڑے شہر ہیں: کراچی، لاہور، فیصل آباد، پشاور، کوئٹہ۔

-9 ذیل میں جن جملوں میں تفصیلیہ کی ضرورت ہے وہاں درست جگہ پر تفصیلیہ کا نشان لگائیں۔

-i پاکستان کی مشہور صنعتیں ہیں چمڑا سازی، کھیلوں کا سامان، آلات جراحی، ٹیکسٹائل مصنوعات وغیرہ۔
-ii کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ پاکستان کے مشہور شہر ہیں۔
-iii پاکستان میں کھیلے جانے والے مشہور کھیل یہ ہیں ___ ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، کشتی۔
-iv اے ماؤں، بہنو، بیٹیو! قوم کی عزت آپ سے ہے۔
-v قائداعظم نے فرمایا کام، کام اور بس کام۔

جواب:
-i پاکستان کی مشہور صنعتیں ہیں: چمڑا سازی، کھیلوں کا سامان، آلات جراحی، ٹیکسٹائل مصنوعات وغیرہ۔
-ii کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ پاکستان کے مشہور شہر ہیں۔
-iii پاکستان میں کھیلے جانے والے مشہور کھیل یہ ہیں ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، کشتی۔
-iv اے ماؤں، بہنو، بیٹیو! کام کی عزت آپ سے ہے۔
-v قائداعظم نے فرمایا: کام، کام اور بس کام۔

-9 خالی جگہیں پر کر کے محاورے مکمل کریں۔

جواب:
-i محنت سے جی نہ چراؤ
-ii سارے شہر میں اس کا طوطی بولتا ہے۔
-iii اپنے منہ میاں مٹھو نہ بنو۔
-iv اللہ کے سوا کسی سے لو نہ لگاؤ۔
-v وہ تو ہر جگہ اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہے۔

-10 سکول کی لائبریری میں کتابوں کے اضافے کے لیے ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام درخواست لکھیں۔

جواب:

جناب ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول چارسدہ

جناب عالی!

گزارش ہے کہ ہمارے سکول کی لائبریری میں جو کتابیں ہیں وہ بہت پرانی ہیں۔ یوں تو کتاب پرانی نہیں ہوتی ہمیں علم دیتی ہے اور ہماری عقل و شعور میں اضافہ کرتی ہے۔ مگر آج کل نئے نئے مضامین آ گئے ہیں جن کے متعلق لائبریری میں کتابوں کا ہونا ضروری ہے۔

جناب سے التماس ہے کہ موجودہ دور کے علوم سے وابستہ کتب لائبریوں میں مہیا کر کے مشکور فرمائیں۔

العارض
ہیڈ مانیٹر
گورنمنٹ ہائی سکول چارسدہ

-11 اپنے چچا کے نام ایک نام خط جس میں اچھی تعلیم حاصل کرنے کے راستے میں آنے والے مسائل کا تفصیلی ذکر کریں۔

جواب:

پشاور کینٹ
25دسمبر2022

محترم چچا جان!

السلام وعلیکم مزاج بخیر

مجھے فجر کی نماز کے لیے مسجد میں جانا پڑتا ہے۔ مسجد سے آتے ہی سکول کا وقت ہو جاتا ہے۔ جلدی جلدی کپڑے بدلتا ہوں ناشتہ کر کے پیدل سکول جاتا ہوں کیونکہ ہمارے گھر یا محلے سے کوئی سواری سکول کی طرف نہیں جاتی۔ سکول ختم ہونے کے بعد دھوپ یا سردی میں پیدل واپس آتا ہوں۔ اس طرح میرا کافی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ سکول میں کچھ نئے مضامین پڑھنے پڑھتے ہیں۔ گھر میں ان مضامین کی تیاری کرانے والا کوئی نہیں۔ استاد صاحب کہتے ہیں کہ گھر میں لیپ ٹاپ یا کمپیوٹر ضرور رکھیں اور انٹرنیٹ کا کنکشن بھی لیں تا کہ علم میں اضافہ ہو۔ آپ کو معلوم ہے کہ ان چیزوں کے خریدنے اور ٹیوشن پڑھنے کے لیے اچھی خاصی رقم کی

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

ضرورت ہے۔میں متفکر ہوں کہ یہ سب کچھ کیسے ہوگا۔

گھر پر سب کو میرا اسلام عرض کرنا۔

آپ کا بھتیجا

عدیل اسلم

جائزہ -1

سننا/بولنا

-1 حمد کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب:

اس حمد میں شاعر بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔سب اسی کا ذکر بیان کرتے ہیں۔اس کا نور ستاروں اور چاند میں سورج کی روشنی کی طرح چمکتا ہے۔زمین پر اچھا منظر بنایا درختوں کو خوبصورت بنایا مختلف موسم بنائے۔زمین میں چہل پہل اور آسمان کی خوبصورت اللہ تعالیٰ نے عطا کی۔ جاندار پیدا کیے اسی کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔وہی سب کا مالک ہے۔ہماری یہی دعا ہے کہ ہمیں سیدھے راستے پہ چلانا تیری پاکی بیان کرتے رہیں تیرا شکرادا کرتے ہیں۔

پڑھنا

-2 عبارت کو درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں اور آخر میں دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے جہاں صحت وتن درستی، صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کے بارے میں ہدایات عطا فرمائیں وہاں امراض کے تدارک کے لیے دوا اور علاج کو اپنانے کا حکم صادر فرمایا۔حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض پیدا نہیں کیا جس کی دوا پیدا نہ کی ہو۔(بخاری، ابوہریرہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کو مختلف بیماریاں لاحق ہوئیں اور ایسے مواقع پر مختلف طبیبوں۔نے آکر آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کا علاج کیا۔(ابن ماجہ)

آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے مختلف مواقع پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو ضروری طبی مشورے دیے۔آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے بیماریوں سے بچنے کے لیے زیتون، انگور، انجیر، لیموں، تربوز، کھیرا، لوکی، چقندر، ادرک، شہد اور سرکہ جیسی غذائیں تجویز فرمائیں۔حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی طب کو اہمیت دینے کا یہ نتیجہ تھا کہ ساتویں صدی میں دنیائے اسلام میں طبی سائنس سے دل چسپی کو زبردست فروغ ملا۔ بغداد، دمشق، قاہرہ، غرناطہ، قرطبہ، اشبیلیہ وغیرہ میں دنیا کے بہترین ہسپتالوں کی بنیادیں رکھی گئیں۔

اسی دور میں مسلمان اطبا نے ''القانون'' (Canon) اور الحاوی (Continens) لکھیں جن کو یورپ کی یونی ورسٹیوں میں چھے سو برس سے زائد عرصے تک پڑھایا جاتا رہا۔

عباسی خلافت کے دور میں صرف بغداد شہر میں طبیبوں (ڈاکٹروں) کی تعداد 860 تھی۔ان طبیبوں کا باقاعدہ امتحان لیا جاتا تھا۔کسی طبیب کو بغیر لائسنس کے پریکٹس کی اجازت نہ تھی۔یورپی مورخین لکھتے ہیں کہ دنیا میں پریکٹس کے لیے لائسنس کی شرط پہلی دفعہ اسلامی دنیا ہی میں رکھی گئی تھی۔

سوالات:

-1 طب سے کیا مراد ہے؟

-2 نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے صحت وتن درستی کے بارے میں کیا ہدایات دیں؟

-3 بیماری اور علاج کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے کیا فرمایا؟

-4 طبی سائنس کو فروغ دینے کے لیے مسلمان اطبا نے کیا کردار ادا کیا؟

-5 صحت کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جوابات:

-1 طب سے مراد علاج کے طریقے اور ادویات ہے۔

-2 نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے صحت وتن درستی سے متعلق طبی مشورے دیے اور بیماریوں کے لیے مختلف غذائیں تجویز فرمائیں۔

-3 بیماری اور علاج کے متعلق مختلف تجاویز فرمائیں۔

-4 دنیا کے بہترین ہسپتالوں کو فروغ ملا اور تحقیق کے متعلق کتابیں لکھی گئیں۔

-5 حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے ہمیں حفظان صحت کے اصول اپنانے چاہئیں۔ بازاری کھانوں اور فاسٹ فوڈ سے بچنا چاہیے۔

قواعد

-3 درج ذیل الفاظ قواعد کی رو سے کیا ہیں؟ سامنے کالم میں لکھیں۔

جواب:

شمس العلما	اسم علم
وہ	اسم اشارہ
ان	اسم ضمیر
جو کوئی	اسم موصول
آپ	اسم ضمیر
اس	اسم اشارہ

-4 ان الفاظ کے متضاد تحریر کریں۔

جھوٹ، دانائی، سکون، نمایاں، کام چور، غفلت

جھوٹ	دانائی	سکون	نمایاں	کام چور	غفلت
سچ	نادانی	تکلیف	پوشیدہ	محنتی	ہوشیار

-5 ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

حکمت، اوٹ، اطاعت، صلہ رحمی، پیروکاری

جواب:

الفاظ	جملے
حکمت	کتابیں حکمت ودانائی سے بھری پڑی ہیں۔
اوٹ	میں دروازے کی اوٹ میں سب کچھ دیکھتا رہا۔
اطاعت	ہمیں والدین کی اطاعت کرنی چاہیے۔
صلہ رحمی	رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی رکھو۔
پیروکاری	بزرگوں کی پیروکاری سے فائدہ ہوتا ہے۔

لکھنا

-6 ان اشعار کی تشریح لکھیں۔

تیری فیاضی نے ذروں کو بنایا آفتاب
بن گئے اونٹوں کے چرواہے، زمانے کے امام
ایک ہی صف میں بٹھائے تو نے آقا و غلام
اسود و احمر کی تو نے ختم کر ڈالی تمیز
تو ہے جب خیر البشر، خیر الرسل، خیرالانام
تو ہے جہاں میں خدا کا آخری پیغام بر

تشریح:

شاعر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے فیوض برکات نے ذروں کو آفتاب بنا دیا۔آپ نے ریگستانوں میں اونٹ چرانے والوں کو زمانے کا امام بنا دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے مساوات کا درس دیا۔امیر وغریب، آقا و غلام ایک ہی صف میں بیٹھے۔آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم سب لوگوں کے سردار اور سب رسولوں سے افضل ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

6- اب کیا کروں

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نازک اندام	نازک جسم	تیور	نشانیاں
نوک جھونک	ہنسی مذاق	مصداق	سچ ہونا
جان فزا	جان بڑھانے والی	خاردار	کانٹوں والا
دل فریب	دل کو دھوکہ دینے والے	آہ وبکا	چیخ وپکار
فراموش کرنا	بھلا دینا	مبتلا	گرفتار، پھنسا ہوا
اذیت	تکلیف	ہرسو	ہر طرف
دل نشین	خوبصورت، پہاڑ	خاردار	کانٹوں سے بھرا ہوا

نمودار ہونا	ڈھیر ہونا	آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	ایک مصیبت سے دوسری میں پھنس جانا
آفت	مصیبت	ہمراہ	ساتھ

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) ننھے گٹو نے چاندنی رات کے بارے میں کیا سن رکھا تھا؟

جواب: ننھے گٹو نے چاندنی رات کے بارے میں سن رکھا تھا کہ چاندنی رات میں آسمان سے پریاں اترتی ہیں۔

(ب) ننھا گٹو کس مصیبت میں گرفتار ہوگیا تھا؟

جواب: ننھا گٹو جب جنگل میں چاندنی رات کے نظارے سے لطف اندوز ہو رہا تھا تو اچانک بارش ہونے لگی۔گٹو جان بچانے کے لیے خاردار تار میں گھس گیا جہاں کانٹوں نے اس کا بدن چھلنی کر دیا۔

(ج) بندر نے گٹو کو مصیبت میں دیکھ کر کیا پوچھا اور گٹو نے کیا جواب دیا؟

جواب: اس کہانی میں بندر کا کوئی ذکر نہیں۔

(د) گٹو کی مدد کس نے اور کس طرح کی؟

جواب: گٹو کی مدد خرگوش نے دوسرے جانوروں کے ساتھ مل کر کی۔

(ہ) اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

جواب: ماں باپ کی حکم عدولی نہیں کرنی چاہیے اور اکیلے کبھی گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔

(و) اس کہانی میں آپ کو کون سا کردار پسند آیا اور کیوں؟

جواب: اس کہانی میں مجھے خرگوش کا کردار پسند آیا۔خرگوش اگرچہ چھوٹا جانور ہے اور اتنے بڑے گٹو کو نکالنا اس کے بس کی بات نہیں تھی مگر اس نے ہمت نہ ہاری۔اس نے دوسرے ساتھیوں کو بلایا اور گٹو کو باہر نکالا۔

(ز) بحیثیت طالب علم آپ دوسروں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

جواب: بحیثیت طالب علم میں غریب بچوں کی فیس دے کر، کمزور مضمون میں ان کی رہنمائی کر کے اور ان کی پسند کا خیال کر کے ان کی مدد کر سکتا ہوں۔

:3 سبق کے مطابق درست جواب کی نشان دہی پر دائرہ لگا کر کریں۔

-i ننھا گٹو نظر بچا کر دبے پاؤں اس سے باہر آ گیا

(ا) غار (ب) گھر ✓

-ii اچانک موسم کے بدلے:

(ا) مزاج (ب) تیور ✓

-iii ننھا گٹو اس سے باہر نکل کر اپنی سونڈ اور کانوں کو جھٹکتا:

(ا) جھیل ✓ (ب) جنگل

-iv ننھا گٹو جان بچانے کے لیے یہاں گھس گیا:

(ا) جھاڑیوں ✓ (ب) غار

-v اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر گٹو کو اس نے باہر نکالا:

(ا) ہرن (ب) خرگوش ✓

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

بات سے نکلے بات

-4 دیا گیا واقعہ غور سے سنیں اور نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات دیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص سفر کر رہا تھا۔ راستے میں اسے سخت پیاس لگی۔ وہ پیاس سے بے چین ہو کر پانی کی تلاش میں ادھر ادھر گیا۔ آخر ایک جگہ اسے پانی کا ایک کنواں نظر آیا۔ وہ کنویں میں اترا اور اس نے پانی پیا۔ کنویں سے باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ ایک کتے نے پیاس کی شدت کی وجہ سے زبان باہر نکال رکھی ہے اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے وہ پیاس بجھانے کے لیے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس نے سوچا کہ جس طرح مجھے پیاس نے ستایا ہوا تھا، اسی طرح اس کتے کو بھی ستا رکھا ہے۔ کتے کی حالت دیکھ کر اس کے دل میں رحم کا جذبہ پیدا ہوا۔ اس کے پاس کنویں سے پانی نکالنے کے لیے کوئی برتن وغیرہ نہیں تھا۔ چنانچہ اس نے کنویں سے پانی نکالنے کے لیے اپنا جوتا اتارا اور جوتے میں پانی ڈال کر کنوئیں سے باہر آ کر کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ کو اس شخص کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس عمل کی وجہ سے اس کی بخشش ہو گئی۔

سوالات:

-i آدمی کو پیاس لگی تو اس نے کیا کیا؟

ج۔ آدمی کو پیاس لگی تو وہ کنویں میں اترا اور اپنی پیاس بجھائی۔

-ii آدمی کنویں سے باہر نکلا تو اس نے کیا دیکھا؟

ج۔ آدمی کنویں سے باہر نکلا تو اس نے ایک پیاسے کتے کو دیکھا۔

-iii آدمی نے کتے کی مدد کیسے کی؟

ج۔ آدمی کنویں میں اترا اور اپنے جوتے میں پانی لایا جو اس نے کتے کو پلایا۔

-iv اس واقعے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

ج۔ ہمیں مصیبت میں دوسروں کی مدد کرنی چاہیے۔

جوابات:

قواعد سیکھیں

لاحقے دیے گئے الفاظ غور سے پڑھیں۔

حیرت انگیز، بدترین، صحت مند

اوپر نمایاں کیے گئے الفاظ لاحقے ہیں۔ وہ لفظ جو کسی لفظ کے آخر میں لگ کر اس سے نیا لفظ بنایا جائے اور اس سے لفظ کے معنوں میں کچھ اضافہ ہو جائے یا تبدیلی آئے، "لاحقہ" کہلاتا ہے۔

-7 حروف ملا کر الفاظ بنائیں اور درست لاحقے سے پہلے لکھیں۔

		خ
ع	ی	د
		م
		ت

جواب: خدمت

خدمتگار

	ج	
ک	ا	ر
	ل	

جواب: کار، چال

کارساز، چال باز

	م		
	ف		
ع	ا	ل	م
	د		

جواب: مفاد، عالم

مفاد پرست، عالم گیر

خدمت گار	گار
سیر گاہ	گاہ
رسہ گیر	گیر
مفاد پرست	پرست
خوش آمد	آمد
چال باز	باز

کچھ نیا لکھیں

-8 دیے گئے اشعار سے متعلق اپنے تاثرات ایک جامع مضمون کی صورت میں لکھیں:

"یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں"

جواب:

زندگی عمل، جدوجہد اور کوشش سے عبارت ہے۔ اس کی کامیابی کا انحصار عمل پر ہے۔ جو افراد یا قومیں باہمی عمل سے جدوجہد اور کوشش کرتی ہیں وہ دنیا میں کامیاب ہوتی ہیں لیکن جو قومیں اور افراد باہمی عمل سے محروم ہوتی ہیں وہ ترقی کے خواب نہیں دیکھ سکتیں۔ ایسے افراد جو مل جل کر کام نہیں کرتے اور مشکل میں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے وہ دنیا میں بلند مرتبہ حاصل نہیں کرتے۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تدبیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

باہمی عمل سے مراد ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ گرے ہوؤں کو تھام لینا، مصیبت میں غیروں کے کام آنا باہمی عمل ہی ہے۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

جو لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوتا ہے۔ دنیا میں جینے کا مقصد صرف دوسروں کی مدد ہے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انساں کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

-9 نیکی سے کیا مراد ہے؟ ایک نیک فطرت انسان میں کن کن اوصاف کا ہونا ضروری ہے، ان میں سے کوئی سے پانچ اوصاف سے متعلق مختصر انوٹ لکھیں۔

جواب:

نیکی سے مراد اچھے کام کرنا ہے۔ دوسروں کو اچھے کام کرنے کی دعوت دینا نیکی ہے۔ نیک فطرت انسان سچا، نیک کام کرنے والا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی عبادت کرنے والا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے احکامات کو دوسروں تک پہنچانے والا، صبر کرنے والا اور صبر کی تلقین کرنے والا ہوتا ہے۔ دوسروں کی مدد کرنے والا، نیک کاموں کی دعوت دینا والا، خدمت خلق میں حصہ لینے والا اور غیروں کے کام آنے والا ہوتا ہے۔ انسان کو انسان سے اپنے ملک وقوم سے اور سب سے بڑھ کر دوسروں کی مدد کرنے سے محبت ہونی چاہیے۔

انسان کی تخلیق کا مقصد یہی ہے کہ وہ اپنے بھائی بندوں کے ساتھ محبت اور ہمدردی سے پیش آئے اور ان کے لیے دردمندی کے جذبات رکھے۔ انسانوں کے اشرف المخلوقات ہونے کے پیچھے یہی برتری ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو دیگر مخلوقات پر برتری حاصل ہے۔ کیونکہ اس کے اندر اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے لیے محبت اور ہمدردی کے جذبات رکھے ہیں۔ جبکہ فرشتے ان جذبات سے عاری ہیں۔

یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

ہیں جذب باہمی سے قائم نظام سارے
پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں

7- چاند اور تارے

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
قمر	چاند	جنبش	حرکت
دوام	ہمیشہ، مسلسل	اشہب	گھوڑا
بے تاب	بے چین	تازیانہ	کوڑا، چابک
حجر	پتھر	پوشیدہ	چھپا ہوا
سحر	صبح	خوشہ چیں	وہ شخص جو فصل کٹنے کا بعد گرے ہوئے خوشے جمع کرتا ہے
فلک	آسمان	رسم قدیم	بڑی رسم
مزرع	کھیتی	انجام	اخیر

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) نظم میں تارے کس بات کی شکایت کر رہے ہیں؟

جواب: نظم میں تارے یہ شکایت کر رہے ہیں کہ وہ صبح و شام چلتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ تھک گئے ہیں۔

(ب) نظم کے مطابق کون کون سی چیز سفر میں ہے؟

جواب: نظم کے مطابق ستم کش تارے، انسان، درخت اور پتھر سفر میں ہیں۔

(ج) "جنبش سے ہے زندگی جہاں کی" سے کیا مراد ہے؟

جواب: جنبش سے ہے زندگی جہاں کی سے مراد ہے کہ دنیا کی ہر شے حرکت میں ہے۔ جو چیز حرکت میں نہیں رہتی وہ ختم ہو جاتی ہے۔

موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

(د) "چلنے والے نکل گئے ہیں جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں" اس شعر کا مفہوم لکھیں۔

جواب: اس شعر کا مفہوم ہے۔

سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

دنیا کی ہر شے حرکت میں ہے اگر وہ حرکت نہیں ہوتی تو ختم ہو جاتی ہے۔

(ہ) اس نظم میں اقبال رحمتہ اللہ علیہ ہمیں کیا پیغام دے رہے ہیں؟

جواب: اس نظم میں علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ ہمیں یہ پیغام دے رہے ہیں کہ "حرکت میں برکت ہے"۔

-3 دیے ہوئے الفاظ کے ہم آواز الفاظ نظم میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

جواب:

سحر	فلک	نظارے	شام	ہم نشینو	اجل
قمر	چمک	تارے	مدام	خوشہ چینو	لچل

قواعد سیکھیں

وہ فعل جس میں کسی کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے، فعل ماضی کہلاتا ہے۔

جیسے: طیب گیا، فوزیہ خط لکھ رہی تھی، عافیہ کھانا کھا چکی تھی۔

فعل ماضی کی اقسام

فعل ماضی مطلق:

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا مطلق گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ گزرا ہوا زمانہ قریب کا ہے یا دور کا۔ جیسے: اسد کوئٹہ گیا، عبداللہ آیا، جویریہ نے کھانا کھایا وغیرہ۔

ماضی قریب:

اس فعل کو کہتے ہیں جس میں قریب کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے۔ مثلاً: سلمٰی نے نماز پڑھی، فہد گیا ہے۔

-5 مندرجہ ذیل جملوں کو پہچان کر ان کو دوسرے کالم میں ماضی کی اقسام سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
سلیم راولپنڈی گیا۔	
جویریہ نے کھانا کھایا۔	ماضی مطلق

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

عدنان نے کام کیا تھا۔	
ماجد نے کرکٹ کھیلی تھی۔	ماضی بعید
وہ سکول گیا۔	
اختر نے کام ختم کیا ہے۔	ماضی قریب
میں نے نماز پڑھی۔	

جواب: اقسام سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
سلیم راولپنڈی گیا۔	ماضی مطلق
جویریہ نے کھانا کھایا۔	ماضی مطلق
عدنان نے کام کیا تھا۔	ماضی بعید
ماجد نے کرکٹ کھیلی تھی۔	ماضی بعید
وہ سکول گیا۔	ماضی مطلق
اختر نے کام ختم کیا ہے۔	ماضی قریب
میں نے نماز پڑھی۔	ماضی مطلق

یاد رکھیں!

ایسے الفاظ جن کو زبان پر لاتے ہی ان سے متعلقہ اور بہت سے الفاظ ذہن میں آ جائیں انہیں ''متلازم یا گروہی الفاظ'' کہتے ہیں۔ جیسے کائنات کے متعلق سوچتے ہی ذہن میں آسمان، چاند، تارے، سورج، رات کے الفاظ آتے ہیں۔

-5 دیے گئے الفاظ کے دو دو متلازم الفاظ لکھیں اور انہیں جملوں میں استعمال کریں۔

سفر، عدالت، فلک، شجر، جماعت

جواب:

-i	سفر	ریل گاڑی، گارڈ
-ii	عدالت	کچہری، جج
-iii	فلک	آسمان، تارے
-iv	شجر	پھول، پھل
-v	جماعت	طلبہ، استاد

جملے

ریل گاڑی	میں نے ریل گاڑی میں سفر کیا۔
گارڈ	گارڈ نے سیٹی بجائی۔
کچہری	کچہری میں انصاف ملتا ہے۔
جج	جج نے مقدمے کا فیصلہ سنایا۔
پھول	درخت پر پھول نکلے ہوئے ہیں۔
پھل	یہ پھل بڑا لذیذ ہے۔
طلبہ	طلبہ نے امتحان دیا۔
استاد	استاد نے سبق سنا۔

قصہ خوانی بازار، پشاور

22 اکتوبر 2022ء

پیارے دوست انعام الحق

السلام علیکم مزاج بخیر

میں نے کل علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی نظموں کی کتاب ''بانگ درا'' لائبریری سے پڑھنے کے لیے لی۔ یہ بڑی عمدہ کتاب ہے۔ اس میں قومی اور ملی موضوعات پر نظمیں ہیں۔ اس میں انہوں نے قدرت کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھایا اور اہل وطن کے لیے تڑپ پیدا کرنے والی نظمیں ہیں۔ ان کی نظموں میں شاعرانہ فکر، دایانہ جوش اور دردمندانہ تڑپ ہے۔ ان کی شاعری سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ قادر الکلام شاعر ہیں۔ انہیں اپنے بیان پر قدرت حاصل ہے۔ آپ مسلمانوں کو نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر ایک ہو جانے کا تصور پیش کرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

آپ یہ کتاب ضرور پڑھیں آپ کے دل میں بھی ایک تڑپ پیدا ہوگی اور دوسروں کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوگا۔

والسلام

آپ کا دوست

عتیق الرحمان

-7 اشعار کی تشریح:

اس بند میں علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ دنیا کی ہر شے حرکت میں ہے اگر حرکت بند ہو جائے تو اس چیز کا وجود ختم ہو جاتا ہے۔ چاند ستاروں سے کہتا ہے کہ اے رات کی کھیتی کے خوشے چننے والو دنیا کی زندگی حرکت سے ہے یہ پرانی رسم ہے۔ دنیا کا گھوڑا طلب کے پیچھے کوڑا کھا کر بھاگ رہا ہے یعنی دنیا کی ہر شے خواہشات کی تکمیل کے لیے بھاگ دوڑ میں مصروف ہے۔ دنیا میں جو رک گیا وہ پامال ہو گیا۔ چلنے والے اپنی منزل پر پہنچ جاتے ہیں اور خرگوش کی طرح راستے میں آرام کی غرض سے لیٹ جاتے ہیں وہ تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

-8 ''عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی'' اس موضوع پر تقریر تیار کریں۔

جواب: صدر محترم، معزز اساتذہ کرام اور مکرم دوستو! میری تقریر کا عنوان ہے ''عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی''

عزیز دوستو! ہر کامیابی و کامرانی کی ضمانت عمل اور مشقت سے وابستہ ہے۔ یہ ایسی صلاحیت ہے جس کا ثمر ہمیشہ شیریں ہوتا ہے۔ ازل سے لے کر آج تک انسان نے جو ترقی کی منزلیں طے کی ہیں ان میں عمل ہی کا سب سے زیادہ دخل ہے۔

مشقت کی ذلت جنہوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی ان کو بڑائی

آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی ساری زندگی محنت سے عبارت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے دین اسلام کی اشاعت کے لیے جس قدر عظیم محنت کی اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی عملی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم محنت کے عظیم پیکر تھے۔

صدر محترم! اگر ہم علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیم کا مطالعہ کریں تو بات اظہر من الشمس ہے کہ فلسفہ اقبال بھی انسان کو عمل پیہم ہے سے اپنے مسائل کی عقدہ کشائی کا درس دیتا ہے۔ عمل پیہم اور جہد مسلسل ہی انسان کو کامیابی و کامرانی سے ہم کنار کرتا ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ اور کوئی بھی مسئلہ حل طلب ہو وہ عمل ہی سے حل ہوتا ہے۔

بے محنت پیہم کوئی عقدہ نہیں کھلتا
مے خانہ حافظ ہو کہ بت خانہ فرہاد

عزیز دوستو! زندگی جہد مسلسل ہی کا دوسرا نام ہے۔ تاریخ نے آج تک کوئی ایسی مثال پیش نہیں کی کہ کسی نے بغیر محنت و مشقت نام پیدا کیا ہو۔ دراصل دنیا ایک عمل گاہ ہے۔ کسی قوم یا فرد کو محنت کے بغیر عزت ملی ہو اور نہ مرتبہ۔ جو لوگ محنت کے عادی ہوتے ہیں دنیا ان کی تکریم کرتی ہے۔

افراد کے ہاتھوں میں اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

عزیز ساتھیو! ہمارے اسلاف اپنی عملی زندگیوں کے ذریعے ہمارے لیے محنت کی مثالیں چھوڑی ہیں۔ حکومت کا رعب و دبدبہ رکھنے کے باوجود اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں دوسروں کی مدد قبول نہ کرتے، کسی محتاج کا حال معلوم ہوتا تو اناج کی بوری اپنی کمر پر رکھ کر اس کے گھر پہنچاتے۔ باہر سے کوئی قافلہ مدینہ منورہ پہنچتا تو خود اس کی حفاظت کے لیے پہرہ دیتے۔

بے محنت پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا
روشن شرر تیشہ سے ہے خانہ فرہاد

8- ابتدائی طبی امداد

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
تصادم	ٹکراؤ	محلول	حل شدہ مواد
جراثیم کش	جراثیم کو مارنے والی	غیر موصل	ایسی اشیاء جن میں سے بجلی نہ گزر سکے۔
تنفس	سانس	سرایت کرنا	جذب ہونا
ریسکیو	بچانا	قاصر	مجبور
انہماک	توجہ	لوٹنیاں کھانا	لوٹ پوٹ ہونا
عضو	جسم کا حصہ	احتمال	امکان، گنجائش

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) ابتدائی طبی امداد کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ابتدائی طبی امداد کا مطلب کسی بھی حادثے یا وبا کے پھوٹنے کی صورت میں فوری بروقت مدد فراہم کرنا ہے۔

(ب) ابتدائی طبی امداد کا باضابطہ آغاز کب ہوا؟

جواب: ابتدائی طبی امداد کا باضابطہ آغاز گیارہویں صدی میں 'سینٹ جوسین' نے کیا۔

(ج) بروقت ابتدائی طبی امداد میسر نہ ہونے سے کیا نقصان ہو سکتا ہے؟

جواب: بروقت ابتدائی طبی امداد میسر نہ ہونے کی صورت میں قیمتی جان کا ضیاع بھی ہو سکتا ہے۔

(د) ابتدائی طبی امداد کی تربیت کا حصول کیوں ضروری ہے؟

جواب: کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ کوئی حادثہ یا کوئی ناگہانی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں ابتدائی طبی امداد کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ اس لیے ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کرے۔

(ہ) آپ کے خیال میں ابتدائی طبی امداد کی ضرورت سب سے زیادہ کہاں ہو سکتی ہے؟

جواب: کھیل کے میدان اور فیکٹریز میں۔

-3 سبق کے مطابق درست لفظ لکھ کر جملے مکمل کریں۔

جواب:

-i ابتدائی طبی امداد کو انگریزی میں فرسٹ ایڈ کہتے ہیں۔

-ii حادثاتی طور پر ڈوبنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ پانی کی سطح سے بلند نہ رکھے۔

-iii جنیوا میں قائم ہونے والی تنظیم کا نام ریڈ کراس رکھا گیا ہے۔

-iv جس نے کسی کی جان بچائی، اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔

-v مسلم ممالک میں ابتدائی طبی امداد کی تنظیم کا نام ہلال احمر ہے۔

-vi پاکستان میں حکومتی سطح پر ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے والے محکمے کو ریسکیو 1122 کہتے ہیں۔

قواعد سیکھیں

-6 درج ذیل متشابہ الفاظ بلحاظ املا کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ مفہوم واضح ہو۔

احد احد پتا پتا میل میل بلا بلا بن بن خرد خرد
خلق خلق دھن دھن عالم عالم

جواب:

الفاظ	جملے
اَحد	حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوڑے کھا کر بھی احد احد پکارتے تھے۔
اُحد	احد پہاڑ بہت اونچا ہے۔
پَتا	خزاں میں درخت کا پہلا پتا گرا۔
پِتا	اس کا پتا پتھری کی وجہ سے خراب ہے۔
مَیل	اپنے جسم سے مَیل صاف کرو۔
مِیل	پشاور سے چارسدہ کتنے مِیل کے فاصلے پر ہے؟
بَلا	کھیل کھیل کر میرا بلا خراب ہو گیا ہے۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

بِلا	بِلا ضرورت دودھ خراب کر گیا۔
بَن	بَن میں آگ لگ گئی اور سارے درخت جل گئے۔
بِن	تیرے بِن میرا دل نہیں لگتا۔
خُرد	خرد و کلاں سب اس کی تعریف کرتے ہیں۔
خِرد	اس کی خرد جواب دے گئی ہے اس کی سمجھ میں اب کچھ نہیں آتا۔
خَلق	آواز خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔
خُلق	وہ خلق عظیم کا مالک ہے۔
دَھن	خالق نے دھن دولت سب کچھ لٹا دیا۔
دُھن	احسن اپنی دھن کا پکا ہے۔
عالِم	عالم اور جاہل میں بڑا فرق ہے۔
عالَم	سارا عالم خدا کا بنایا ہوا ہے۔

-7 دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح سے استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

خراش، تصادم، تدبیر، اشتیاق، تربیت، تنفس، مہارت، ناریل

جواب:

الفاظ	جملے
خراش	وہ موٹر سائیکل سے گرا لیکن اسے خراش تک نہ آئی۔
تصادم	خالد کا اکبر سے تصادم ہوا۔
تدبیر	لومڑی کو ایک تدبیر سوجھی۔
اشتیاق	مجھے آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے۔
تربیت	استاد نے اس کی اچھی تربیت کی۔
تنفس	اس کا نظام تنفس صحیح کام کر رہا ہے۔
مہارت	اس سلسلے میں اس کی مہارت کوئی کام نہ آئی۔
ناریل	آج کل ناریل کا پھل عام ہے۔

کچھ نیا لکھیں

-8 حادثات کی روک تھام کیسے ممکن ہے؟ کم از کم پانچ طریقے بتائیں؟

جواب: حادثات کی روک تھام کے طریقے:

-i ہمیشہ اپنے ہاتھ چلیں۔
-ii ٹریفک قوانین کی پابندی کریں۔
-iii ڈرائیونگ احتیاط سے کریں۔
-iv تیز رفتاری سے بچیں۔
-v موٹر سائیکل چلاتے وقت ہیلمٹ کا استعمال ضرور کریں۔

-9 درج ذیل صورتوں میں متاثرہ فرد یا افراد کو کیسے بچایا جا سکتا ہے؟ دو دو سطریں لکھیں۔

جواب:

-i سانپ کے کاٹنے کی صورت میں:

سانپ کے کاٹنے کی صورت میں زخم کو فوری جراثیم کش محلول سے دھوئیں۔ زخم سے ذرا اوپر اور نیچے دونوں اطراف کس کر پٹی باندھیں تا کہ زہر جسم میں سرایت نہ کر جائے۔

-ii کپڑوں میں آگ لگ جانے کی صورت میں:

کپڑوں میں آگ لگ جانے کی صورت میں متاثرہ شخص فوراً زمین پر لیٹ جائے اور لوٹنیاں کھانے لگ جائے۔ جسم پر موٹا کمبل ڈال دیا جائے تا کہ آگ کو جلنے کے لیے آکسیجن نہ مل سکے۔ جلی ہوئی جگہ پر کچے آلو کا لیپ کریں یا ناریل کا تیل لگائیں۔

-iii پانی میں ڈوبنے کی صورت میں:

پانی میں ڈوبنے کی صورت میں متاثرہ فرد کو مٹی کے گھڑے پر اوندھا لٹا دیں تا کہ پھیپھڑوں میں سے پانی خارج ہو جائے۔

-iv بجلی کا جھٹکا یا کرنٹ لگنے کی صورت میں:

بجلی کا جھٹکا لگنے کی صورت میں فوراً سوئچ بند کر دیں یا پھر فیوز نکال دیں۔ متاثرہ شخص کو ننگے ہاتھوں سے مت چھوئیں بلکہ غیر موصل شے لکڑی وغیرہ کی مدد سے اسے الگ کر دیں۔ اس پر کمبل ڈال دیں۔ اگر سانس نہ آ رہا ہو تو مصنوعی تنفس کا بندوبست کریں۔

-v خون بہنے والی چوٹ لگنے کی صورت میں:

سب سے پہلے خون روکنے کے لیے زخم پر پٹی باندھیں۔ زخم والے عضو کو اونچا رکھیں تا کہ خون بہنا بند ہو جائے۔ اس کے بعد فوری طور پر اسے ہسپتال بھیجا جائے۔

-10 اخبار میں سے کسی حادثے کی خبر نقل کریں اور بتائیں وہ حادثہ، کب، کہاں، کیسے اور کیوں پیش آیا۔ نیز ایسے حادثات سے کیسے بچا جا سکتا ہے جیسے سوالات کا جواب دے کر کم از کم 175 الفاظ پر مشتمل تبصرہ لکھیں۔

جواب: آج کل ٹریفک کے حادثات کی تعداد دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔ روزانہ سینکڑوں افراد ان حادثات کی زد میں آ کر لقمہ اجل بن جاتے ہیں اور وہ کارہائے نمایاں سرانجام دینے سے قاصر ہو جاتے ہیں جو انہوں نے اپنی زندگی کے دوران سرانجام دینے تھے۔

تھے کتنے ستارے کہ سرشام ہی ڈوبے
ہنگام سحر کتنے ہی خورشید ڈھلے ہیں

ان حادثات کی بڑی وجہ عجلت اور تیزی ہے۔ آج کل ہر شخص جلد از جلد اپنی منزل کی طرف گامزن ہے اور نتیجتاً حادثات کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ نوجوان افراد جوش شباب میں مست ہو کر اپنی گاڑیاں اور سواریاں تند و تیز طوفانوں کی طرح اڑاتے جاتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک واقعہ کل چمن روڈ پر واقع ہوا۔ ایک موٹر سائیکل سوار اپنی موٹر سائیکل کو بڑی تیزی سے ہوا پر سوار لیے آ رہا تھا۔ سامنے سے ایک کار آ ئی سڑک پر کافی بھیڑ تھی۔ موٹر سائیکل والا کار کو بچاتے ہوئے جو آگے بڑھا تو ایک پیدل عورت جو کچھ سامان سر پر اٹھائے جا رہی تھی سے ٹکرایا، عورت اتنے زور سے نیچے گری کہ اس کا سر پھٹ گیا۔ اور کافی خون بہنے لگا۔ ہم نے 1122 کو کال کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے عورت کو ایمبولینس میں ڈالا اور ہسپتال لے گئے۔

9- ہوائی جہاز کی ایجاد

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
تکنیک	فن، ہنر	متاثر	اثر لینے والا
خراج تحسین	مبارک	انوکھا	نرالا، عجیب
چھلانگ	کود	مرمت	کسی چیز کا ٹھیک کرنا
شرط	وہ بات جس پر کسی اور کا انحصار ہو	پرواز	اڑنے کا عمل

مشقی سوالات

دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

۱۔ عباس ابن فرناس نے کس تکنیک پر اُڑنے والی مشین تیار کی؟

ج۔ عباس ابن فرناس نے پرندوں کے پرواز کی تکنیک (ایروڈائنمیکس) کا مطالعہ کر کے اُڑنے والے مشین تیار کی۔

۲۔ مشین تیار کرتے میں عباس ابن فرناس سے کیا غلطی ہوئی؟

ج۔ عباس ابن فرناس نے مشین تو تیار کر لی لیکن دُم پر توجہ نہ دی اور یہی اس کی غلطی تھی۔

۳۔ رائٹ برادران کے دل میں ہیلی کاپٹر بنانے کا خیال کیسے آیا؟

ج۔ رائٹ برادران کو ہیلی کاپٹر بنانے کا خیال ایک کھلونے سے آیا جو ہیلی کاپٹر نما تھا جو اُن کے والد نے انھیں لا کر دیا تھا۔ کھلونا ٹوٹنے پر انہوں نے وہی ہیلی کاپٹر بنانے کی کوشش کی۔ مسلسل ناکامیوں کے بعد انہوں نے بالآخر 1900 میں بغیر انجن والا ایک گلائیڈر بنا کر اُڑان بھرنے کا کامیا تجربہ کیا۔

۴۔ رائٹ برادران نے پہلی بار کب اور کتنی دیر تک اڑان بھری؟

ج۔ رائٹ برادران نے پہلی بار 1900 میں اُڑان بھری۔ دونوں بھائیوں نے الگ الگ پروازیں کی پہلی پرواز صرف 12 سیکنڈ جاری رہی اور انے 120 فٹ کا فاصلہ طے کیا جبکہ دوسری اور تیسری پرواز کا دورانیہ پہلے سے زیادہ تھا۔

۵۔ رائٹ برادران کے اس کارنامے سے آپ نے کیا سبق حاصل کیا؟

ج۔ رائٹ برادران کے اس کارنامے سے ہم نے یہ سبق حاصل کیا کہ ہمیں زندگی میں کبھی ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور اور اپنے مقصد کے حصول کے لیے مسلسل محنت جاری رکھنی چاہیے۔

خالی جگہ پر کریں۔

(سفر، محنت) (ارمن فرمن، رائٹ برادران) (رائٹ برادران، عباس ابن فرناس) (سیلاب، انقلاب)

جواب:

-i ہر ایجاد کے پیچھے طویل محنت کارفرما ہوتی ہے۔

-ii ہوا میں اڑنے کا خیال ارمن فرمن نامی ایک شخص کو آیا۔

-iii کئی سائنس دانوں کی کاوش کو آگے بڑھاتے ہوئے رائٹ برادران جہاز بنانے میں کامیاب ہوئے۔

-iv ہوائی جہاز کی ایجاد سے انسانوں کی زندگی میں بہت بڑا انقلاب برپا ہوا۔

-3 درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (x) کا نشان لگائیں۔

-i	ارمن فرمن نے ایک عمارت سے اڑان بھری اور فوراً نیچے آن گرا۔	✓
-ii	عباس ابن فرناس نے مشین تو تیار کر لی لیکن اس کے پروں پر توجہ نہ دی۔	x
-iii	رائٹ برادران ہوائی اڈے پر کام کرتے تھے۔	x
-iv	رائٹ برادران نے 1900ء میں بغیر انجن والا گلائیڈر تیار کیا۔	✓

قواعد سیکھیں

محاورہ

-i وہ لفظ جو اپنے حقیقی معنی کے بجائے کسی دوسرے معنی میں استعمال ہو، اسے "محاورہ" کہتے ہیں۔

-ii وہ حروف جو کسی کام کا سبب بیان کریں "حروف علت" کہلاتے ہیں۔ جیسے: اس لیے، پس، تا کہ، سو، کیوں کہ، لہٰذا وغیرہ۔

-6 دیے گئے محاورات کو جملوں میں استعمال کریں۔

کان بھرنا، دوچار رہونا، کام تمام کرنا، ناک کٹوانا، اپنا الو سیدھا کرنا

جواب:

محاورات	جملے
کان بھرنا	ساس نے بہو کے خلاف بیٹے کے کان بھرے۔
دوچار ہونا	آج کل ملک معاشی کمزوری میں دوچار ہے۔
کام تمام کرنا	بلی نے چوہے کو پکڑا اور اس کا کام تمام کر دیا۔
ناک کٹوانا	خالد نے امتحان میں فیل ہو کر گھر والوں کی ناک کٹوا دی۔
اپنا الو سیدھا کرنا	تجھے پرائی کیا پڑی اپنا الو سیدھا کرو۔

حروف علت

-7 درست حروف علت لگا کر خالی جگہ پر کریں۔

لہٰذا، اس لیے، کیوں کہ، تا کہ، لو

-i مجھے بازار جانا ہے لہٰذا آپ اجازت دیں۔
-ii وہ چپ ہے کیوں کہ اس کے سر میں درد ہے۔
-iii محنت کرو تا کہ کامیابی ملے۔
-iv آپ کا حکم تھا لو میں حاضر ہوں
-v وہ بیمار ہے اس لئے غیر حاضر ہے۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

کچھ نیا سیکھیں

8- اپنے سکول میں منعقد ہونے والی سائنسی نمائش یا کسی تقریب کی روداد لکھیں۔

جواب: **یوم اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے موقع پر منعقدہ تقریب کی روداد**

ہمارے سکول میں ہر سال 9 نومبر کو یوم اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے موضع پر ایک خوبصورت رنگا رنگ تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سال بھی یہ تقریب نہایت ہی شایان شان طریقے سے منانے کے لیے سکول کی بزم ادب کی مجلس نے بھرپور تیاری کی۔ سکول کو دو تین دن پہلے ہی رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ 9 نومبر 2021ء کو طلبہ ساڑھے آٹھ بجے سکول ہال میں جمع ہونا شروع ہو گئے اور دس بجے تک ہال طلبہ سے کھچا کھچ بھر گیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی جناب جاوید اقبال سی۔ای۔او پشاور تھے۔ جب کہ صدارت کے فرائض سکول کے ہیڈ ماسٹر جناب سیف اللہ نے انجام دیے۔ ٹھیک گیارہ بجے مہمان خصوصی کی آمد ہوئی۔ سکول کے گیٹ پر سکاؤٹس نے مہمان خصوصی کو سلامی دی اور گارڈ آف آنر پیش کیا۔ ہال میں مہمان خصوصی کی آمد کے ساتھ ہی تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جناب صدیق الحسن نے نہایت پرسوز انداز میں تلاوت قرآن فرمائی۔ سٹیج سیکرٹری جناب عبدالقدوس شمسی نے شاکر حسین کو نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے لیے مدعو کیا۔ شاکر حسین نے شیریں اور مترنم آواز میں حاضرین کو مسحور کیا۔ نعت کے بعد جماعت ہشتم کے ساجد نقوی نے علامہ اور فلسفہ خودی پر روشنی ڈالی۔ تقریر مختصر مگر جامع تھی۔ اس کے بعد دسویں جماعت کے عرفان شمسی کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی۔ عرفان شمسی نے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم پر نہایت پرسوز انداز میں تقریر کی اور ثابت کیا کہ جناب علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم تھے۔ طرز تقریر نے ان کو خوب داد دلائی۔ ان کے بعد دسویں جماعت کے ہی خرم سٹیج پر تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے مخصوص لہجہ میں ترنم کے ساتھ کلام اقبال سنایا۔ جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ ان کے یہ اشعار سامعین کے دلوں میں اتر گئے۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

ان کے بعد جماعت نہم اور جماعت دہم کے دو گروپوں نے شکوہ اور جواب شکوہ پڑھا اور خوب داد حاصل کی۔ ابھی شکوہ اور جواب شکوہ پڑھا ہی جا رہا تھا کہ جناب جاوید اقبال کو ٹیلی فون آیا۔ انہوں نے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب سے سرگوشی کی۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے سٹیج سیکرٹری کو تقریب ختم کرنے کا کہا۔ جناب جاوید اقبال نے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میرا خیال تو تھا کہ میں آپ کا پورا پروگرام سنوں لیکن دفتر کی مجبوریاں آڑے آ جاتی ہیں۔ میں آپ کو صرف یہی پیغام دینا چاہتا ہوں۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کار کشا و کار ساز

9- اگر آپ ہوائی جہاز ایجاد کرتے تو اسے کیا نام دیتے؟ وہ کیسے اڑتا اور اس میں کیا کیا خوبیاں ہوتیں؟ دو سے تین پیرگراف میں لکھیں۔

جواب:

اگر میں ہوائی جہاز ایجاد کرتا تو اس کا نام اڑن کھٹولا رکھتا۔ میں اپنے اڑن کھٹولے کو جہاں چاہتا اتار لیتا اور جب چاہتا اسے وہاں سے اڑا لیتا۔ اس جہاز کے نیچے میں خاص قسم کے سپرنگ لگاتا تاکہ اترتے ہوئے زمین پر جھٹکا نہ لگے۔ میری یہ کوشش تھی کہ پڑول تو مہنگا ہو رہا ہے اس لیے اس جہاز کو کسی ایسی چیز سے چلایا جائے جو سستی ہو۔ آخر میں یہ محلول بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب یہ محلول بنانا آسان بھی ہے اور سستا بھی ہے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اسے صرف میری ذات ہی چلا سکتی ہے۔ دوسرے لوگ اسے دیکھنے آتے ہیں۔ اس میں سوار ہوتے ہیں اور مجھے اسے اسٹارٹ کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ میں اس کے پرکل پرزے کے بارے میں انہیں بتا دیتا ہوں لیکن وہ اسے چلا ہی نہیں پاتے۔ میں ان کے سامنے اس میں بیٹھتا ہوں۔ اسے کہتا ہوں کہ اڑ اور فلاں جگہ چل۔ وہ اڑتا ہے اور بتائی ہوئی جگہ پر لے جاتا ہے۔

☆☆☆☆

10- ڈپٹی کمشنر کی دعوت

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
منتظمین	انتظام کرنے والے	چابک	سانٹا
مچھیرا	مچھلیاں پکڑنے والا	محافظ	حفاظت کرنے والا
کرکرا	بےمزہ	طغیانی	سیلاب، دریا کا چڑھاؤ
گدلا	میلا	تفتیش	کھوج لگانا
بدعنوانی	برائی		

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) ڈپٹی کمشنر نے مچھلیاں فراہم کرنے کا کام کس کو سونپا تھا؟

جواب: ڈپٹی کمشنر نے مچھلیاں فراہم کرنے کا کام اپنے سیکریٹری کو سونپا تھا۔

(ب) مچھلیاں کیوں نہیں مل رہی تھیں؟

جواب: دریا میں سیلاب آنے کی وجہ سے مچھلیاں نہیں مل رہی تھیں۔

(ج) تازہ مچھلیاں لانے والوں کے لیے کیا اعلان کیا گیا تھا؟

جواب: تازہ مچھلیاں فراہم کرنے والوں کے لیے نہ صرف مچھلیوں کی قیمت دی جائے گی بلکہ انعام بھی دیا جائے گا۔

(د) مچھیرے نے مچھلیوں کی کیا قیمت بتائی؟

جواب: مچھیرے نے سات دن کی قید اور دس چابک روزانہ مچھلیوں کی قیمت بتائی۔

(ہ) مچھیرے نے بدعنوان اہل کار کو کس طرح گرفتار کروایا؟

جواب: مچھیرے نے اپنی عقل مندی سے ڈپٹی کمشنر کو سارا واقعہ سنایا اور اہل کار کے متعلق بتایا۔

(ج) بدعنوان محافظ گرفتار تو ہو گیا۔ آپ کے خیال میں اسے کیا سزا ملنی چاہیے تھی؟

جواب: اسے کوئی سزا نہیں ملنی چاہیے۔ ممکن ہے مہنگائی کی وجہ سے اپنے بچوں کے لیے کی وجہ سے اس نے ایسا کیا ہو۔

3- یہ جملے کس نے کہے ہیں:

جواب:

میں نے سوشل میڈیا پر پوسٹ لگا کر اعلان نشر کیا ہے۔	سیکرٹری
جانتے ہو تم نے کتنا بڑا کام کیا ہے؟	انسپکٹر
کیوں، تمہارا دماغ ٹھیک تو ہے نا؟	ڈپٹی کمشنر
مجھے بہت خوشی ہے۔	مچھیرا
میں نے ویسے مذاق میں بات کی تھی۔	محافظ

قواعد سیکھیں

5- دی ہوئی عبارت غور سے پڑھیں اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کریں۔

آداب معاشرت سے مراد معاشرے میں رہنے کے طور طریقوں کا خیال رکھنا ہے۔ زندگی کے ہر قدم پر ان اطوار کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ جیسے: ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ راست بازی سے کام لیں اور جھوٹ سے اجتناب کریں۔ کبھی کوئی ایسی بات نہ کہیں جس میں جھوٹ کی آمیزش ہو۔ لایعنی گفتگو سے گریز کریں۔ دوسروں سے بات کرتے وقت بہترین الفاظ کا چناؤ کریں اور کبھی کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے کسی کی دل آزاری ہو۔ غلطی ہو جانے کی صورت میں معافی مانگنے میں جھجک محسوس نہ کریں۔ اگر کوئی معافی کا طلب گار ہو تو اسے صدق دل سے معاف کر دیں۔

جواب:

الفاظ	معانی
راست بازی	سچ بولنا
اجتناب	بچنا
آمیزش	ملاوٹ
لایعنی	فضول
دل آزاری	دل کو تکلیف پہنچنا
طلب گار	مانگنے والا
صدق دل	سچے دل

6- دیے ہوئے جملوں میں خالی جگہوں کو درست تذکیر و تانیث لگا کر پر کریں۔

☆	کیا وہ رسالہ تمہارا تھا۔	(تمہارا، تمہاری)
☆	بڑوں کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔	(ہمارا، ہماری)
☆	یہ کتابیں میری ہیں۔	(میرے، میری)
☆	میری گیند گم ہو گئی ہے۔	(میرا، میری)
☆	میں تمہارا نام نہیں بھولا۔	(تمہارا، تمہاری)

7- درج ذیل الفاظ کو بلند آواز سے پڑھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

ملک	میں نے یہ کتاب تمہارے ملک کی۔
ملک	آسمان سے ایک ملک حضور صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔
صلہ	آپ کی اس خدمت کا میں صلہ نہیں دے سکتا۔
صلا	
عالم	شمس بڑے پائے کا عالم ہے۔
عالم	یہ عالم محنت کی جگہ ہے۔

کچھ نیا لکھیں

8- دی گئی عبارت توجہ سے پڑھیں اور سوالات کے جوابات لکھیں:

اس روز گرمی بڑی سخت تھی۔ باہر لو چل رہی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے بالائی حصے میں بیٹھے تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اس سخت گرمی میں دو اونٹوں کو ہانکتا ہوا آ رہا ہے۔ وہ خاصے فاصلے پر تھا اس لیے پہچاننا مشکل تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہت تعجب ہوا۔ وہ سوچنے لگے کہ آخر اس آدمی کو ایسی کون سی مجبوری یا ضرورت آ پڑی ہے جو اس شدید گرمی میں اونٹوں کو ہانکتا ہوا آ رہا ہے۔

جب یہ شخص ذرا قریب آیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے کہا: ”ذرا دیکھو، یہ شخص کون ہے؟“

کوشش کے باوجود غلام نہ پہچان سکا کیوں کہ وہ ابھی دور تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص بالکل قریب آیا تو غلام کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہ امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

غلام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: ”یہ تو امیرالمومنین ہیں۔“

اس دوران میں امیرالمومنین گھر کے سامنے سے گزرنے لگے۔ اب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آواز دی: ”امیرالمومنین! ایسے شدید موسم میں آپ کہاں جا رہے ہیں؟“

امیرالمومنین نے کہا: ”بیت المال کے یہ اونٹ پیچھے رہ گئے تھے جبکہ باقی چراگاہ میں پہنچ چکے ہیں۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ اونٹ کہیں بچھڑ جائیں تو قیامت کے دن ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا؟“

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر کہا: ”تھوڑی دیر کے لیے سایے میں آ جائیں، پانی وغیرہ پی لیں۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تم اپنے سایے میں واپس چلے جاؤ۔“

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”ہم آپ کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ سایے میں تشریف لائیں۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لمبے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے فرمایا: ”میں

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

نے تمہیں کہا ہے نا، سایے میں واپس چلے جاؤ۔"
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جو کسی قوی اور امین شخص کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔"

سوالات:

(الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت گرمی میں اونٹوں کو کیوں ہانک رہے تھے؟ انہوں نے موسم ٹھنڈا ہونے کا انتظار کیوں نہ کیا؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے رہے ہوئے اونٹوں کو ہانک رہے تھے تاکہ اونٹ بچھڑ نہ جائیں۔

(ب) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اصرار کے باوجود امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سایے میں کیوں نہ آئے؟

جواب: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیامت کے ڈر سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصرار کے باوجود سائے میں نہ آئے۔

(ج) قوی اور امین سے کیا مراد ہے؟

جواب: قوی اور امین سے مراد طاقتور اور امانت دار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

2- جائزہ

سننا/بولنا

1- دی ہوئی عبارت غور سے سنیں اور مرزا کی بلے بازی پر تبصرہ کریں۔

مرزا بیٹ کو پوری طاقت کے ساتھ گوپھن کی طرح گھمائے جا رہے تھے۔ تین اوور اسی طرح خالی گئے اور گیند کو ایک دفعہ بیٹ سے ہم کنار ہونے کا موقع نہ ملا۔ لیکن یہ درست ہے کہ رن نہ بننے کی بڑی وجہ مرزا کے اپنے پینترے تھے۔ وہ اپنا وکٹ ہتھیلی پر لیے پھر رہے تھے۔ وہ کرتے یہ تھے کہ اگر گیند اپنی طرف آتی ہوتی تو صاف ٹل جاتے۔ لیکن اگر ٹیڑھی آتی دکھائی دیتی تو اس کے پیچھے بیٹ لے کر نہایت جوش و خروش سے دوڑتے البتہ ایک دفعہ جب گیند اچانک بیٹ سے آ لگی اور وہ چک کر ہوا میں گیند سے زیادہ اچھلے۔ وکٹ کیپر اگر بڑھ کے بیچ میں نہ پکڑ لیتا تو ایسے اوندھے منہ گرتے کہ ہفتوں اپنی شکل آپ نہ پہچان پاتے۔

دوسرے ہی اوور میں بولر نے گیند ایسی کھینچ کے ماری کہ مرزا کے سر سے ایک آواز (اور منہ سے کئی!) نکلی اور ٹوپی اڑ کر وکٹ کیپر کے قدموں پر جا پڑی۔ جب امپائر نے مرزا کو ٹوپی پہنانے کی کوشش کی تو وہ ایک انچ تنگ ہو چکی تھی! اس کے باوجود مرزا خوب جم کر کھیلے اور ایسا جم کے کھیلے کہ ان کی اپنی ٹیم کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جیسے ہی ان کا ساتھی گیند پر ہٹ لگا تا ویسے ہی مرزا اسے رن بنانے کی پرزور دعوت دیتے اور جب وہ کشاں کشاں تین چوتھائی پچ طے کر لیتا تو اسے ڈانٹ ڈپٹ کر، بلکہ دھکیل کر، اپنے وکٹ کی جانب واپس بھیج دیتے۔ مگر اکثر یہی ہوا کہ گیند اس غریب سے پہلے وہاں پہنچ گئی اور وہ مفت میں رن آؤٹ ہو گیا۔ جب مرزا نے یکے بعد دیگرے اپنی ٹیم کے پانچ کھلاڑیوں کا بشمول کپتان، اس طرح جلوس نکال دیا تو کپتان نے پس ماندگان کو سختی سے تنبیہ کر دی کہ خبردار! مرزا کے علاوہ کوئی رن نہ بنائے۔

لیکن مرزا آخری وکٹ تک اپنی وضع احتیاط پر ثابت قدمی سے قائم رہے اور ایک رن بنا کے نہیں دیا۔ اس کے باوجود ان کا سکور اپنی ٹیم میں سب سے اچھا رہا۔ اس لیے کہ رن تو کسی اور نے بھی نہیں بنائے مگر وہ سب آؤٹ ہو گئے۔ اس کے برعکس مرزا خود کو بڑے فخر کے ساتھ "زیرو ناٹ آؤٹ" بتاتے تھے۔ ناٹ آؤٹ! اور یہ بڑی بات ہے۔

پڑھنا

2- دیے ہوئے اشعار کو درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے پڑھیں اور اس کا مرکزی خیال اپنے الفاظ میں بیان کریں:

ہم کلام ہوؤں میں تجھ سے روبرو
اور بولے تو مجھ سے دوبدو
پڑھ کے ہو جاؤں تجھے محظوظ بھی
ذہن میں کرلوں تجھے محفوظ بھی
تو ذریعہ ہے وہ معلومات کا
جس سے چلتا ہے پتا ہر بات کا
لائبریری کی میری زینت ہے تو
اور مکتب کی مری قسمت ہے تو
تجھ سے ہوتا ہوں میں کیا کیا فیض یاب
اے میری پیاری میری اچھی کتاب

جواب: مرکزی خیال:

شاعر ان اشعار میں اپنی اچھی کتاب کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ میں کتاب کو اپنے سامنے رکھ کر پڑھتا ہوں۔ میں اسے پڑھ کر خوش ہوتا ہوں اور اس کی ہر بات میرے ذہن میں بیٹھ جاتی ہے۔ میری کتاب معلومات کا خزانہ ہے۔ یہ لائبریری کی زینت ہے۔ میں اس سے فیض یاب ہوتا ہوں۔

قواعد

3- دیے ہوئے لاحقوں کی مدد سے تین، تین الفاظ بنائیں۔

گاہ:	چراگاہ	عبادت گاہ	سیرگاہ
ور:	جانور	دیدہ ور	پیشہ ور
ناک:	خوف ناک	دردناک	تابناک
مند:	عقل مند	دردمند	خردمند
تر:	خوب تر	نازک تر	بدتر

5- کالم الف کو کالم ب سے ملائیں۔

جواب:

5- کالم الف کو کالم ب سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
فوزیہ نے امتحان دیا ہے۔	ماضی قریب
اسد نے مار کھائی۔	ماضی مطلق
ہم نے چور دیکھا تھا۔	ماضی بعید
یہ بات شیکسپیئر نے کی ہوگی۔	ماضی شکیہ
کاش! وہ وقت کی قدر کرتا۔	ماضی تمنائی
عافیہ پڑھ رہی تھی۔	ماضی استمراری

6- دو دو متلازم الفاظ لکھیں۔

کائنات:	ستارے	سورج
سکول:	کمرہ جماعت	استاد
پاکستان:	وزیراعظم	قومی جھنڈا
علم:	کتاب	علم

7- درج ذیل محاوروں کے جملے بنائیں۔
اپنا الو سیدھا کرنا، بات کا بتنگڑ بنانا، تین پانچ کرنا، ناک میں دم کرنا، خاک میں ملانا

جواب:

محاورات	جملے
اپنا الو سیدھا کرنا	خالد نے اپنا الو سیدھا کیا اور چلتا بنا۔
بات کا بتنگڑ بنانا	ساجد نے بات کا بتنگڑ بنا کر والد کو میری شکایت لگائی۔
تین پانچ کرنا	تین پانچ نہ کرو، سچ بتاؤ کیا ہوا؟
ناک میں دم کرنا	اس کم بخت نے تو میری ناک میں دم کر رکھا ہے۔
خاک میں ملانا	راحت نے چوری کر کے والدین کی عزت خاک میں ملا دی۔

لکھنا

8- اپنے دوست کو خط لکھیں جس میں اسے اپنی کسی سیر کے بارے میں بتائیں۔

جواب:

ہرنائی
15 اپریل 2022ء

پیارے دوست
السلام علیکم۔ مزاج بخیر
پچھلے خط میں آپ سے وعدہ کیا گیا تھا کہ میں اپنی حالیہ سیر کا ذکر کروں گا۔ کام کی زیادتی کی وجہ سے جلدی خط نہ لکھ سکا معذرت خواہ ہوں۔

گلشن میں پھروں کہ سیر صحرا دیکھوں
یا معدن و کوہ و دشت و دریا دیکھوں
ہر جا تیری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے
حیران ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

تاریخی مقامات کی سیر خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ اس میں بڑے فائدے مضمر ہیں۔ اس سے ایک طرف تو قوت مشاہدہ میں اضافہ ہوتا ہے اور دوسری طرف یہ ہماری عبرت گاہیں ہوتی ہیں۔ یہ ہمیں اپنے شاندار ماضی اور عظیم الشان اسلاف کی یاد دلاتی ہیں۔ انہیں دیکھ کر تاریخ کا ایک پورا دور ہماری آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ہے۔ اسی طرح کی اس سیر کا ذکر کرتا ہوں جس نے ہمیں یاد ماضی کے دریچے سے عظمت رفتہ کا مشاہدہ کرایا۔ یہ سیر تھی مقبرہ جہانگیر اور نور جہاں کے مزار کی۔ ہم مقبرہ جہانگیر کی چار دیواری میں داخل ہوئے۔ پھر ٹکٹ خریدے۔ مقبرے کی پرشکوہ عمارت اور حسین و دلکش باغات کا روح پرور منظر ہماری آنکھوں کے سامنے تھا۔ ہم روشوں پر سے گزرتے ہوئے گرد و پیش کے دلفریب مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے جہانگیر کے مزار تک پہنچے۔ مزار کے طلسماتی اور افسانوی ماحول نے ہم پر ایک عجیب و غریب کیفیت طاری کر دی اور چند لمحوں کے لیے اپنے شاندار ماضی کی حسین یادوں میں کھو کر رہ گئے۔

شاہ جہاں کے تعمیر کردہ شہنشاہ جہانگیر کے مقبرے کے شکوہ، حسن و جمال اور عظمت و جلال کی تصویر الفاظ میں پیش کرنا محال ہے۔ سنگ مرمر کا یہ ہشت پہلو مزار، سنگ سرخ کے بنے ہوئے پانچ فٹ اونچے ایک مربع چبوترے پر ہے جس پر قسم قسم کے قیمتی پتھروں سے بیل بوٹے منقش ہیں۔ قبر کے دائیں بائیں اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام کندہ ہیں۔ مقبرے کا اندرونی فرش اتنا ملائم اور شفاف ہے کہ اس پر پاؤں پھسل پھسل جاتے ہیں۔ یہ مقبرہ مغلیہ فن تعمیر کا بہترین نمونہ ہے۔ اس عظیم مقبرے کے اوپر جانے کے لیے چاروں طرف سنگ مرمر کے زینے بنے ہوئے ہیں۔ چاروں کونوں پر چار برج ہیں اور ہر برج پر ایک ایک مینار ہے۔ دریائے راوی کے پل پر کھڑے ہو کر دیکھیں تو ان میناروں کا منظر بڑا دلکش دکھائی دیتا ہے۔ ان میناروں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ کسی مینار سے دیکھیں تو مقبرے کے بھی صرف مینار نظر آتے ہیں۔

مقبرہ جہانگیر سے نکل کر ہم نور جہاں کے مقبرے کی طرف گئے۔ یہ مزار ریلوے لائن کے اس پار مغرب کی جانب ہے۔ جب ہم مزار کے احاطے میں داخل ہوئے تو اس کے ویران اور اداس ماحول کو دیکھ کر ہم پر ایک افسردگی سی طاری ہو گئی۔ یقین نہیں آتا تھا کہ یہ اس ملکہ نور جہاں کا مزار ہے جو شہنشاہ جہانگیر کے دل پر حکومت کرتی تھی اور جس کا سکہ پورے برصغیر پر چلتا تھا۔ مقبرہ جہانگیر کی پرشکوہ عمارت کے مقابلے میں نور جہاں کے مزار کی یہ خستہ حالی انقلاب زمانہ کا عبرت ناک منظر آنکھوں کے پیش کر رہی تھی۔ یہ عمارت بھی سنگ مرمر اور دوسرے قیمتی پتھروں سے بنی ہوئی تھی۔ اسے خود نور جہاں نے اپنی زندگی میں تین لاکھ روپے کی لاگت سے چار سال کی مدت میں تعمیر کرایا تھا۔ مگر گردش زمانہ نے اس کی یہ حالت کر دی تھی۔ اب شام ہو چکی تھی۔ ہم نے واپسی کا پروگرام بنایا۔ ہم اپنی سپیشل بس میں سوار ہوئے اور واپسی کا سفر اختیار کیا۔ ان دلچسپ تاریخی مقامات کی سیر کا نقش ہمارے دلوں پر ثبت رہے گا۔

آپ کا دوست
غفران

11- مسدس حالی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
برپا	جاری	مخفی	چھپا ہوا
وقعت	حیثیت	آفاق	دنیا
نخوت	غرور، گھمنڈ	خیرالامم	امتوں کی بہترین سردار
عداوت	دشمنی	الفت	محبت
اکسانا	ترغیب دینا	قدر	عزت
مائل ہونا	متوجہ ہونا	آشکارا	ظاہر ہونا
بڑائی	عظمت، بزرگی	ودیعت	کسی کی تحویل میں دی ہوئی چیز

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

پستی	ذلت	مبادا	خدانخواستہ
مدارت	خاطر تواضع	فرماں روا	حاکم
نہاں	چھپا ہوا	گلستاں	پھولوں کا باغ
تلف کرنا	ضائع کرنا	ذلت	رسوائی

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) ہمارے آباؤ اجداد کس مقام پر فائز تھے؟ پہلے بند کی روشنی میں بتائیں۔

جواب: مسلم ساری دنیا پر چھائی ہوئی تھی۔ ساری دنیا پر ان کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ ساری دنیا ان کی عظمت کے گیت گاتی تھی، ساری امتوں میں اسے بہترین امت کہا جاتا تھا۔

(ب) دوسرے بند کی روشنی میں مسلمانوں کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیں؟

جواب: مسلمانوں کے اسلاف کے نقوش اقدام کو چھوڑے اور تعلیم سے بے بہرہ ہونے کا نتیجہ یہ نکلا کہ قوموں میں ان کی کوئی عزت نہیں رہی۔ ہر کوئی انہیں حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ مسلمانوں کا آپس میں کوئی اتفاق نہیں۔ دوسری اقوام سے بھی ان کا کوئی میل جول نہیں رہا۔ یہ ست اور کاہل ہو گئے ہیں۔ ان میں آگے بڑھنے کا شعور نہیں رہا۔ مجموعی سوچ ختم ہو گئی ہے اور ذاتی غرض اپنالی گئی ہے۔

(ج) علم و ہنر کے لحاظ سے مسلمان کس طرح پستی کا شکار ہوئے؟

جواب: علم و ہنر اور تحقیق و تجسس سے روگردانی کر کے پستی کا شکار ہوئے۔

(د) "یہ جوہر ہیں ہم میں امانت خدا کی" سے کیا مراد ہے؟

جواب: قرآن پاک اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم ہم میں امانت ہیں اگر ہم آج بھی ان پر عمل کریں تو دنیا میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

(ہ) شاعر کے نزدیک مسلمان طوسی و رازی کے نقش قدم پر کیوں نہ چل سکے؟

جواب: شاعر کے نزدیک علم و عمل کو چھوڑ کر یہ طوسی و رازی کے نقش قدم پر نہیں چل سکے۔

(ج) شاعر زوال کے دور سے نکلنے کے لیے کس چیز کی تلقین کرتا ہے؟

جواب: شاعر کے نزدیک محنت و مشقت کر کے اب بھی مسلمان اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

-3 نظم کے مطابق درست لفظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

جواب:

نہ قوموں میں عزت نہ جلسوں میں وقعت
رذائل میں پنہاں ہیں ان کے فضائل
نہ علم و ادب ہے نہ حکمت ہے باقی
کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی
اگر جیتے جی کچھ نہ ان کی خبر لی
نہال اس گلستاں میں جتنے بڑھے ہیں

قواعد سیکھیں

ماضی بعید

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا، دور کے گزرے زمانے میں پایا جاتا ہے۔ جیسے: اس نے لکھا تھا، یوسف کراچی گیا تھا۔

ماضی شکیہ

وہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کا گزرے ہوئے زمانے میں شک ہو۔ جیسے: اس نے پڑھا ہوگا، سلیم کالج گیا ہوگا، وہ راولپنڈی کے لیے روانہ ہوا ہوگا۔

ماضی تمنائی

وہ فعل ہے جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کی آرزو یا تمنا یا شرط پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر وہ آتا، کاش! تم یہاں ہوتے۔

ماضی استمراری

اس فعل میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں لگاتار یا بار بار معلوم ہو۔ جیسے: وہ کھاتا تھا، وہ پڑھتا تھا۔

-6 دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

لقب، الفت، امانت، جاہل، پوشیدہ، منطق، محترم

جواب:

الفاظ	جملے
لقب	حالی کا لقب کیا ہے؟
الفت	مجھے اپنے وطن سے بڑی الفت ہے۔
امانت	کسی کی امانت میں خیانت نہ کرو۔
جاہل	اس کا جاہل پن اسے لے ڈوبا۔
پوشیدہ	اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔
منطق	مجھے تو اس سوال میں کوئی منطق نظر نہیں آتی۔
محترم	حامد میرے محترم ہیں۔

-7 مسلمانوں کے زوال کے کیا اسباب تھے؟ اس موضوع پر ایک مضمون لکھیں۔

جواب: مسلمانوں کے زوال کے اسباب:

یہ کائنات رنگ و بو علم کی چاشنی، باہمی اتفاق و اتحاد، جہاں کی خبر گیری، تحقیق و تجسس، شجاعت و بہادری، باہمی الفت و محبت اور وقت کی قدر پر موقوف ہے۔

اگر کوئی شخص اکیلا ہو تو اس کی حیثیت ایک انسان جتنی ہے لیکن دو (ایک ایک) مل جائیں تو گیارہ کا ہندسہ بنتا ہے جو اعداد میں ایک سے بہت بڑا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اتحاد و اتفاق میں بہت برکت ہے۔ مظاہر فطرت کا مشاہدہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جہان آب و گل کی ہر چیز کا وجود باہمی

کشش پر منحصر ہے اگر یہ باہمی کشش ختم ہو جائے تو دنیا کا تانا بانا بکھر جائے گا۔

ہیں جذب باہمی سے قائم نظام سارے
پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں

لیکن مسلمانوں نے باہمی ربط اور اتحاد و اتفاق کو چھوڑ دیا۔ چھوڑا ہی نہیں بلکہ باہم جنگ و جدل، ملک گیری کی ہوس لالچ اور اپنی یکتائی کی دوڑ نے انہیں ذلیل سے ذلیل تر کر دیا۔ دوسری قوموں نے ہم میں نفاق پیدا کیا اور ہمیں ہر میدان میں شکست دے دی۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب مسلمان دل میں ایمانی جذبہ لیے اتحاد و اتفاق کے ساتھ ایک قائد کی قیادت میں باہر نکلے تو محض 313 افراد نے غزوہ بدر میں دشمن کی بڑی تعداد کو پچھاڑ دیا۔ وہ رومیوں اور ایرانیوں پر ان کی تمام تر طاقت کے باوجود غالب آئے۔ تمام دنیا ان کے قبضے میں آ گئی۔ غزوہ احد میں جب ان کے اتحاد و اتفاق میں ذرا سی لغزش آئی تو جیتی ہوئی جنگ ہار گئے۔ اسی طرح جب امویوں اور عباسیوں میں تقسیم ہوئے تو تاتاریوں کے ہاتھوں شکست کھائی۔ برصغیر میں مسلمانوں نے ہزار سال تک حکومت کی مگر میر جعفر اور میر صادق جیسے غدار پیدا ہوئے تو یہ حکومت انگریزوں کے حوالہ کرنا پڑی۔ جب سلطان ٹیپو شہید ہوا تو انگریزوں نے یہ صدا بلند کی "آج ہندوستان ہمارا ہے"۔

دراصل قوم افراد کا مجموعہ ہے ایک فرد کی کسی قوم میں وہی حیثیت ہے جو ایک قطرے کی کسی سمندر میں ہوتی ہے۔ مسلمانوں کا نظریہ قومیت ہر کلمہ گو انسان ملت اسلامیہ کا فرد ہے۔ جغرافیائی اعتبار سے وہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہو۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے ہم مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

ہم علم سے دور ہو گئے ہماری تجربہ گاہوں اور رصدگاہوں پر اغیار نے قبضے کر لیے اور بت بیداد کی طرح نبرد آزما تھیں وہ چلی گئیں۔

نہ قوموں میں عزت نہ نہ جلسوں میں وقعت
نہ اپنوں میں الفت نہ غیروں میں ملت

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو دل کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

-8 سکول میں منعقدہ کسی قومی تقریب کی روداد اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب:

14 اگست یوم آزادی کہلاتا ہے۔ اس روز اہل پاکستان اپنی آزادی کی سالگرہ مناتے ہیں۔ یہ دن ہر سال آزادی، حریت اور استقلال کا پیغامبر بن کر آتا ہے۔ جس سے جدوجہد آزادی کی یاد پھر زندہ ہو جاتی ہے۔ زندہ قومیں اپنی آزادی کے دن کو ہمیشہ غیر معمولی اہمیت دیتی ہیں۔ اور اسے شایان شان طریقے سے مناتی ہیں۔ یوم پاکستان کی تقریب ہمارے سکول میں ہر سال منائی جاتی ہے۔ اس سال ہماری اس تقریب کے مہمان خصوصی جناب نسیم خاں تھے۔ سکول کو دو تین دن پہلے ہی مختلف رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ درختوں کو سفیدی کی گئی اور سکول کی عمارت کو پینٹ کر کے دلہن کی طرح سجایا گیا۔ تقریب کا انعقاد آٹھ بجے ہونا تھا۔ وقت مقررہ سے آدھ گھنٹہ پہلے بارش شروع ہو گئی۔ سکول کے طلبہ والدین اور مہمان گرامی بھی بارش کی نذر ہو گئے۔ چنانچہ شہر میں اعلان کروایا گیا کہ سکول میں یوم پاکستان سے متعلقہ ہونے والی تقریب شام کو چار بجے ہوگی۔ بارش تھم گئی۔ تین بجے سے طلبہ اور مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔ پانچ بجے تک سٹیج سج گئی اور ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ عین پانچ بجے معزز مہمان کو سلامی دینے کے لیے اسکاؤٹس کا چاک و چوبند دستہ اپنی مخصوص یونیفارم میں تیار کھڑا تھا۔ موسیقی کی ہلکی ہلکی دھن بج رہی تھی۔ معزز مہمان کے آنے پر جناب ہیڈ ماسٹر نے ان کا استقبال کیا اور اسکاؤٹس نے انہیں سلامی دی۔ مہمان خصوصی سکاؤٹس کی سلامی سے بڑے خوش نظر آ رہے تھے۔

سٹیج سیکریٹری نے جناب کوثر سلیم کو تلاوت قرآن پاک کی دعوت دی۔

جناب قاری کوثر سلیم نے نہایت پرسوز انداز میں تلاوت قرآن فرمائی۔ ہال میں ایک سکوت طاری تھا۔ ہر کوئی ان کی قرات سے محظوظ ہو رہا تھا۔ اس کے بعد جناب ذوالفقار جماعت دہم کا نام پکارا گیا۔ وہ سٹیج پر آئے ان کی تقریر کا عنوان تھا "آزادی ہے شان ہماری، آزادی ہے آن ہماری"۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ 1857ء کی ناکام جنگ آزادی کے بعد برصغیر ہندوستان میں مسلمان قوم کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور انگریز نے ہندوستان کی سرزمین پر اپنے قدم مضبوطی سے جما لیے۔ یہ تاریکی کا دور تھا۔ مسلمانوں پر مایوسی کے بادل چھا گئے۔ اور غلامی کی سیاہ رات کے اندھیرے ہر طرف پھیل گئے۔ غلامی کا یہ دور بدترین دور تھا۔ جس میں مسلمانوں نے مذہب و معاشرے، تاریخ و تمدن اور جذبہ حریت کو بری طرح پامال کیا۔

تھا نہ جو خوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

مایوسی اور بددلی کے اس نازک دور میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں ایسے رہنما پیدا کیے جنہوں نے مسلمانوں کے اندر آزادی و حریت کی تڑپ پیدا کی۔ ان رہنماؤں میں نذیر احمد، مولانا شبلی، مولانا حالی، مولانا ظفر علی خان، علی برادران اور سب سے بڑھ کر علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ ان رہنماؤں نے مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا اور ان کی روح کو گرمایا۔

ان کے بعد جماعت نہم کے احسن اقبال کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا "علامہ اقبال اور تحریک آزادی" انہوں نے فرمایا کہ علامہ اقبال رحمتہ اللہ نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی اور ان میں آزادی و حریت کا جذبہ ابھارا۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے 1930ء میں الہ آباد کے مقام پر پاکستان کا تصور پیش کیا۔ یہ تصور جلد ہی اسلامیان ہند کے دل کی دھڑکن بن گیا اور وہ اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے سرگرم عمل ہو گئے۔

آخر میں سٹیج سیکریٹری نے جناب نسیم خاں مہمان خصوصی کو خطاب کی دعوت دی۔ انہوں نے فرمایا کہ پاکستان تو بن گیا۔ پاکستان بننے میں ہزاروں لوگوں کا خون شامل ہے۔ اب ہم پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ صرف رسمی طور پر یوم پاکستان منا لینا کوئی اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اصل چیز احساس ذمہ داری ہے۔ آزادی کا حصول تو آسان تھا مگر تحفظ آزادی مشکل ہے۔ ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم آزادی کے تحفظ کی خاطر کیا کر رہے ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اسے اپنی ذمہ داری بطریق احسن عہدہ برآ ہونا چاہیے۔

افراد کے ہاتھوں میں اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

شاید وقت کی کمی کی وجہ سے جناب نسیم خاں مہمان خصوصی تو رخصت ہو

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

گئے بعد میں جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے اول، دوم اور سوم آنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کیے۔

☆☆☆☆

12- فٹ بال

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جامع	مکمل	دانستہ	جان بوجھ کر
بوچھاڑ	زوردار	گرویدہ	دلدادہ
غفلت	سستی	تعاب	غصہ، ناراضگی، ملامت کرنا
سعی	کوشش	سوال داغنا	جھٹ سے سوال کرنا
وثوق	یقین	شائستگی	تہذیب تمدن
سرپھٹول	لڑائی جھگڑا	اوسط	درمیانی
سرپرستی کرنا	مدد کرنا	نام کمانا	شہرت حاصل کرنا

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) ورلڈ کپ کے دنوں میں کس طرح کا جوش وخروش نظر آتا ہے؟

جواب: ورلڈ کپ کے دنوں میں دنیا سیڈیم میں اُمڈ آتی ہے۔ فٹ بال کے کروڑوں شائقین ٹی وی کے سامنے بیٹھے نظر آتے ہیں۔

(ب) ابتدا میں فٹ بال کے کھلاڑی کیوں جھگڑتے ہیں؟

جواب: ابتدا میں فٹ بال کے کھلاڑی آپس میں جھگڑ پڑتے تھے کیونکہ اس وقت کوئی قانون اور نظم وضبط نہیں ہوتا تھا۔

(ج) فٹ بال ایسوسی ایشن کب بنی اور اس سے فٹ بال کے کھیل میں کیا تبدیلی آئی؟

جواب: فٹ بال ایسوسی ایشن 1863ء میں بنی۔ اس نے فٹ بال کے قواعد وضوابط بنائے۔

(د) فٹ بال کھیل کو فٹ بال کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: فٹ بال کھیل کو فٹ بال اس لیے کہا جاتا ہے کہ گیند فٹ بال یعنی پاؤں سے کھیلا جاتا ہے۔

(ہ) ریفری کیا فرائض سرانجام دیتا ہے؟

جواب: ریفری کھیل کو فٹ بال ایسوسی ایشن کی طرف سے بنائے گئے قوانین کے مطابق کھلاتا ہے۔

(و) فٹ بال کے میدان کے بارے میں مختصر بیان کریں۔

جواب: فٹ بال کا میدان سو میٹر لمبا اور پچاس میٹر چوڑا ہوتا ہے۔ میدان کے دونوں طرف لکڑی کے پول لگے ہوتے ہیں جن کو اوپر سے بھی لکڑی سے جوڑا جاتا ہے۔ لکڑی کے اس پول کا فاصلہ آٹھ گز اور اونچائی آٹھ فٹ ہوتی ہے۔ لکڑی کے پول سے بنا ہوا دروازہ گول کہلاتا ہے۔ دونوں ٹیموں کا ایک ایک کھلاڑی گول میں کھڑا ہوتا ہے۔ جس کو گول کیپر کہا جاتا ہے۔

(ز) پہلا ورلڈ کپ کہاں کھیلا گیا اور کس نے جیتا؟

جواب: پہلا ورلڈ کپ یوراگوئے میں کھیلا گیا اور یوراگوئے نے جیتا۔

3: درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

i- فٹ بال کے کھیل کا دورانیہ ہوتا ہے:
(ا) 70 منٹ (ب) 80 منٹ
(ج) 60 منٹ (د) 90 منٹ ✔

ii- فٹ بال ایسوسی ایشن کا قیام اس سال عمل میں آیا:
(ا) 1862ء (ب) 1861ء
(ج) 1863ء ✔ (د) 1873ء

iii- کارڈ دکھا کر کھلاڑی کو میدان سے باہر نکال دیا جاتا ہے:
(ا) پیلا (ب) سبز
(ج) سرخ ✔ (د) نیلا

iv- ورلڈ کپ میں استعمال ہونے والا فٹ بال زیادہ تر پاکستان کے شہر سے منگوایا جاتا ہے:
(ا) لاہور (ب) ملتان
(ج) کراچی (د) سیالکوٹ ✔

v- فٹ بال کی دونوں ٹیموں میں کھلاڑیوں کی تعداد ہے:
✔ (ا) گیارہ، گیارہ (ب) بارہ، بارہ
(ج) تیرہ، تیرہ (د) دس، دس

قواعد سیکھیں

5- جملوں میں نمایاں الفاظ کی جمع بنا کر مناسب تبدیلیوں کے ساتھ جملے دوبارہ لکھیں۔

i- حکمت اور تدبیر سے کام لے کر مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔
ii- بادشاہ نے اپنے خادم کو دربار میں طلب کیا۔
iii- ہم میں سے بہتر انسان وہ ہے جس کا خلق اچھا ہو۔
iv- بینک بیرون ملک سے اندرون ملک رقم کی منتقلی کا بہترین ذریعہ ہے۔
v- یومِ پاکستان کے موقع پر دوسرے کئی ممالک کے سفیر پاکستان میں موجود ہوتے ہیں۔

جواب:
i- حکمتوں اور تدبیروں سے کام لے کر مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔
ii- بادشاہوں نے اپنے خادموں کو دربار میں طلب کیا۔
iii- ہم میں سے بہتر انسان وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔
iv- بینک بیرون ملک سے اندرون ممالک رقوم کی منتقلی کے بہترین ذرائع ہیں۔
v- یومِ پاکستان کے موقع پر دوسرے کئی ممالک کے سفیر پاکستان میں موجود ہوتے ہیں۔

6- مندرجہ ذیل الفاظ کے واحد لکھیں:
قوانین، ضوابط، اثرات، ممالک، سربراہان، باتیں، قواعد

جواب:

جمع	واحد	جمع	واحد
قوانین	قانون	ضوابط	ضابطہ
اثرات	اثر	ممالک	ملک
سربراہان	سربراہ	باتیں	بات
قواعد	قاعدہ		

7- مذکر/مونث الگ الگ کریں۔
گفتگو، مزاج، شہر، چائے، ابتدا، میدان، تعداد، مقبولیت

جواب: مذکر: مزاج، شہر، میدان
مونث: گفتگو، چائے، ابتدا، تعداد، مقبولیت

8- مندرجہ ذیل قواعد کو متعلقہ ماضی کی قسم سے ملائیں:

کالم الف	کالم ب
وہ سکول گیا ہوگا۔	
وہ کراچی کے لیے گیا سٹیشن گیا ہوگا۔	ماضی تمنائی
کاش! تم سمجھ جاتے۔	
اگر تم وقت پر آ جاتے۔	ماضی شکیہ
سلیم کرکٹ کھیلتا تھا۔	
واجد دفتر جاتا تھا۔	ماضی استمراری
میں سیر کو جاتا تھا۔	

جواب:

کالم الف	کالم ب
وہ سکول گیا ہوگا۔	ماضی شکیہ
وہ کراچی کے لیے گیا سٹیشن گیا ہوگا۔	ماضی شکیہ
کاش! تم سمجھ جاتے۔	ماضی تمنائی
اگر تم وقت پر آ جاتے۔	ماضی تمنائی
سلیم کرکٹ کھیلتا تھا۔	ماضی استمراری
واجد دفتر جاتا تھا۔	ماضی استمراری
میں سیر کو جاتا تھا۔	ماضی استمراری

کچھ نیا لکھیں

10- آپ کا پسندیدہ کھیل کون سا ہے؟ اس کی اہمیت، اصول وضوابط اور پسندیدگی کی وجہ پر کم از کم 250 الفاظ پر مشتمل ایک جامع مضمون لکھیں۔

جواب: میرا پسندیدہ کھیل:

میرا پسندیدہ کھیل فٹ بال ہے جو کہ طاقت، چستی، پھرتی اور دماغی ورزش کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں یہ کھیل کھیلا جاتا ہے۔ اس کے ورلڈ کپ کے دنوں میں لوگ گلیاں بازاروں میں بڑی سکرینیں لگا کر اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جہاں جہاں فٹ بال کے میچ ہوتے ہیں وہ اسٹیڈیم لوگوں سے کھچا کھچ بھر جاتے ہیں۔

فٹ بال ایک سادہ سا کھیل ہے۔ اس پر زیادہ خرچ نہیں آتا۔ ایک فٹ بال ہی تو ہے جو خریدنا پڑتا ہے۔ فٹ بال کھیلنے کے لیے ایک بڑی گراؤنڈ کی ضرورت ہوتی ہے۔ گراؤنڈ کی لمبائی 100 میٹر اور چوڑائی 50 میٹر ہوتی ہے۔ میدان ہموار ہوتا ہے۔ میدان کے دونوں طرف لکڑی کے دو دو پول لگے ہوتے ہیں اور انہیں اوپر سے لکڑی سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ دونوں طرف کے دونوں پولوں کا درمیانی فاصلہ 8 گز اور اونچائی 8 فٹ ہوتی ہے۔ لکڑی کے پول سے بنا ہوا یہ دروازہ گول کہلاتا ہے۔ دونوں ٹیموں کا ایک ایک کھلاڑی ان گولوں میں کھڑا ہوتا ہے۔ اس کھلاڑی کو گول کیپر کہتے ہیں۔ مخالف ٹیم کے کھلاڑی جب بال کو کک مار کر گول کے اندر پھینکنے کی کوشش کرتے ہیں تو گول کیپر بال کو گول میں جانے سے روکتا ہے۔ بال اگر گول کے اندر چلا جائے تو گول ہو جاتا ہے اور گول کرنے والی ٹیم کو پوائنٹ مل جاتا ہے۔ جو ٹیم زیادہ گول کرتی ہے وہ فاتح ٹیم ہوتی ہے۔ اگر کوئی ٹیم گول نہ کر سکے تو میچ دونوں ٹیموں کے درمیان برابر ہو جاتا ہے۔ اس کھیل کا دورانیہ 90 منٹ ہوتا ہے جو 45,45 منٹ کے دو برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ 45 منٹ کے بعد تھوڑے سے آرام کا وقفہ ہوتا ہے۔ یہ وقفہ دونوں ٹیموں کے طے کردہ وقت کے مطابق ہوتا ہے۔ وقفے کے بعد دونوں ٹیموں کا اطراف بدل جاتے ہیں۔

ہر ٹیم میں گیارہ گیارہ کھلاڑی حصہ لیتے ہیں۔ ان میں سے ایک گول کیپر اور اس کی مدد کے لیے گول کیپر سے ذرا آگے دو اور کھلاڑی کھڑے ہوتے ہیں۔ انہیں فل بیک کہتے ہیں۔ جو اپنے ساتھیوں کو پاس دیتے ہوئے بال کو لے کر مخالف ٹیم کی طرف بڑھتے ہیں اور گول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کھیل کی نگرانی کرنے والا ریفری کہلاتا ہے۔ وہ کھیل کو قواعد وضوابط کے مطابق کھلانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ فٹ بال کا کھیل بڑی تیز رفتاری سے کھیلا جاتا ہے۔ ریفری بھی کھلاڑیوں کے ساتھ ساتھ دوڑتا ہے اور دیکھتا رہتا ہے کہ کوئی کھلاڑی قواعد وضوابط کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہا۔ کھیل کے دوران بال اگر گول کیپر کے علاوہ کسی اور کھلاڑی کو چھوتا ہوا میدان کے گرد لگی باؤنڈری سے باہر چلا جائے یا کوئی کھلاڑی دوسری ٹیم کے کھلاڑی کو دانستہ روکنے یا گرانے کی کوشش کرے تو ایسی غلطی کو فاؤل کہتے ہیں۔ ایسی غلطی پر مخالف ٹیم کو بال دے کر کک مارنے کے لیے کہا جاتا ہے۔ اسے فری کک کہتے ہیں۔ غلطی کرنے والے کھلاڑی کو پیلا کارڈ دکھا کر میدان سے باہر بھیج دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اس ٹیم کو صرف دس کھلاڑیوں سے کھیلنا پڑتا ہے۔ اگر فاؤل گول کے قریب ہو جائے تو مخالف ٹیم کو پینلٹی سٹروک دی جاتی ہے۔ اس صورت میں مخالف ٹیم کا کھلاڑی گول کرنے کے لیے کک لگاتا ہے جسے صرف گول کیپر کو روکنا ہوتا ہے۔ اس پر اکثر گول ہو جاتا ہے۔

شیخ چلی ماچس لائے

ایک بار شیخ چلی کے والد نے اسے بازار سے ماچس لانے کو کہا اور ساتھ ہی تاکید کی کہ ماچس کو چیک کر کے لائے۔

تھوڑی دیر بعد شیخ چلی ماچس لے آیا۔ والد نے پوچھا:

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

''اسے جلا کر دیکھا تھا۔'' شیخ چلی نے جواب دیا:
''جی! ابوجان ساری تیلیاں چیک کی ہیں، سب کی سب ٹھیک جلی ہیں۔''

☆☆☆☆

13- نظم وضبط

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نظم وضبط	انتظام	انتشار	تتر بتر ہونا
معین	مقرر	مضمر	چھپا ہوا
تاخیر	دیر، پیچھے چھوڑنا	رخنہ	روڑا، رکاوٹ
مدوجذر	اتار چڑھاؤ	اختتام	ختم
افطار	روزہ کھولنا	ضابطہ	قانون وقاعدہ
درہم برہم	الٹ پلٹ ہونا	رائیگاں	ضائع
بقا	پائیداری ہمیشگی	تشکیل دینا	شکل بنانا خاکہ بنانا

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) انسان کے علاوہ کون نظم وضبط کی پابندی کرتا ہے؟ کسی دو کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔

جواب: انسان کے علاوہ کائنات کی ہر شے نظم وضبط کی پابند ہے۔ سورج وقت مقررہ پر طلوع ہوتا ہے۔ دنیا کا جو جو حصہ اس کے سامنے آتا ہے اسے روشن کرتا ہے۔ سبزہ، فصلیں، پھل پھول اور درخت اگاتا ہے۔ جو کوئی جسم جس قسم کی توانائی اس سے حاصل کرنا چاہتا ہے حاصل کرتا ہے۔ زمین ایک نظم وضبط کے تحت سورج کے گرد چکر لگاتی ہے۔

(ب) ہماری ترقی اور بقا کا راز کس میں پوشیدہ ہے؟

جواب: ہماری بقا اور ترقی کا راز، نظم وضبط میں پوشیدہ ہے۔ یہ بات ثابت ہے کہ جو قومیں نظم وضبط کی پابند نہیں وہ افراتفری کا شکار رہتی ہیں اور کوئی قابل ذکر کام نہیں کر پاتیں۔ جبکہ ترقی یافتہ قومیں نظم وضبط کی زیادہ پابندی کرتی ہیں۔ اور کامیابی حاصل کرتی ہیں۔

(ج) ایک طالب علم نظم وضبط کی کیسے پابندی کر سکتا ہے؟

جواب: ایک طالب علم کی حیثیت سے ضروری ہے کہ وقت کی پابندی کی جائے۔ وقت پر اٹھنا، وقت پر سونا، وقت پر سکول جانا، وقت پر گھر آنا، وقت پر سکول کا کام کرنا اور وقت پر کھیلنا نظم وضبط کی پابندی ہے۔

صنوبر باغ میں آزاد ہے اور پابہ گل بھی ہے
تو انہی پابندیوں میں رہ کر آزادی کی خو کرے

(د) ترقی یافتہ اور پس ماندہ قوموں کے درمیان بنیادی فرق کی نشان دہی کریں؟

جواب: ترقی یافتہ قومیں نظم وضبط کی پابند ہیں جبکہ پسماندہ قومیں نظم وضبط کی پابند نہیں۔

(ہ) آپ نظم وضبط قائم رکھنے کے لیے کون سے قوانین بنانا چاہیں گے؟

جواب: صبح وقت پر اٹھوں گا اور وقت پر سو جاؤں گا۔ سکول کے اوقات کی پابندی کروں گا۔ مقررہ اوقات پر نماز ادا کروں گا۔ مقررہ وقت پر کھیلوں گا اور مقرر کردہ وقت پر گھر کا کام کروں گا۔

3- سبق کے مطابق درست جواب (✓) کا نشان لگائیں۔
- i- زکوٰۃ کی ادائیگی کا نصاب مقرر ہے۔ ✓
- ii- کائنات کے تمام نظام اپنی مرضی سے چلتے ہیں۔ x
- iii- نظم وضبط کی پابندی کرنا عوام وخواص دونوں پر فرض ہے۔ ✓
- iv- کامیاب زندگی کا راز آزادانہ طرز زندگی میں مضمر ہے۔ x
- v- ہمارے قائد نے بھی ہمیں ایمان، اتحاد اور تنظیم کا درس دیا ہے۔ ✓

4- سبق کے مطابق درست لفظ لگا کر جملے مکمل کریں۔

جواب:
- i- حج معین طریقہ کار کے تحت ادا کیا جاتا ہے۔
- ii- چرند، پرند اور مظاہر فطرت بھی نظم وضبط کی پابندی کرتے ہیں۔
- iii- کائنات کا ذرہ ذرہ نظم وضبط کی پابندی کرتا ہے۔
- iv- ایک دوسرے کے کاموں میں دخل اندازی نہ کریں۔
- v- اللہ تعالیٰ نے ہمیں اختیار دیا ہے کہ ہم جیسے چاہیں زندگی گزاریں۔

قواعد سیکھیں

7- دیے گئے الفاظ کے جملے بنائیں۔

گُل، گِل، پروا، پُروا، مخاطب، مخاطَب، دِل، دَل، مِنت، مَنت، طور، طُور

جواب:

الفاظ	جملے
گُل	گلدان میں گل سجاؤ۔
گِل	اس علاقے کی گِل بڑی زرخیز ہے۔
پروا	مجھے آپ کی کوئی پروا نہیں۔
پُروا	آج پُروا چل رہی ہے ضرور بارش لائے گی۔
مخاطب	مخاطب کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی۔
مخاطب	میں آپ سے مخاطب ہوں۔
دِل	میرا دِل دھڑک رہا ہے۔
دَل	ٹڈی دل نے فصل کا صفایا کر دیا۔
منت	میں آپ کی منت کرتا ہوں۔
مَنت	اس نے اللہ تعالیٰ سے منت مانی۔
طور	میں کسی طور یہاں سے نہیں جاؤں گا۔
طُور	اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر اپنا جلوہ دکھایا۔

8- دی گئی عبارت غور سے پڑھیں۔ خط کشیدہ الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے مناسب تبدیلیوں کے بعد عبارت دوبارہ لکھیں۔

بانی پاکستان قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ نے قوم کو اتحاد، یقین اور تنظیم کا سبق دیا ہے۔ جس قوم میں نظم وضبط نہیں ہوتا، وہ جلد صفحۂ ہستی سے نیست ونابود ہو جاتی ہے۔ اسلام کا عروج بھی قومی نظم وضبط، اتحاد و تنظیم کے طفیل ہوا۔ قومی اتحاد، یقین اور تنظیم کی بدولت مسلمانوں کی تھوڑی تعداد بھی اللہ کے فضل وکرم سے بڑی بڑی سلطنتوں کو فتح کرتی چلی گئی۔ یہ اتحاد اور نظم وضبط کا ہی کرشمہ تھا کہ عرب قوم جو جہالت کی تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی، تمام اقوام عالم سے آگے نکل گئی۔ جہاں نظم وضبط اور یک جہتی کا فقدان ہوگا اور بے ضابطگیوں کا راج ہوگا، وہاں ذلت، غلامی اور زوال قوم کا مقدر ہوں گے۔ اگر ہمیں اپنے آپ سے محبت اور معاشرے اور وطن سے پیار ہے اور ہم واقعی پاکستان سے مخلص ہیں اور اپنی قوم کو دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کی صف میں دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا چاہیے اور اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر مقام پر ہر وقت اتحاد اور نظم وضبط کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

جواب:

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ نے قوم کو اتحاد، یقین اور تنظیم کا عظیم درس دیا ہے۔ جس قوم میں نظم وضبط نہیں ہوتا، وہ جلد اس دنیا سے مٹ جاتی ہے اسلام کا عروج بھی قومی نظم وضبط، اتحاد و تنظیم کے طفیل ہوا۔ قومی اتحاد، یقین اور تنظیم کے ساتھ مسلمانوں کی تھوڑی تعداد بھی اللہ کے فضل وکرم سے بڑی بڑی سلطنتوں کو فتح کرتی چلی گئی۔ یہ اتحاد اور نظم وضبط اور یکجہتی کی کمی ہوئی اور بے ضابطگیوں کا راج ہوگا۔ وہاں بے عزتی، غلامی اور پسماندگی قوم کا مقدر ہوں گے۔ اگر ہمیں اپنے آپ سے محبت اور معاشرے اور دیس سے پیار ہے اور ہم واقعی پاکستان سے محبت کرتے ہیں اور اپنی قوم کو دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کی صف میں دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا چاہیے اور اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر مقام پر ہر وقت اتحاد اور نظم وضبط کا مظاہر کرنا چاہیے۔

کچھ نیا لکھیں

9- ''قومی کی ترقی میں نظم وضبط کا کردار'' کے موضوع پر کم از کم 250 الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں۔

جواب: قومی کی ترقی میں نظم وضبط

اس جہان آب وگل کا ذرہ ذرہ اپنا وجود نظم وضبط ہی کی بدولت قائم رکھے ہوئے ہے۔ نظم وضبط سے مراد منظم انداز میں ایک خاص ترتیب سے مناسب حدود وقیود میں رہتے ہوئے کوئی کام سرانجام دینا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ نظم وضبط کسی فرد یا قوم کی زندگی میں بہت ضروری ہے۔

دہر میں عیش دوام آئین کی پابندی سے ہے
موج کی آزادیاں سامانِ شیون ہو گئیں

کائنات کی ہر شے کا وجود نظم وضبط پر موقوف ہے اگر یہ نظم وضبط ختم ہو جائے تو اس دنیائے رنگ وبو کے تمام حسین مناظر، تمام تر رعنائیاں اور رنگینیاں بکھر کر رہ جائیں۔

ہیں جذب باہمی قائم نظام سارے
پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں

ہواؤں کی جولانی یا آتش فشاں پہاڑوں کی آتش فشانی، ندی نالوں کی روانی ہو یا دریاؤں کی طغیانی، سب کی طاقت اور سب کے حسن ودل کشی کا راز نظم و ضبط کے میں پوشیدہ ہے۔ ہوا جو تمام انسانوں اور تمام مخلوقات وکائنات کے لیے نہایت اہم ہے اور بنیادی ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے اگر نظم وضبط کے دائروں کو توڑ کر آندھی یا طوفان کی صورت اختیار کر لے تو نہایت نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح پانی بھی مخلوق کی ضرورت ہے، اس کی مناسب فراہمی تمام ذی روح کے لیے پیغام حیات بن کر آتی ہے۔ لیکن اگر یہی پانی اپنی حدود وقیود کو توڑ کر بہت زیادہ مقدار میں ایک ساتھ بہہ نکلے تو سیلاب کی صورت اختیار کرتا ہے اور بنی نوع انسان کے لیے رحمت کی بجائے زحمت بن جاتا ہے۔

عام مشاہدہ ہے کہ اجرام فلکی بھی ایک منظم انداز میں چل رہے ہیں۔ سورج اور مہ ومہر ایک ربط اور ضبط کے مطابق گردش کرتے ہیں، سیارے بھی اپنے اپنے مدار میں مناسب رفتار سے گردش کر رہے ہیں۔ اگر ان کی رفتار یا مدار میں ذرا سی بھی گڑبڑ ہو جائے تو ان کا آپس میں ایسا شدید تصادم ہو سکتا ہے کہ جس سے کسی بھی ذی روح کا بچ نکلنا معجزے سے کم نہیں ہوگا۔ پھولوں کا کھلنا، غنچوں کا چٹکنا، موسموں کا آنا جانا، دن رات کا تغیر وتبدل، غرض یہ کہ اس کائنات کے تمام نظارے نظم وضبط کا مظہر ہیں۔

اگر ہم اپنے جسم پر بھی غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا جسم مختلف اعضا اور خلیوں کے ساتھی سامعی تعارف اور ایک خاص ترتیب کی وجہ سے ہے۔ تمام اعضاء مثلاً دل، جگر، گردے اور پھیپھڑے وغیرہ اپنا کام ایک نظم وضبط کے تحت کرتے ہیں جس سے انسانی صحت برقرار رہتی ہے لیکن اگر ان میں ذرا بھی خرابی پیدا ہو جائے تو نہ صرف صحت خراب ہوتی ہے بلکہ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انہی اجزا کا پریشاں ہونا

قومی زندگی میں نظم وضبط کی اہمیت مسلمہ امر ہے کیونکہ قوم مختلف افراد کا مجموعہ ہے۔ فرد قوم کی بنیادی اکائی ہے۔ ہر فرد کو نظم وضبط کا پابند ہونا ہوگا تا کہ اس کی قوم ایک ترقی یافتہ قوم بنے۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

10- دی گئی عبارت توجہ سے پڑھیں اور سوالات کے جوابات لکھیں۔

ایک ریتلے علاقے کے رہنے والے شخص نے اپنے بادشاہ کی سخاوت کے بہت قصے سن رکھے تھے۔ اس کے علاقے میں پانی بہت کم یاب تھا۔ اس نے سوچا کہ کیوں نہ بادشاہ کے لیے پانی جیسی نایاب شے لے کر جاؤں اور خوب انعام پاؤں۔ جب وہ بادشاہ تک پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ بادشاہ تو دریا کی سیر کر رہا ہے۔ وہ شخص اتنا پانی دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا اور واپسی کا ارادہ کیا۔ بادشاہ نے اسے دیکھ لیا۔ بادشاہ نے اسے بلایا اور آنے کی وجہ پوچھی۔ اس شخص نے شرمندگی سے جواب دیا: ''میرے علاقے میں پانی سب سے قیمتی شے ہے جسے میں آپ کے لیے تحفتاً لایا تھا مگر۔۔۔۔۔'' یہ کہہ کر وہ چپ ہو گیا۔ بادشاہ نے اس کے گھڑے کا پانی دریا میں پھینکوا کر اسے روپوں سے بھر دیا۔ قدردان انسان مالیت کو نہیں نیت کو دیکھتے ہیں۔

سوالات

- i- آدمی کا تعلق کس طرح کے علاقے سے تھا؟
- ج- آدمی کا تعلق کم پانی والے علاقے سے تھا۔
- ii- وہ شخص بادشاہ کے لیے کون سا تحفہ لے کر گیا اور کیوں؟
- ج- وہ آدمی بادشاہ کے لیے پانی کا تحفہ لے کر گیا تا کہ انعام پائے۔
- iii- قدردان انسان کس چیز کو اہمیت دیتے ہیں؟

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

ج۔ قدردان انسان کی مالیت کو نہیں اس کی نیت کو دیکھتے ہیں۔

iv- اس علاقے میں پانی کیوں نایاب تھا؟

ج۔ وہ علاقہ ریگستان تھا۔ جہاں پانی بہت کم ہوتا ہے۔

v- بادشاہ نے اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

ج۔ بادشاہ نے گھڑے کا پانی دریا میں پھینک دیا اور اس کا گھڑا روپوں سے بھر دیا۔

vi- اوپر دی ہوئی عبارت کا مناسب عنوان تجویز کریں۔

ج۔ اس عبارت کا عنوان ہے ''نیت کا پھل''۔

☆☆☆☆

14- ہمارے وطن کا نشان

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جبین	پیشانی	بخت	قسمت
ضوفشاں	روشنی بکھرنے والا	زریں	سنہری
خم دار	جھکا ہوا	خاقان و جم	بادشاہوں کے نام
لرزاں	کانپتا	سطوت	رعب دار
ترساں	ڈرا ہوا	کرامت	بڑائی
ابد	ہمیشہ رہنے والا	تیغ	تلوار
ضو	روشن	ہیبت	دہشت، رعب
بیدار	جاگنا	فروزاں	روشن

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) روم و عجم اور خاقان و جم'' سے شاعر کا اشارہ کس بات کی طرف ہے؟

جواب: ''روم و عجم اور خاقان و جم'' سے شاعر کا اشارہ روم، فارس اور ایران کی بادشاہتوں کی طرف ہے۔ جنھیں مسلمانوں نے فتح کیا۔

(ب) ہمارے قومی نشاں سے کون لرزاں و ترساں تھے؟

جواب: ہمارے قومی پرچم سے ایران اور فارس کی بڑی بڑی سلطنتیں ڈرتی تھیں۔

(ج) ''جن کے سینے منور تھے قرآن سے'' سے مراد کون لوگ ہیں؟

جواب: ان سے مراد مسلمان ہیں جو قرآن کے حافظ بھی ہیں۔

(د) اس نظم میں بہادر غازیوں کی قوت و ہمت کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: مسلمان بہادر غازیوں نے اپنی قوت اور ہمت سے دنیا کو فتح کیا اور سارے جہاں پر اپنا جھنڈا لہرایا۔

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

(ہ) ''ہمارے وطن کا نشان'' سے مراد کون سی چیز ہے؟

جواب: ''ہمارے وطن کا نشان'' سے مراد ہمارا قومی جھنڈا ہے۔

(و) اپنے وطن کو جنت بنانے کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں؟

جواب: اپنے وطن کو جنت بنانے کے لیے ہم مل جل کر دن رات کام کریں گے۔ لکھ پڑھ کر ملک کو سنواریں گے۔

3- نظم کے مطابق درست لفظ لکھ کر مصرعے مکمل کریں۔

جواب:

یہ نشاں اپنی زریں روایات کا
اس سے روشن ہوئی ہے جبین وطن
یہ نشاں جس سے تھا سرنگوں اک جہاں
یہ ستارہ چمک بخت بیدار کی
جگمگاتا رہے، ضو دکھاتا رہے
ان کی ہیبت سے صحرا بھی گھبرا گیا

قواعد سیکھیں

6- کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کے متضاد کالم (ب) میں سے تلاش کر کے کالم (ج) میں لکھیں اور پھر متضاد الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)	جملے
بلندی	ترقی	پستی	مسلمان قوم پستی کی طرف جا رہی ہے۔
شمس	بنجر	قمر	قمر کی چاندنی سے رات جھلملا اٹھتی ہے۔
تنزلی	تنگ	ترقی	ہم ملک کی ترقی کے لیے اپنی جان بھی قربان کر دیں گے۔
زرخیز	پستی	بنجر	بلوچستان کی بہت سی زمین بنجر پڑی ہے۔
کشادہ	قمر	تنگ	یہ گلی بڑی تنگ ہے۔

استعارہ

کسی ایک چیز کو کسی مشترکہ خوبی، برائی یا نقص کی بنا پر کسی دوسری چیز قرار دیا جائے تو اسے استعارہ کہتے ہیں۔ لغت میں عاریتاً اور کچھ دیر مانگنے کو استعارہ کہتے ہیں۔

مثال: میرے چاند تو کہاں سے آ رہا ہے؟

اس میں ماں نے اپنے بیٹے کے لیے لفظ چاند مستعار لیا ہے۔ اس لیے یہ استعارہ ہے۔

تشبیہ اور استعارے میں فرق

تشبیہ میں ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند قرار دیا جاتا ہے جب کہ استعارہ میں ایک چیز کو دوسری چیز فرض کر لیا جاتا ہے۔

8- دیے گئے بند کی تشریح لکھیں۔

یہ ہمیشہ یوں ہی لہلہاتا رہے

جگمگاتا رہے، ضو دکھاتا رہے
ابد تک رہے گا یوں ہی ضوفشاں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

جواب تشریح:

شاعر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہمارے وطن کا جھنڈا ہمیشہ کی طرح لہلہاتا رہے اور اپنی روشنی سے ملک کو روشن کرتا رہے۔ شاعر کی یہ پیشین گوئی ہے کہ ہمارا جھنڈا قیامت تک لہلہاتا رہے گا۔ یعنی پاکستان ہمیشہ قائم و دائم رہے گا۔

☆☆☆☆

15- دیہی اور شہری زندگی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مطمع	دکھاوے کا، ظاہری	تاب دار	روشن
گہوارہ	پنگھوڑا	ناپید	گم، ختم ہو جانا
کثیف	گندا	لطافت	نفاست، پاکیزگی
مرغن	گھی میں تر بتر، پُر تکلف	ملحقہ	ساتھ لگا ہوا
میسر	حاضر، موجود	تبادلہ خیال	بات چیت
سبقت لے جانا	دوسروں سے آگے نکل جانا	تصنع	بناوٹ
یک سوئی	اطمینان	نوعیت	حالت
قوت مدافعت	بیماری سے سروے کی طاقت	مرہون منت	احسان مند

مشقی سوالات کے جوابات

(الف) گاؤں کے لوگ شہر کا رخ کیوں کرتے ہیں؟

جواب: گاؤں کے لوگ محنت مزدوری کرنے اور بچوں کو تعلیم دلوانے کے لیے شہر کا رخ کرتے ہیں۔

(ب) تہذیب و تمدن کے نئے طریقے انسان کہاں سے سیکھتا ہے؟

جواب: تہذیب و تمدن کے نئے طریقے انسان شہر اور ٹیلی ویژن سے سیکھتا ہے۔

(ج) شہر اور گاؤں کی فضا میں کیا فرق ہے؟

جواب: شہر کی فضا کثیف اور گاؤں کی فضا صاف ہوتی ہے۔

(د) شہروں میں معاشرتی آداب کم کیوں نظر آتے ہیں؟

جواب: شہروں کی زندگی مصروف ہوتی ہے کسی کو کسی کے پاس بیٹھنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔

(ہ) دیہات کے لوگوں کی زندگی کیسی ہوتی ہے؟

جواب: دیہات کے لوگوں کی زندگی سادہ ہوتی ہے۔

(ز) آپ کو کون کون سی سہولتیں حاصل ہیں۔ ایک فہرست بنائیں؟

جواب: میں گاؤں میں رہتا ہوں۔ مجھے گاؤں میں مندرجہ ذیل سہولتیں میسر ہیں:

i- بجلی ii- گیس iii- صاف پانی
iv- ایلیمنٹری سکول v- سڑک
vi- 3 کلومیٹر کے فاصلے پر بنیادی مرکز صحت

(و) اگر آپ کو گاؤں منتقل ہونا پڑے تو شہر کی کن چیزوں کو ساتھ لے جانا چاہیں گے؟

جواب: اگر میں گاؤں منتقل ہونا چاہوں تو اپنے ساتھ کتابیں اور بستر لے جانا پسند کروں گا۔

3- دیے گئے بیانات میں سے غلط اور درست کی نشاندہی کریں۔

i- مل جل کر رہنے کا طریقہ شہروں سے شروع ہوا۔ x

ii- انسانی معاشرے کا اولین گہوارہ دیہات ہیں۔ ✔

iii- دیہاتوں میں گھر گارے اور مٹی سے بنے ہوتے ہیں۔ ✔

iv- شہری زندگی کو آرام اور سکون میسر ہے۔ x

v- شہروں میں سڑکیں تارکول سے بنی ہوتی ہیں۔ ✔

4- درج ذیل عبارت پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالات کے جوابات دیں:

شہر میں سڑکوں پر گاڑیاں ہی گاڑیاں نظر آتی ہیں۔ چوکوں، چوراہوں اور بازاروں میں ہجوم اتنا کہ کھوا سے کھوا چھلتا ہے۔ تفریحی مقامات پر بھی تل دھرنے کو جگہ نہیں ملتی۔ یہ کسی ایک موقعے کی بات نہیں بلکہ ہر دن کی بات ہے اور آئے روز اس ہجوم میں اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس کے مقابلے میں گاؤں کی زندگی میں سکون نمایاں ہوتا ہے۔ کھیتوں میں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔ سبزہ آنکھوں کو طراوت بخشتا ہے۔ دل و دماغ پر اچھے اثرات مرتب کرتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ گاؤں کے لوگ جہاں بھی جاتے ہیں ہریالی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا دکھائی دیتا ہے۔ ایک اور بات یہ ہے کہ شہروں میں لوگ مصروف رہتے ہیں جبکہ گاؤں میں فراغت میسر ہوتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ گاؤں میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور غم گساری بھی پائی جاتی ہے اور گپ شپ کی محفلیں بھی سجتی ہیں۔ بعض لوگ تو محفلوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور بقول شاعر:

حضرت داغ جہاں بیٹھ گئے بیٹھ گئے

سوالات

(الف) شہر میں کس موقعے پر ہجوم ہوتا ہے؟

جواب: شہر میں چوکوں، چوراہوں اور بازاروں میں ہجوم ہوتا ہے۔

(ب) گاؤں کے لوگ سبزے کو کیوں پسند کرتے ہیں؟

جواب: گاؤں کے لوگ سبزے کو پسند کرتے ہیں کیونکہ ان کے ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہوتا ہے۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

(ج) "ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا دکھائی دیتا ہے" سے کیا مراد ہے؟

جواب: انسان جس ماحول میں رہتا ہے ویسا ہی ماحول چاہتا ہے۔

(د) گاؤں کے لوگ فراغت سے کیا فائدہ اٹھاتے ہیں؟

جواب: گاؤں کے لوگ فارغ وقت میں اکٹھے بیٹھتے ہیں، گپ شپ ہوتی ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور غم گساری کا موقعہ بھی ملتا ہے۔

قواعد سیکھیں

یاد رکھیں!

-i اسم علم سے مراد وہ خاص نام ہے جو کسی شخص کی پہچان بن جائے۔ اسم علم کی پانچ اقسام ہیں: لقب، تخلص، کنیت، عرف اور خطاب۔

-ii خاص نام جو کسی خوبی کی وجہ سے حکومت کی طرف سے دیا جائے، خطاب کہلاتا ہے۔

-iii وہ خاص جام جو کسی خوبی کی وجہ سے قوم کی طرف سے دیا جائے، لقب کہلاتا ہے۔

-iv وہ مختصر نام جو شاعر حضرات اپنے اشعار میں اصلی نام کی جگہ استعمال کرتے ہیں، تخلص کہلاتا ہے۔

-v وہ نام جو ماں باپ بیٹے یا بیٹی کی نسبت سے بولا جائے، اسے کنیت کہتے ہیں۔

-vi وہ نام جو محبت یا نفرت کی وجہ سے اصلی نام کی بجائے مشہور ہو جائے، عرف کہلاتا ہے۔

:6 دیے گئے بیانات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

-i قواعد کی رو سے "حکیم الامت" ہے:
(ا) خطاب (ب) لقب ✓ (ج) تخلص (د) کنیت

-ii "گاما" قواعد کی رو سے ہے:
(ا) خطاب (ب) لقب (ج) عرف ✓ (د) تخلص

-iii شاعر یا ادیب جو مختصر نام اصلی نام کی بجائے استعمال کرتے ہیں، وہ کہلاتا ہے:
(ا) خطاب (ب) عرف (ج) تخلص (د) لقب

-iv وہ خاص نام جو کسی خوبی کی وجہ سے قوم کی طرف سے دیا جائے، کہلاتا ہے:
(ا) عرف (ب) کنیت (ج) لقب ✓ (د) تخلص

کچھ نیا لکھیں

-7 دیہی اور شہری زندگی کے موازنے پر کم از کم 200 الفاظ پر مشتمل مکالمہ لکھیں۔

جواب:

امجد: شہر کی زندگی بڑی پر تکلف ہوتی ہے، علاج معالجے کی سہولتیں دستیاب ہوتی ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تعلیم کے مواقع ملتے ہیں۔

طارق: شہر کی زندگی بھی کوئی زندگی ہے۔ یہاں کی ہوا کثیف، گاڑیوں کا دھواں، ہر وقت شور، کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔

امجد: جہاں دکھ ہوتا ہے، وہاں سکھ بھی ہوتا ہے۔ ان تمام غلاظتوں کے ہوتے ہوئے بھی شہری زندگی آرام دہ ہے۔ جب جہاں کہیں جانا چاہو گھر سے نکلو تو گاڑی آپ کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔ ذرا بیمار پڑو تو فوراً ہسپتال پہنچا جا سکتا ہے۔ تعلیم کے لیے جگہ جگہ سکول، کالج اور یونیورسٹیاں ہیں۔ اب تو سکولوں اور کالجوں میں جانے کے لیے گورنمنٹ نے فری بسیں مہیا کی ہوئی ہیں۔ تم پھر بھی شہری زندگی سے بیزار ہو۔

طارق: یہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن جان ہے تو جہان ہے۔ اگر زندگی ہی نہ رہی تو ان چیزوں کا کیا فائدہ۔

امجد: تمہیں یہی خطرہ ہے کہ شہر میں دم گھٹتا ہے، صاف و شفاف فضا میسر نہیں۔ بیمار پڑ جاؤ گے۔ اگر بیمار ہو گے تو ہسپتال کس لیے ہیں۔ بیمار ہو تو فوراً ہسپتال کی راہ لو۔

طارق: ایک دفعہ ماموں کے ساتھ ہسپتال گیا تھا۔ وہاں لمبی لمبی قطاریں لگی تھیں۔ صبح کے گئے بارہ بجے باری آئی۔ پرچی لینے کے بعد جب ڈاکٹر صاحب کے دروازے پر پہنچے تو وہاں بھی لمبی قطار تھی۔ ابھی ماموں کی باری آنے میں دس بارہ مریض تھے تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب اٹھ گئے ہیں بتاؤ یہ بھی کوئی بات ہے؟

امجد: اصل میں بات یہ ہے کہ مریض زیادہ ہوتے ہیں ڈاکٹر کم اس لیے انتظار تو کرنا ہی پڑتا ہے۔

طارق: جتنی دیر انتظار کرو گے اتنی دیر میں مریض تو چل بسا ہو گا۔ مریض زیادہ ہونے کی وجہ تو میں نے پہلے ہی بتا دی تھی کہ شہر میں کھانے پینے اور سانس لینے کے لیے کوئی صاف چیز میسر نہیں آتی۔ اس لیے لوگ بیمار ہوتے ہیں۔ دیہات میں ڈاکٹر بھی میسر نہیں لیکن پھر بھی لوگ بیمار کم پڑتے ہیں۔ میں تو مشورہ دوں گا کہ شہر کو خیر باد کہہ دیں اور گاؤں کی صاف ستھری فضا میں آ جائیں۔

امجد: آپ کہتے تو ٹھیک ہیں۔ میں والدین سے آپ کے مشورے کے متعلق بات کروں گا۔

جائزہ - 3

سننا/بولنا

-1 دیہی اور شہری زندگی کے پانچ پانچ فوائد اور نقصانات کے بارے میں بتائیں۔

جواب: دیہی زندگی فوائد:

-i صاف اور شفاف ہوا ملتی ہے۔

-ii آنکھوں کی تازگی کے لیے ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہوتا ہے۔

-iii تازہ اور صحت مند خوراک میسر آتی ہے۔

-iv تازہ سبزیاں ملتی ہیں۔

-v لوگوں میں ملنے جلنے کے مواقع ملتے ہیں۔

نقصانات:

-i تعلیم کا کوئی خاص بندوبست نہیں۔

-ii صاف پانی میسر نہیں۔

-iii بیماری کی صورت میں ہسپتال کی سہولت میسر نہیں۔

-iv شہر تک پہنچنے کے لیے سڑکیں نہیں۔ پیدل چلنا پڑتا ہے۔

-v سیوریج کا کوئی انتظام نہیں۔

شہری زندگی کے فوائد:

-i کھانے پینے کے لیے فاسٹ فوڈ میسر ہے۔

-ii دوائی کے لیے ہسپتال موجود ہیں۔

-iii سڑکوں پر بسیں رواں دواں ہیں۔ جب چاہو بس، رکشہ یا چنگ چی پکڑو اور منزل پر پہنچو۔

-iv تعلیمی سہولتیں عام ہیں۔

-v چوروں اور ڈاکوؤں کو پکڑنے کے لیے پولیس ہر وقت گشت پر رہتی ہے۔

پڑھنا

-2 دیا ہوا پیراگراف پڑھ کر نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات تحریر کریں:

حسن کا پیشہ پہاڑوں سے پتھر توڑنا تھا۔ وہ ان پتھروں کو تراش کر انہیں مکانات کی تعمیر میں استعمال کرتا تھا۔ ایک دن حسن اپنے دو بیٹوں سعد اور عمر کے ساتھ پہاڑ پر چٹانیں توڑنے کے لیے گیا۔ چھٹی کا دن تھا اس لیے سعد اور عمر بھی اپنے والد کا ہاتھ بٹانے کے لیے ساتھ تھے۔

وہ بڑی مہارت اور قوت کے ساتھ بڑی بڑی چٹانوں کو اپنے ہتھوڑوں اور کلہاڑوں کی مدد سے بآسانی پاش پاش کرتے جا رہے تھے۔ صبح سے مستقل کام کر کے ان کا جسم تھکاوٹ سے چور چور ہو گیا۔ لہٰذا انہوں نے وقفہ کیا۔ کھانے کی پوٹلی کھولی، کھانا کھایا اور کچھ وقت قیلولہ کیا۔ قیلولے کے بعد وہ ایک بار پھر تازہ دم ہو گئے۔

اب سعد اور عمر اپنے والد کے ساتھ مل کر جس چٹان کو توڑ رہے تھے، وہ ناقابل تسخیر ثابت ہوئی۔ عمر نے چٹان پر ننانوے ضربیں لگائیں لیکن چٹان تھی کہ ٹوٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ اب سعد کی باری تھی۔ سعد نے اپنی پوری قوت کے ساتھ اس چٹان پر ضرب لگائی، سعد کی پہلی ضرب پر ہی چٹان پاش پاش ہو گئی۔ سعد اس کامیابی پر پھولے نہیں سمایا اور احساس تفاخر کے ساتھ کہنے لگا: "دیکھا، عمر میں تم سے زیادہ طاقت ور ہوں۔ تم جس چٹان پر 99 ضربیں لگا کر توڑ نہ سکے وہ میری ایک ہی ضرب سے پارہ پارہ ہو گئی۔" اس پر عمر طیش میں آ گیا، کہنے لگا: "نہیں، سعد! درحقیقت میری ننانوے ضربوں نے اس چٹان کو اتنا کمزور کر دیا تھا کہ وہ تمہاری ایک ضرب پر ذرہ ذرہ ہو گئی۔ اس لیے اصل قوت میری ہے۔" اس سے پہلے کہ سعد اور عمر کی یہ بحث طول پکڑتی، حسن نے اس جھگڑے کو بڑی دانائی و حکمت سے سلجھاتے ہوئے کہا: "اے میرے بیٹو! یہ چٹان تم دونوں نے ہی توڑی ہے۔ اے سعد! تمہاری ایک ضرب اس چٹان کو ریزہ ریزہ کرنے کے لیے کافی نہیں تھی اور اے عمر! تمہاری ننانویں ضربیں بھی اس چٹان کو توڑنے کے لیے ناکافی تھیں۔ بلکہ یہ چٹان تم دونوں کی قوت کا سامنا نہ کر سکی اور پاش پاش ہو گئی۔ لہٰذا میرے بیٹو! یاد رکھو کہ باہمی تعاون اور مدد کے ذریعے سے مشکل کام آسان ہو جاتا ہے۔

سوالات

-1 حسن کا پیشہ کیا تھا؟
ج- حسن کا پیشہ پہاڑوں سے پتھر توڑنا تھا۔

-2 حسن کے بیٹوں کے کیا نام تھے؟
ج- حسن کے بیٹوں کے نام سعد اور عمر تھے۔

-3 چٹان پر ننانوے ضربیں کس نے لگائیں؟
ج- چٹان پر ننانوے ضربیں عمر نے لگائیں۔

-4 حسن نے جھگڑا کیسے ختم کیا؟
ج- حسن نے کہا: یہ چٹان تم دونوں نے توڑی ہے۔

-5 اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟
ج- باہمی تعاون اور مل جل کر کام کرنے سے مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

قواعد

-3 درج ذیل بلحاظ املا متشابہ الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ہر ای کا مطلب واضح ہو جائے۔

کل	میں کل لاہور جاؤں گا۔
کل	آپ نے کیا کل کل لگا رکھی ہے۔ ہمیں جانے دو۔
بل	میں نے رسی کا بل نکال دیا ہے۔
بل	چوہا بل میں گھس گیا۔
زیر	فوج نے دشمن کو زیر کر لیا ہے۔
زیر	ب کے نیچے زیر پڑھو۔
سحر	شام و سحر اللہ کو یاد کرو۔
سحر	آپ پر کسی چیز کا سحر ہو گیا ہے۔
دل	دل دل پاکستان، جاں جاں پاکستان
دَل	ٹڈی دَل نے فصل تباہ کر دی ہے۔

-4 ان فقرات میں استعاروں کی نشان دہی کریں:

-i کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے۔

-ii پیرس کی سڑکیں آئینے کی طرح صاف ہیں۔

-iii شاہد کا دماغ کمپیوٹر ہے۔

-iv میرے چندا! کہاں تھا تو۔

-v خالد کے ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈے تھے۔

-vi شہر میں ایک چراغ تھا نہ رہا۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

جواب: (i) شیر (ii) آئینے (iii) کمپیوٹر (iv) چندا (v) برف
(vi) چراغ

لکھنا

-5 دیے ہوئے اشعار کی تشریح لکھیں۔

-1 آؤ بدلیں پرانا چلن دوستو
ہم وطن بھائیو، ہم وطن دوستو

-2 دیس اپنا ہے یہ اپنی دولت ہے یہ
ہم امیں ہیں مقدس امانت ہے یہ
اس امانت کی مل کر حفاظت کرو
ہم وطن بھائیو، ہم وطن بھائیو

-3 رات کو چاند تاروں سے تاباں کرو
صبح کی روشنی میں سویرے بھرو
ان اجالوں کو ہم راہ لے کر چلو
ہم وطن بھائیو، ہم وطن بھائیو

(صوفی تبسم)

جواب: اشعار کی تشریح:

-1 صوفی غلام مصطفیٰ تبسم اپنے وطن کے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے میرے وطن کے ساتھیو، میرے بھائیو! آئیں ہم سب مل کر اپنے وطن کے طریقے بدلیں۔

-2 اپنا وطن ہماری دولت ہے۔ یہ ہمارے پاس امانت ہے اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ میرے بھائیو! آؤ مل کر اس امانت کی حفاظت کریں۔

-3 ملک سے تاریکیوں کو دور کریں اور روشنیوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ میرے ہم وطن بھائیو! آئیں مل کر ملک کی تقدیر بدلیں۔

-6 نظم و ضبط کی اہمیت پر اپنے الفاظ میں ایک مضمون تحریر کریں۔

جواب: نظم و ضبط:

نظم و ضبط سے مراد منظم انداز میں ایک خاص ترتیب سے مناسب حدود و قیود میں رہتے ہوئے کوئی کام سرانجام دینا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ نظم و ضبط کسی بھی فرد یا قوم کی زندگی میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔

دہر میں عیش دوام آئین کی پابندی سے ہے
موج کو آزادیاں سامان شیون ہو گئیں

کائنات کا ہر نظام نظم و ضبط پر موقوف ہے۔ اگر یہ نظم و ضبط ختم ہو جائے تو اس دنیائے رنگ و بو کے تمام حسین مناظر، تمام تر رعنائیاں اور رنگینیاں منتشر ہو جائیں جیسا کہ ایک شاعر کا کہنا ہے:

ہیں جذب باہمی سے قائم نظام سارے
پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں

اگر ایک طالب علم ایک مخصوص نظام الاوقات پر عمل نہ کرے، وقت پر سکول نہ جائے اور وقت پر اپنا کام نہ کرے تو پھر خواہ وہ کتنا ہی ذہین و فطین کیوں نہ ہو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا اور اکثر اوقات وہ امتحان کی رات یہ کہتا پایا جائے گا۔

خدایا ہمیں ہار سے اب بچانا
کہ آیا ہے اب امتحان کا زمانہ

ہمارے قائد محمد علی جناح نے طلبہ کو نظم و ضبط اپنانے کا درس دیا ہے۔
آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

"پاکستان کو اپنے طلبا پر فخر ہے، جو ہمیشہ صف اول میں رہے اور قوم کی امنگوں پر پورے اترے، انہیں چاہیے کہ وہ نظم و ضبط اور تعلیم سے اپنے آپ کو آراستہ کریں۔"

فوج جو ملکی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے اس کے سپاہیوں کے ربط ضبط کی وجہ سے ہی اس کی طاقت ہوتی ہے جب تک یہ سپاہی متحد اور منظم ہوں گے تب تک ان کی قوت برقرار رہے گی لیکن اگر یہی سپاہی غیر منظم ہو جائیں اور ان میں بھگدڑ مچ جائے تو فوج اپنی تمام تر طاقت کھو بیٹھتی ہے اور پسپا ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید میں بھی منظم فوج کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار قرار دیا ہے۔

"جو لوگ اللہ اور اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں، وہ اللہ کے محبوب ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔"

اسی طرح دیگر اسلامی تعلیمات سے بھی ہمیں نظم و ضبط کا درس ملتا ہے۔ روزے ہی کو لیجیے، مناسب قواعد و ضوابط کی پابندی کرنے ہی کی وجہ سے اس کے اجر و ثواب کا انسان حق دار ہوتا ہے۔ لیکن اگر ان ضوابط کا خیال نہ رکھا جائے تو دن بھر بھوک پیاس برداشت کرنا رائیگاں جاتا ہے۔

نظم و ضبط کی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے ایک خاص قانون دیا ہے۔ انسان کا خالق اللہ ہے۔ وہ جانتا ہے کہ انسان میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ بغیر کسی آئین کے اس دنیا میں اپنی ذمہ داریاں بطریق احسن مکمل کر سکے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں اپنے انبیاء بھیجے جنہوں نے انسان کو اس کے احکامات سے آگاہ کیا اور ان کو اللہ کے بنائے ہوئے قانون پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی۔

مسلمان جب اسلامی تعلیمات کے لیے اور ایمان طاقت سینوں میں بسائے عرب سے نکلے تو اپنے نظم و ضبط اور اتحاد کی بدولت تمام دنیا پر چھا گئے۔ ان کے لوہے نے ہر لوہے کو کاٹا۔ انہوں نے ایران کی عظیم الشان سلطنت کو بھی تار تار کر ڈالا مگر جب ان میں نظم و ضبط کا فقدان آیا تو وہ امویوں اور عباسیوں میں بٹ گئے انہیں تاتاریوں نے شکست فاش دی۔

مسلمانوں کے زوال کی بڑی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے نظم و ضبط کو چھوڑ دیا۔ ہماری قومی زندگی نظم و ضبط کے اعلیٰ اصولوں سے عاری ہوتی جا رہی ہے۔ اگر وہ متحد و منظم ہو کر ابھریں تو بین الاقوامی برادری میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆

-16 بکری دو گاؤں کھا گئی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اجنبی	ناواقف	دردناک	تکلیف دہ
بے اختیار	بے قابو	آنگن	صحن
دیدار	دیکھنا	مصاحب	بادشاہ کے درباری

بخشش دینا	دے دینا	سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنا	تیزی سے دوڑنا
جھونپڑی	گھاس پھوس کا مکان	آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا	حیرت زدہ رہ جانا

میرے کرنے کے کام

مشقی سوالات کے جوابات

-2 دیے گئے سوالات کے جوابات دیں:

(الف) بادشاہ کی پیاس کس نے اور کس چیز سے بجھائی؟
جواب: بادشاہ کی پیاس چرواہے نے بکری کے تازہ دودھ سے بجھائی۔

(ب) بوڑھا چرواہا دردناک آواز میں کیوں چیخا؟
جواب: بوڑھا چرواہا دردناک آواز میں چیخا کیونکہ جس پتے پر بادشاہ نے لکھا تھا وہ بکری کھا گئی۔

(ج) ڈاکوؤں کی باتیں سننے کے بعد چرواہے نے ڈاکوؤں سے کیا کہا؟
جواب: چرواہے نے ڈاکوؤں سے کہا کہ پیڑ کے نیچے خزانہ دفن ہے۔

(د) بوڑھا چرواہا بادشاہ سے ملے بغیر کیوں واپس آ گیا؟
جواب: بوڑھے چرواہے کو درباریوں نے بادشاہ سے ملنے کی اجازت نہ دی اس لیے وہ واپس آ گیا۔

(ہ) ڈاکوؤں نے دونوں برتن چرواہے کے آنگن میں کیوں الٹ دیے؟
جواب: ڈاکوؤں نے دونوں برتن چرواہے کے آنگن میں الٹ دیے کیوں کہ اس میں سانپ اور بچھو تھے۔

(و) بادشاہ نے چرواہے کو انعام دینا چاہا تو چرواہے نے کیا جواب دیا؟
جواب: چرواہے نے کہا جب آپ ہاتھ اٹھا کر اللہ سے مانگتے ہیں میں بھی اسی سے مانگوں گا۔

(ز) آپ اگر چرواہے کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟
جواب: میں ہرگز بادشاہ کے پاس بھیک مانگنے نہ جاتا۔

-3 مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

-i چرواہا تھوڑی دیر میں بکری کا دودھ لے کر واپس آیا۔
(گوشت/ دودھ)

-ii پہرے داروں نے چرواہے کو ہر بار پھٹکار کر بھگا دیا۔
(دھکے دے/ پھٹکار)

-iii چرواہے نے ڈاکوؤں کی باتیں سنیں۔
(قافلے/ ڈاکوؤں)

-iv چرواہے نے ڈاکوؤں سے کہا چوری کرنا بری بات ہے۔
(چغلی/ چوری)

-4 سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (x) کا نشان لگائیں۔

-i	ڈاکوؤں نے نہر کھودی	x
-ii	ڈاکوؤں نے برتن الٹے تو اشرفیاں گرنے لگیں۔	x
-iii	چرواہے نے انعام لینے سے انکار کر دیا۔	✓
-iv	بادشاہ چرواہے کا جواب سن کر بہت خوش ہوا۔	✓

قواعد سیکھیں

مفرد اور مرکب جملوں کی تعریف اور پہچان
بلحاظ صورت جملہ کی دو اقسام ہیں:

مفرد اور مرکب

مفرد جملہ:

مفرد جملے میں صرف ایک مبتدا ہوتا ہے اور ایک خبر۔ ایسے جملے میں صرف ایک فعل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ دوسرا جملہ نہیں آتا۔
مثلاً: تار آیا، اختر پڑھ رہا ہے۔ ان جملوں میں تار اور اختر مبتدا ہیں۔ پڑھ رہا ہے اور آیا خبر ہیں۔

مرکب جملہ: جب دو یا دو سے زیادہ مفرد جملے مل کر ایک مفہوم یا خیال کو ادا کریں تو ایسا جملہ مرکب جملہ کہلاتا ہے۔ مثلاً: تم جاؤ، میں کھانا کھا کر آؤں گا۔ ایسے جملوں میں ایک سے زیادہ فعل ہوتے ہیں۔

سرگرمی:

درج ذیل فقرات میں مرکب اور مفرد جملوں کی نشان دہی کریں۔

-1 اختر پڑھائی میں مصروف ہے۔
-2 واجد پہلے پڑھے گا پھر بازار جائے گا۔
-3 علی کراچی کے لیے تیار ہو رہا ہے۔
-4 مبشر کے جانے کے بعد ہی میں روانہ ہوں گا۔
-5 عاصم مضمون لکھ رہا ہے۔

جواب: مفرد جملے:
-1 اختر پڑھائی میں مصروف ہے۔
-2 علی کراچی کے لیے تیار ہو رہا ہے۔
-3 عاصم مضمون لکھ رہا ہے۔

مرکب جملے:
-1 واجد پہلے پڑھے گا پھر بازار جائے گا۔
-2 مبشر کے جانے کے بعد ہی میں روانہ ہوں گا۔

-7 دیے گئے الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کریں اور ان کے متضاد لکھیں۔

جہالت، محنتی، سزا، ہوشیار، ابتدا، نقصان، غمگین، کنجوس

جواب:

جہالت	علم	محنتی	نکما
سزا	جزا	ہوشیار	کاہل
ابتدا	انتہا	نقصان	نفع
غمگین	خوشی	کنجوس	سخی

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

کچھ نیا لکھیں

-8 دی گئی عبارت غور سے پڑھیں اور سوالات کے جوابات لکھیں۔

کسی شہر میں ایک محنتی اور ایمان دار چرواہا رہتا تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ بڑا بیٹا بہت جھگڑالو تھا۔ اس کی وجہ سے بوڑھا چرواہا بہت پریشان رہتا تھا۔ اس لیے اس نے اپنی ہر چیز اپنی زندگی میں ہی اپنے بیٹوں میں برابر تقسیم کر دی۔ جس میں ایک بلی بھی شامل تھی۔ ایک دن بوڑھے چرواہے کا انتقال ہو گیا۔ چاروں بیٹوں نے اس کی تجہیز و تدفین کر دی۔ اس دوران میں چھوٹے تینوں بیٹوں نے تو تدفین کے کام میں ذمے داری سے حصہ لیا لیکن بڑا بیٹا جھگڑالو ہونے کے ساتھ ساتھ کاہل اور کنجوس بھی تھا۔ اس لیے یہ سب کام اسے مصیبت اور فضول لگ رہے تھے۔ چاروں بیٹے بٹوارا ہو جانے کے بعد بھی ایک ہی ساتھ رہتے تھے کیونکہ مکان ایک تھا۔ اگرچہ بلی کا بٹوارا ہو گیا تھا لیکن وہ بھی سب کی مشترکہ ملکیت بنی ہوئی تھی۔ تین بھائی تو اس کا تھوڑا بہت خیال رکھتے تھے لیکن سب سے بڑے بھائی کو اس کی بالکل فکر نہیں تھی۔ بلی دن بھر ادھر ادھر گھومتی رہتی اور رات کو شکار کرنے نکل جاتی۔ ایک رات بلی اپنے شکار کو پکڑنے کے لیے بھاگی اور اپنا ایک پیر تڑوا بیٹھی۔ بے چاری بلی بڑی غمگین تھی۔ ایک ٹانگ ٹوٹ جانے کی وجہ سے اب چوہوں کا شکار بھی نہیں کر سکتی تھی۔

سوالات

-i چرواہا ہر وقت کیوں پریشان رہتا تھا؟

جواب: چرواہے کا بڑا بیٹا جھگڑالو تھا اس لیے وہ پریشان رہتا تھا۔

-ii چرواہے کی تدفین میں بڑا بیٹا کیوں شامل نہیں تھا؟

جواب: چرواہے کا بڑا بیٹا کاہل اور کنجوس تھا اس لیے تدفین کا کام اسے مصیبت اور فضول لگ رہا تھا۔

-iii بلی کا خیال کون رکھتا تھا؟

جواب: بلی کا خیال تینوں بھائی رکھتے تھے۔

-iv بلی چوہوں کا شکار کیوں نہیں کر سکتی تھی؟

جواب: بلی کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی اس لیے بلی چوہوں کا شکار نہیں کر سکتی تھی۔

-9 ''نیکی کا بدلہ نیکی ہوتا ہے'' کے موضوع پر کم از کم 250 الفاظ پر مشتمل کہانی لکھیں۔

جواب:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جنگل میں ایک شیر اور چوہا رہتے تھے۔ جنگل بڑا گھنا تھا۔ کھانے پینے کی اشیا کی بہتات تھی۔ چوہا دن بھر ادھر ادھر سے کھاتا رہتا اور بہت موٹا ہو گیا۔ اسے کسی چیز کی فکر نہیں تھی۔ شیر کے لیے جنگل میں بہت سے جانور تھے۔ جب چاہتا پکڑ کر کھا لیتا۔ ایک دن شیر نے کئی جانور کھائے۔ کھانے کے بعد اسے خوب نیند آئی۔ وہ ایک درخت کے سائے میں لیٹ گیا اور جلد ہی خراٹے بھرنے لگا۔ اتنے میں چوہا میاں بھی ایک طرف سے نکل آئے۔ چوہا شیر کے اوپر چڑھ گیا اور شیر کی نرم و نازک پشم سے کھیلنے لگا۔ چوہے کو کھیلنے کے لیے نرم جگہ مل گئی تھی۔ اس لیے وہ بہت خوش تھا۔ اچانک شیر جاگ اٹھا۔ اس نے چوہے کو اپنے اوپر کودتے دیکھا تو خوفناک آواز میں چوہے سے کہا'' تجھ میں ایسی جرات کیسے پیدا ہوئی کہ وہ شیر پر چڑھ دوڑا؟'' شیر نے چوہے کو پکڑ لیا۔ چوہے میں شیر کے آگے بولنے کی ہمت کہاں تھی۔ مگر ہمت کر کے اس نے کہا'' جناب عالی! آپ میرے بادشاہ ہیں، میں تو بس آپ کی پشم میں ہاتھ پھیر کر آپ کو سلا رہا تھا، میں بھلا ایسی گستاخی کیسے کر سکتا ہوں کہ اپنے مالک کو ناراض کروں اور آپ کی پیٹھ پر چڑھوں۔ میں اگرچہ چھوٹا جانور ہوں لیکن اگر آپ کو بھی میری ضرورت پڑی تو میں آپ کی خدمت ضرور کروں گا۔ اس دفعہ آپ مجھے رہائی دیں۔ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں گا۔ شیر نے چوہے کو چھوڑ دیا اور وہ اپنے پروردگار کا شکر کرتے ہوئے جنگل میں بھاگ گیا۔

ایک دن شیر ایک ہرن کے پیچھے بھاگ رہا تھا کہ اچانک وہ شکاری کے لگائے ہوئے جال میں پھنس گیا۔ شیر نے جال توڑ کر نکلنے کی بڑی کوشش کی مگر جال اتنا مضبوط تھا کہ شیر اسے توڑنے میں ناکام رہا۔ اب کیا تھا کہ جنگل کا بادشاہ اونچی آواز میں رونے لگا۔ چوہے نے جو شیر کو روتے سنا تو فوراً رونے کی سمت میں بھاگنے لگا۔ بھاگتے بھاگتے اس کی سانس پھول گئی، مگر اس نے ہمت نہ ہاری۔ وہ بھاگتا ہوا شیر کے قریب پہنچا۔ چوہے نے اپنے تیز دانتوں سے جال کو کاٹنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر میں چوہے نے جال کو کاٹ دیا اور شیر کو آزاد کرا دیا۔ شیر خوشی سے دھاڑا اور چوہے کا شکریہ ادا کیا۔ چوہے نے کہا شکریہ کیسا۔ ایک دن آپ نے میری جان بخشی تھی اور آج میں نے آپ کی مدد کی اور شکاری کے جال سے تجھے آزادی دلائی۔

☆☆☆☆

-17 پرانی موٹر

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
عجب	عجیب' انوکھا	مردار	مرا ہوا جانور
بدبختی	برا نصیب	ندامت	شرمساری
قلیل	تھوڑا	بخیل	کنجوس
مدت	دیر	محشر	بڑا ہنگامہ' ہلچل
نوبت	مرحلہ' درجہ	شکستہ	ٹوٹا ہوا' پرانا' بوسیدہ
بدبخت	منحوس	قدردان	عزت کرنے والا

مشقی سوالات کے جوابات

-2 دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

(الف) شاعر نے موٹر کار کا کیا حلیہ بیان کیا ہے؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ یہ موٹر کار پرانی ہے۔ اس کی بینائی کوئی نہیں۔ یہ موٹر کار پرانے ماڈل کی ہے یہ ہمیشہ خراب رہتی ہے۔

(ب) موٹر کار کیسے چلتی تھی؟

جواب: موٹر کار بہنوں اور ماؤں کی دعاؤں سے چلتی تھی ورنہ اس میں چلنے کی طاقت نہ تھی۔

(ج) موٹر کار کس ماڈل کی تھی؟

جواب: موٹر کار پرانے ماڈل کی تھی۔

(د) دیے ہوئے شعر کی نثر لکھیں:

ہزاروں حادثے دیکھے زمانی بھی مکانی بھی
بہت سے روگ پالے ہیں زراہ قدردانی بھی

جواب: زمانی بھی مکانی بھی ہزاروں حادثے دیکھے، زراہ قدردانی بہت سے روگ پالے ہیں۔

(ہ) اگر آپ کی گاڑی میں بھی وہی خصوصیات ہوتیں، جو نظم میں موجود گاڑی میں ہیں تو آپ کیا کرتے؟

جواب: اگر میری گاڑی میں ایسی خصوصیات ہوتیں تو میں اسے عجائب گھر میں بطور تحفہ دے دیتا۔

-3 کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں اور مصرعے مکمل کریں۔

جواب:

کالم (الف)	کالم (ب)
عجب اک بارسا مردار	پہیوں نے اٹھایا ہے
بھرے بازار کی پوری	ملامت ساتھ چلتی ہے
ابھی پچھلی صدی کے بعض	پرزہ جات رکھتی ہے
کبھی بیلوں کے پیچھے	جوت کر چلوائی جاتی ہے
پرندہ ہے جسے کوئی	شکاری مار لایا ہے

قواعد سیکھیں

یاد رکھیں!

سابقہ

-i ''سابقہ'' سے مراد وہ حروف یا لفظ ہے، جو کسی دوسرے بامعانی لفظ سے پہلے لگایا جائے تو اس لفظ یا حرف کے معنی میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے: دل دار، دل کش، دل فریب وغیرہ۔

-ii ''لاحقہ'' سے مراد وہ حرف یا لفظ ہے، جو کسی دوسرے بامعانی لفظ یا حرف کے بعد لگایا جائے تو اس لفظ یا حرف کے معنی میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ جیسے: پان دان، قدردان، گل دان وغیرہ۔

-5 دیے گئے بیانات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

-i لاحقہ ''مند'' سے بننے والے الفاظ ہیں:

(ا) امید مند، قصور مند
(ب) حاجت مند، تاج مند
(ج) عقل مند، ضرورت مند ✓
(د) دیوانہ مند، ناز مند

-ii سابقہ ''بد'' سے بننے والے الفاظ کی فہرست ہے: ✓

(ا) بدتمیز، بدگمان   (ب) بددیانت، بدنصیب
(ج) بدشعور، بددل   (د) بدبرس، بدامید

-iii لاحقہ ''گاہ'' والی فہرست ہے:

(ا) گزرگاہ، سکول گاہ
(ب) سمندرگاہ، مسافرگاہ
(ج) تجربہ گاہ، آرام گاہ ✓
(د) سیرگاہ، شعورگاہ

-iv ''با'' کا درست سابقہ ہے:

(ا) بامراد، بااصول ✓
(ب) بانصیب، بامزاج
(ج) بااختیار، باتمیز
(د) باعمل، باظرف

-v ''زدہ'' کا لاحقہ والی فہرست ہے:

(ا) مصیبت زدہ، غم زدہ ✓
(ب) حیرت زدہ، مہک زدہ
(ج) آرام زدہ، لطیف زدہ   (د) فسادزدہ، عیش زدہ

کچھ نیا لکھیں

-6 ''ایک دل چسپ سفر'' کے عنوان سے ایک مضمون لکھیں۔

جواب: ایک دلچسپ سفر

یوں تو مجھے کئی مرتبہ سفر کرنے کا موقع ملا ہے لیکن ایک ایسا سفر ہے جو مجھے میرے لیے بڑا دل چسپ رہا ہے اور جس کی یاد کے نقوش ہمیشہ میرے دل میں ثبت رہیں گے۔ یہ سیکنڈ کلاس کے ڈبے میں ریل گاڑی کا سفر ہے جو مجھے اپنے دوست کے ہمراہ لاہور سے رحیم یار خان تک کرنا پڑا۔ آج کل لوگ زیادہ تر بسوں میں سفر کرتے ہیں اور ریل کے سفر کا رواج کم ہو گیا ہے۔ عام طور پر ریل کے سفر کو شاہی سفر سمجھا جاتا ہے۔ واقعی اس میں کچھ مبالغہ بھی نہیں اور پھر ریل کے سفر میں حادثات بھی کم ہوتے ہیں۔

ہم دونوں دوستوں نے ایک سفر کے پروگرام طے کیے اور کچھ مختصر سا ضروری سامان ساتھ لیا۔ ہم نے ایک ٹیکسی کرائے پر لی اور آدھ گھنٹے میں لاہور سٹیشن پر پہنچ گئے۔ لاہور کا ریلوے سٹیشن ایک منفرد اور مخصوص شان رکھتا ہے۔ یہ قدیم اور درخشاں روایات کا حامل ہے۔ سٹیشن پر قلیوں کا بے تحاشا ہجوم تھا۔ ہم نے ٹکٹ خریدے اور متعلقہ پلیٹ فارم پر پہنچ گئے۔ پلیٹ فارم پر پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ہماری پسنجر ٹرین آدھ گھنٹہ لیٹ ہے۔ پلیٹ فارم پر گویا مسافروں کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ گرمی اتنی شدید تھی کہ ہم پسینے میں نہا رہے تھے۔ پنکھوں کے نیچے بڑا ہجوم تھا۔ ہم بھی ایک پنکھے کے نیچے کھڑے ہو گئے۔ خوانچہ فروش اپنی پوری طاقت کے ساتھ آوازیں لگا رہے تھے اور سمع خراشی کر رہے تھے۔

آخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ پلیٹ فارم کی لہنگا پرور فضا میں ایک طوفانی گرج سنائی دی اور دیکھتے ہی دیکھتے پسنجر ٹرین پلیٹ فارم کی حدود میں داخل ہوئی۔ قلی گاڑی کو دیکھتے ہی اس کی طرف لپکے۔ مسافروں کا بپھرا ہوا سیلاب گاڑی کی طرف امڈ پڑا اور ایک کہرام سا مچ گیا۔ اترنے اور چڑھنے میں دھکم پیل ہونے لگی۔ آنے والے مسافر سامان نیچے لڑھکا رہے تھے اور چڑھنے والے اپنا سامان اندر ٹھونس رہے تھے۔ عجیب نفسا نفسی کا عالم تھا۔ ہم بھی دھکے کھاتے گاڑی میں سوار ہو ہی گئے۔

گاڑی میں سوار ہوئے تو ڈبے میں بے پناہ بھیڑ تھی۔ تل دھرنے کو جگہ

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

نہ تھی۔ مسافر بیٹھنے کے لیے تو کجا کھڑے ہونے کے لیے الجھ رہے تھے۔ گارڈ نے سیٹی بجائی۔ کچھ مسافر ابھی پلیٹ فارم پر کھڑے تھے جو سوار ہونے سے رہ گئے تھے اور کچھ گاڑی میں تھے جو نیچے نہ اتر سکے۔ گاڑی آہستہ آہستہ چلتے چلتے فراٹے بھرنے لگی۔ ہمیں ڈبے کے دروازے میں کھڑے ہونے کی جگہ ملی اس لیے مختلف بیرونی مناظر آسانی کے ساتھ دیکھے جاسکتے تھے۔ ہم اپنے سامنے ہرے بھرے کھیت دیکھ رہے تھے۔ مویشی چراگاہوں میں چر رہے تھے۔ پرندے فضا میں اڑ رہے تھے۔ زمین، درخت پیچھے کو بھاگتے دکھائی دیتے تھے۔ ہماری گاڑی نے بہت تیزی سے دریاؤں، پلوں، باڑوں، جھاڑیوں، کھیتوں، ٹیلوں اور وسیع و عریض میدانوں پر سے گزر رہی تھی۔

ہم سفر سے محظوظ ہورہے تھے کہ ایک کونے سے شدید قسم کی چیخ وپکار سنائی دی۔ ایک مسافر بری طرح واویلا کر رہا تھا "لوگو میں لٹ گیا۔ کسی نے میری جیب صاف کردی ہے۔ میں کیا کروں، کہاں جاؤں" لوگوں نے اسے تسلی دی لیکن اسے کسی پہلو چین نہ آتا تھا۔ اسی دوران ایک ٹکٹ ایگزامنر ہمارے ڈبے میں داخل ہوا اور مسافروں کے ٹکٹ چیک کرنے لگا۔ ایک مسافر جو بغیر ٹکٹ سفر کررہا تھا چپکے سے کھسکا اور لیٹرین میں گھس گیا۔ ٹکٹ ایگزامنر نے اسے دبوچ لیا۔ آہستہ آہستہ مسافر اترتے گئے اور ہمیں سیٹ مل گئی۔ سیٹ ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور سکھ کا سانس لیا۔ یہ صبح صادق کا وقت تھا کہ ہماری منزل آگئی۔ پلیٹ فارم پر زیادہ بھیڑ نہ تھی۔ یہاں لاہور والا حال نہ ہوا۔ ہم آرام اور سکون کے ساتھ گاڑی سے نیچے اترے۔ پلیٹ فارم سے باہر آئے۔ رکشہ کرائے پر لیا اور اپنی منزل کی طرف چل دیے۔

-7 اپنے ابوجان کے نام خط لکھیں، جس میں نئی سائیکل یا موٹر سائیکل خریدنے پر اصرار کریں۔ انہیں بتائیں کہ سواری کے نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو کن مسائل کا سامنا ہے؟

جواب:

بنوں

17 مئی 2022ء

والد محترم

السلام علیکم۔ ابا جان بڑی دیر کے بعد میں ایک فرمائش کررہا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارا اسکول گھر سے کتنی دور ہے۔ اب تک تو جوں توں کر کے گزارا کرتا رہا۔ کبھی رکشے میں گیا اور کبھی گاڑی میں۔ رکشے اور گاڑی کے ذریعے جانے کے لیے بھی بس سٹاپ تک گھر سے کتنا فاصلہ ہے۔ آنے جانے میں کافی وقت لگ جاتا ہے۔ یہی وقت میں مطالعہ میں لگا سکتا ہوں۔ مجھے گھر کے حالات معلوم ہیں میں آپ سے موٹر سائیکل کا مطالبہ تو نہیں کروں گا کیونکہ ابھی موٹر سائیکل چلانے کی میری عمر نہیں۔ ویسے تو میری عمر کے لڑکے موٹر سائیکل پر سکول آتے ہیں مگر میں یہ ضد نہیں کروں گا کیونکہ سڑکوں پر بھیڑ بہت زیادہ ہے اور میں اس قابل نہیں ہوں کہ اس بھیڑ میں موٹر سائیکل چلا سکوں۔

وقت بہت قیمتی ہے۔ میں آپ سے صرف سائیکل خریدنے کا مطالبہ کرتا ہوں تاکہ میرے وقت کی بچت بھی ہو جائے اور خرچ بھی زیادہ نہ ہو۔ امید ہے آپ میرے اس مطالبے کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور جلد از جلد سائیکل خرید دیں گے۔ گھر پر سب کو میرا سلام پیش کرنا۔

والسلام

آپ کا پیارا بیٹا

عیسیٰ خان

-18 قومی پرچم

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
طواف	چکر لگانا	گام زن	چلنا
اہتمام	بندوبست	اقلیتوں	کم لوگ
مظہر	ظاہر کرنے والا	سربلندی	ترقی
غماز	ظاہر	خاص ذکر	ذکر کرنے کا قابل
منتظر	انتظار کرنا	انگشت بدنداں	دانتوں میں انگلی دبانا
بے چین	بے تاب	منفرد	الگ، جدا
وقار	عزت آبرو	عمدہ	اولیٰ، بہتر
کوئی کسر اٹھا نہ رکھنا	کوئی کمی نہ چھوڑنا	بے حرمتی	بے عزتی، توہین
جانب	طرف	نصف	آدھا
نوید	خوش خبری	غمازی کرنا	ظاہر کرنا

مشقی سوالات کے جوابات

-2 دیے گئے سوالات کے جوابات دیں:

(الف) بچے بے چینی سے کس کا انتظار کررہے تھے اور کیوں؟

جواب: بچے باجی اسما کا انتظار کررہے تھے کیونکہ انہوں نے یوم آزادی کے سلسلے میں کچھ بتانا تھا۔

(ب) پاکستان کے قومی پرچم کا نمونہ کس نے تیار کیا تھا؟

جواب: پاکستان کے قومی پرچم کا نمونہ امیر الدین قدوائی نے تیار کیا تھا۔

(ج) پاکستانی پرچم میں موجود سبز اور سفید رنگ کس بات کی عکاسی کرتے ہیں؟

جواب: پاکستانی پرچم میں موجود سبز رنگ مسلمانوں کی اور سبز رنگ اقلیتوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

(د) قومی پرچم کس وقت لہرانا اور کس وقت اتار لینا چاہیے؟

جواب: قومی پرچم طلوع آفتاب کے بعد لہرانا چاہیے اور غروب آفتاب سے پہلے اتار لینا چاہیے۔

(ہ) پاکستان کا قومی پرچم کس بات کا مظہر ہے؟

جواب: پاکستان کا قومی پرچم ہماری آزادی، خودمختاری اور شان وشوکت کا مظہر ہے۔

(و) ہمیں اپنے وطن کی ترقی کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ہمیں اپنے وطن کی ترقی کے لیے محنت سے پڑھنا ہوگا۔ پڑھ لکھ کر وطن کی ترقی کے لیے کام کرنا چاہیے۔

-3 سبق کے مطابق درست لفظ لکھ کر خالی جگہ پر کریں:

-i 14 اگست کے دن غلامی کی زنجیریں ٹوٹی تھیں۔

-ii پاکستانی پرچم پر موجود ہلال ہماری ترقی کی غمازی کرتا ہے۔

-iii مستول اس بانس کو کہتے ہیں، جس کے سرے پر قومی رچم لہرایا جاتا ہے۔

-iv مشہور قومی شخصیات کی وفات پر سوگ منانے کے لیے قومی پرچم کو سرنگوں بھی کیا جاتا ہے۔

-v ہر آزاد قوم قومی دن کے موقعے پر اپنا پرچم لہراتی ہے۔

قواعد سیکھیں

-6 درج ذیل فعل ماضی کی اقسام کی نشان دہی کریں:

اس نے سوال حل کیا۔	ماضی مطلق
میں کھانا کھا چکا ہوں۔	ماضی قریب
اس نے امتحان کی تیاری کر لی ہے۔	ماضی قریب
وہ خط لکھ چکا تھا۔	ماضی بعید
میں نے میچ میں حصہ لیا۔	ماضی قریب

-7 کالم (الف) میں دیے گئے جملوں میں سے خطاب، لقب، تخلص، کنیت اور عرف کی نشان دہی کریں اور کالم (ب) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	
فضلو چاچا ایک محنتی انسان ہیں۔	فضلو	عرف
مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح رحمۃ اللہ علیہا کا مزار کراچی میں ہے۔	مادر ملت	لقب
میر درد کو صوفی شاعر بھی کہا جاتا ہے۔	درد	تخلص
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ تھے۔	فاروق	لقب
حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بہت بڑے پیغمبر تھے۔	خلیل اللہ	لقب

-19 زراعت کی اہمیت

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
زرخیز	زیادہ پیداوار دینے والی زمین	زرعی شعبہ	زراعت سے وابستہ محکمہ
اجناس	جنس کی جمع	منسلک	جڑا ہوا
آب رسانی	پانی پہنچانا	رائج ہونا	جاری ہونا
کاشتکار	کسان	مطلوبہ	طلب کیا گیا
مقرر	طے شدہ	صلہ	انعام
استوار	مضبوط، مستحکم	ہم آہنگ	مطابق
تنصیب	نصب کرنا، گاڑنا		

مشقی سوالات کے جوابات

-2 دیے گئے سوالات کے جوابات دیں:

(الف) اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو کیسی زمین عطا کی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو زرخیز زمین عطا کی ہے۔

(ب) فی ایکٹر پیداوار کا تناسب کیسے بڑھایا جاسکتا ہے؟

جواب: فی ایکٹر پیداوار کا تناسب زرعی مشینری استعمال کر کے بڑھایا جاسکتا ہے۔

(ج) پاکستان کا نہری نظام کیسا ہے؟

جواب: پاکستان کا نہری نظام اچھا ہے مگر اب پانی کی کمی کی وجہ سے خراب ہورہا ہے۔

(د) اب زراعت کا کون سا طریقہ رائج ہوتا جارہا ہے؟

جواب: اب زراعت میکانکی زراعت کا طریقہ رائج ہوتا جارہا ہے۔ جس میں مصنوعی کھاد، کیڑے مار ادویہ، ٹریکٹر، تھریشر اور ہارویسٹر وغیرہ کا استعمال شامل ہے۔

(ہ) زرعی پیداوار میں بہتری کے لیے کن اقدامات کی ضرورت ہے؟

جواب: زرعی پیداوار میں بہتری کے لیے آبی وسائل کی ضرورت ہے۔

-3 مناسب لفظ لگا کر خالی جگہ پر کریں۔

(الف) زراعت کو پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔

(ب) ملک کے 60 فی صد لوگ زراعت سے منسلک ہیں۔

(ج) زرعی شعبہ پورے ملک کو غذا فراہم کرتا ہے۔

(د) دوسرے پانچ سالہ منصوبے میں ٹیوب ویلوں کی تعمیر پر توجہ دی گئی ہے۔

(ہ) اسلام آباد میں ایگریکلچر ریسرچ کونسل کام کررہی ہے۔

قواعد سیکھیں

-5 ان فقروں میں فعل ماضی کی اقسام کو پہچان کر ان فقروں کے آگے لکھیں۔

-i	وہ ورزش کرتا تھا۔	ماضی بعید
-ii	وہ اس وقت تک گاڑی پکڑ چکا ہوتا۔	ماضی تمنائی
-iii	اف! وہ بھرنا کام ہوگیا۔	ماضی مطلق
-iv	کاش! میں تمہاری بات مان لیتا۔	ماضی تمنائی
-v	میں گاڑی چلاتا تھا۔	ماضی بعید
-vi	سلیم نے اپنا حصہ لے لیا ہوگا۔	ماضی شکیہ

-6 زرعی پیداوار میں بہتری کے لیے پانچ اقدامات اپنے الفاظ میں لکھیں:

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

جواب: زرعی پیداوار میں بہتری کے لیے اقدامات:

i- زراعت کی تعلیم حاصل کرنا تا کہ زرعی مسائل کے حل کے لیے سائنسی بنیادوں پر کام کیا جا سکے۔

ii- زمین کے مالک اور کاشتکار کے درمیان خوش گوار تعلقات قائم کرنا۔

iii- زرعی سہولتوں کی فراہمی۔

iv- اندرون ملک زرعی آلات تیار کرنا۔

v- بنجر زمین کو زیر کاشت لانے کے لیے ٹیوب ویلوں کو سولر سسٹم پر چلانا۔

7- سبق زراعت کی اہمیت کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: زراعت کی اہمیت:

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زرخیز زمین عطا کی ہے۔ ملک کی آبادی کا 67.5 فیصد لوگ دیہات میں رہتے ہیں جن میں سے اکثریت کا پیشہ زراعت ہے۔ معیشت میں زراعت کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ ہماری صنعتوں کا پہیہ بھی زرعی شعبے سے چلتا ہے۔ اب ہمارے ہاں میکانکی زراعت کا طریقہ رائج ہوتا جا رہا ہے۔ جس میں مصنوعی کھاد، کیڑے مار ادویات، ٹریکٹر، تھریشر اور ہارویسٹرز کا استعمال ہے۔

زراعت کے لیے بنیادی چیز آب رسانی ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے دریاؤں کے پانیوں پر بھارت قبضہ کر رہا ہے۔ ٹیوب ویلوں سے کاشتکاری مہنگی پڑتی ہے۔ کیونکہ ڈیزل آئل اور بجلی سب مہنگی ہوگئی ہے اس لیے کاشتکاروں کی زراعت میں دلچسپی کم ہو رہی ہے۔ نہری نظام کو بہتر بنانے کے لیے ساٹھ کی دہائی تک کافی کام ہوا۔ بعد میں سندھ طاس کے منصوبے کے تحت مختلف ڈیم، بیراج اور نہریں تعمیر کر کے آب رسانی کو بہتر اور یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ حکومت زرعی مسائل کے حل کے لیے دعوے تو بہت کرتی ہے عملی طور پر کچھ نہیں ہو رہا۔ اس وقت گلیوں، نالیوں اور سپورٹس پر کثیر سرمایہ خرچ ہو رہا ہے۔ مگر ڈیمز کی تعمیر پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ اگر کچھ عرصے تک ایسے منصوبے بند کر دیے جائیں اور زراعت کی ترقی کے لیے اقدامات کیے جائیں تو ملک بہت ترقی کر سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

20- بارش کا پہلا قطرہ

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
گھنگھور	گہرا خوفناک	جانفشانی	بہت محنت
جرائت	ہمت	پیروی	پیچھا کرنا
محیط	گھیرے ہوئے	موسلا دھار	زوردار
شناور	تیرنے والا	خیاباں	کیاری
بوند	قطرہ	ستیاناس	تباہی
للکار	بلند آواز	سرگوشیاں	چپکے چپکے بات کرنا
دشوار	مشکل	ناچیز	معمولی چیز
دلاور	بہادر	سیراب	پانی دینا

مشقی سوالات کے جوابات

2- دیے گئے سوالات کے جوابات دیں:

(الف) ہر قطرہ خود کو ناچیز اور کم تر کیوں تصور کر رہا تھا؟

جواب: ہر قطرہ خود کو ناچیز اور کم تر خیال کرتا تھا کیونکہ ان میں ہمت نہ تھی۔

(ب) دلاور قطرے نے کیا کہا؟

جواب: دلاور قطرے نے کہا کہ میں تو ٹپکنے لگا ہوں۔ تم آؤ یا نہ آؤ۔

(ج) نخی قطرے کی جرات دیکھ کر باقی قطروں نے کیا کیا؟

جواب: نخی قطرے کی جرات دیکھ کر باقی قطرے بھی اس کے پیچھے ہو لیے۔

(د) اس نظم سے کیا اخلاقی سبق ملتا ہے؟

جواب: مشکل کام کرنے کے لیے ہمت کی ضرورت ہے۔ مل جل کر کام کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

(ہ) اگر آپ چھوٹے قطرے کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

جواب: میں ہمت کر کے آگے بڑھتا۔

(و) آپ کو اس نظم کا کون سا شعر سب سے زیادہ پسند آیا اور کیوں؟

جواب: اے صاحبو! قوم کی خبر لو۔ قطروں کا سا اتفاق کرو' مجھے پسند ہے کیونکہ اس میں اتفاق و اتحاد کی نصیحت کی گئی ہے۔

3- بے ترتیب الفاظ کو درست ترتیب دے کر مصرعے مکمل کریں۔

جواب:

جاں فشانی کرو گے جو مل کر	مل کر کرو گے جو جاں فشانی
جرات کام قطرے کی گئی کر	جرات قطرے کی کر گئی کام
پیاس کیا کھیت کی بجھاؤں میں	کیا کھیت کی میں بجھاؤں پیاس
محیط کے ہمت کا شناور	ہمت کے محیط کا شناور
بوند پر تھی ابھی نہیں پڑی	پر بوند ابھی نہیں پڑی تھی

بات سے بات نکلے

4- اس نظم میں شاعر نے ہمیں جو پیغام دیا ہے، اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: اس نظم میں شاعر نے ہمت سے کام کرنے کی دعوت دی ہے اور آپس میں اتحاد و اتفاق رکھنے کی تلقین کی ہے۔

قواعد سیکھیں

6- کالم (الف) میں دیے گئے واحد کی جمع کالم (ب) میں سے تلاش کر کے کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
فاتح	معلمین	فاتحین
مسلم	مفسرین	مسلمین
معلم	فاتحین	معلمین
مفسر	ماہرین	مفسرین
ماہر	مسلمین	ماہرین

7- جملوں کے سامنے دیے گئے الفاظ کی جمع بنا کر خالی جگہ پر کریں۔

حکایت، حادثہ، درجہ، تفصیل، آیت، عبادت

i- احمد نے شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کی حکایات پڑھیں۔

ii- ٹریفک کے قوانین کی پابندی نہ کرنے کے باعث حادثات پیش آتے ہیں۔

iii- اسم صفت کے تین درجے ہیں۔

iv- مقدمے کی تفصیلات جان کر جج نے فیصلہ سنایا۔

v- قرآن مجید میں کل 6666 آیات ہیں۔

vi- ہمیں ماہ رمضان میں عبادات کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

کچھ نیا لکھیں

8- دی گئی تصویروں کو غور سے دیکھ کر کہانی بنا کر لکھیں۔ نیز اس کا کوئی موزوں عنوان تحریر کریں اور اخلاقی سبق بھی تجویز کریں۔

جواب:

ایک شخص نے اپنے مکان کی چھت پر کبوتر پال رکھے تھے۔ وہ بڑے خوبصورت تھے۔ دن بھر ادھر ادھر اڑتے پھرتے رہتے تھے اور کھیتوں سے دانا دنکا کھا لیتے تھے۔ وہ عیش کی زندگی گزارتے تھے۔ ایک دن ایک شکاری نے سوچا کہ کبوتر اتنا چالاک جانور نہیں ہوتا اس لیے جال لگا کر انہیں پکڑ لیتا ہوں۔ دوسرے دن شکاری جال لایا۔ اس کے نیچے دانے پھینک دیے اور جال کو چھپا دیا۔ کبوتروں نے دانے دیکھے اور نیچے اترنے لگے۔ ایک سمجھدار کبوتر نے انہیں سمجھایا کہ ان دانوں کے نیچے جال ہے۔ جو شکاری نے لگا رکھا ہے لہٰذا نیچے نہ اترو۔ کبوتروں نے اس کی ایک نہ مانی اور سب کے سب نیچے اتر گئے۔ شکاری نے جب دیکھا کہ کبوتر دانہ چگنے میں مصروف ہو گئے ہیں تو اس نے دور بیٹھے رسی کھینچی۔ تمام کبوتر جال میں پھنس گئے۔ اس سمجھدار کبوتر نے کہا کہ تم نے پہلے میری بات نہ مان کر غلطی کی۔ اب میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ اکٹھے مل کر زور لگاؤ اور جال سمیت اڑ جاؤ۔ میری بات غور سے سنو، وقت بہت کم ہے۔ جب میں ایک دو کے بعد تین کہوں تو سب نے پر پھیلا کر زور لگانا ہے۔ چنانچہ سب کبوتروں نے تین کی آواز پر زور لگایا اور جال سمیت اڑنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے مکان کی چھت پر اتر گئے۔ کبوتروں کے مالک نے انہیں جال میں پھنسے ہوئے دیکھ کر بہت افسوس کیا۔ اس نے جال کو کاٹا اور کبوتروں کو آزاد کیا۔ آئندہ سے اس نے اپنے دل میں پکا ارادہ کر لیا کہ کبوتروں کو بھوکا نہیں رکھے گا۔

اخلاقی سبق: مل جل کر کام کرنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے، ہمت مرداں مدد خدا۔

عنوان: سمجھدار کبوتر

9- نظم "بارش کا پہلا قطرہ" کو کہانی کی صورت میں اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب:

ایک دفعہ کافی عرصے سے بارش نہیں ہو رہی تھی۔ ایک دن سیاہ بادل آئے اور آسمان کو گھیر لیا۔ مگر بارش نہیں ہو رہی تھی۔ بارش کے قطرے زمین پر گرنے سے ڈرتے تھے کہ کہیں وہ اپنے آپ کو برباد نہ کر لیں کیونکہ کافی عرصے سے بارش نہیں ہوئی زمین سوکھی ہوئی ہے۔ لیکن ان قطروں میں ایک قطرہ دلیر تھا۔ اس نے کمر ہمت باندھی دوسرے قطروں سے کہا کہ میں نے تو پکا ارادہ کر لیا ہے کہ زمین پر چلا جاؤں گا۔ میں تو نیچے گرنے لگا ہوں اب تمہاری مرضی ہے کہ میرے پیچھے آؤ یا نہ آؤ۔ پہلے ایک قطرہ گرا۔ اس کے بعد دوسرے قطرے بھی زمین پر گرنے لگے۔ پہلے تو بونداباندی ہوئی پھر موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ تھوڑی دیر ہی میں سارا جل تھل ہو گیا۔ درخت اور پودوں نے دھل کر نئی پوشاک پہنی۔

10- چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں اور اسے محنت کرنے کی تلقین کریں۔

جواب: چارسدہ

2 جون 2023ء

پیارے ثقلین!

السلام علیکم۔ مزاج بخیر۔ کل مجھے امی جان کا خط ملا جس میں انہوں نے آپ کی طرف سے افسوس کرتے ہوئے کہا کہ سہ ماہی اول کے امتحان میں ثقلین نے اچھا نتیجہ نہیں دکھایا۔ دیکھو پیارے! آپ کو ہر چیز میسر ہے۔ آپ کا سکول شہر کے سکولوں میں سے سب سے اول درجے کا ہے۔ اس کے اساتذہ بڑے محنتی اور شفیق ہیں۔ اچھی لائبریری ہے اور اچھی لیبارٹری ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ نتیجہ اچھا نہیں آیا؟ آپ کے اچھے نمبر نہ لینے کی میری سمجھ میں ایک ہی بات آتی ہے کہ آپ دل لگا کر محنت نہیں کرتے۔ محنت سے ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

مشقت کی ذلت جنہوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی انہیں بڑائی

سکول کا کام وقت پر کرو۔ جس چیز کی سمجھ نہ آئے امی سے پوچھ لیا کرو۔ جو لوگ محنت نہیں کرتے وہ ناکام ہوتے ہیں۔ وقت گزرنے کے بعد وہ در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ دنیا کی نظروں میں گر جاتے ہیں۔ میرا مشورہ یہی ہے کہ دن رات محنت سے کام لو۔ سابقہ کی دور کرو اور سکول میں نام روشن کرو۔

دلوں میں ولولے آفاق گیری کے نہیں اٹھتے
نگاہوں میں نہ ہوں پیدا اگر انداز آفاق

والسلام
آپ کا بھائی
قدوس

11- دیے گئے اشعار کی تشریح لکھیں۔

پھر ایک کے بعد ایک لپکا	قطرہ قطرہ زمیں پہ ٹپکا
آخر قطروں کا بندھ گیا تار	بارش لگی ہونے موسلا دھار
پانی پانی ہوا بیاباں	سیراب ہوئے چمن خیاباں
تھی قحط سے پائمال خلقت	اس مینہ سے ہوئی نہال خلقت

جواب: تشریح:

جب دلاور قطرہ زمین پر گرا تو دوسرے قطرے اس کی پیروی کرتے ہوئے ایک ایک کر کے زمین پر گرنے لگے۔ آخر کار سبھی قطرے زمین پر ٹپکنے لگے اور زوروں کی بارش ہونے لگی۔ زمین پر ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا، چمن، باغ اور جنگل سب پانی سے سیراب ہو گئے۔ بارش سے پہلے ایسے لگتا تھا کہ جیسے قحط پڑ جائے

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

گا کیونکہ سورج کی گرمی سے ہر شے جل بھن گئی تھی۔ بارش ہونے سے ہر چیز کی جان میں جان پڑ گئی۔ ہر شے خوش و خرم ہو گئی کیا انسان، کیا حیوان اور کیا نباتات۔

☆☆☆☆

21- اقبال کا شاہین

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
محبوب	پیارا	تشبیہ	ایک چیز کو دوسری چیز کا مانند ظاہر کرنا مثلاً شیر جیسا بہادر
قابل تقلید	پیروی کے قابل	سخت کوشی	محنت کرنا
استعارہ	کسی لفظ کو اصل معنی کی جائے کسی اور معنی میں استعمال کرنا جبکہ ان دونوں میں تشبیہ کا تعلق ہو۔ مثلاً کسی کو بہادری کی وجہ سے شیر کہنا۔ ماں بچے کو اس کو بہادری کے طور پر شیر کہتی ہے 'میرا شیر آنا'۔		
عروج	ترقی	نشیمن	آرام کی جگہ، گھونسلہ
قصر	محل، ایوان	قناعت	تھوڑی چیز پر راضی ہونا
حریص	لالچی	انگبیں	شہد، میٹھا
مرگ مناجات	وہ موت جو اچانک آ جائے		

مشقی سوالات کے جوابات

-2 دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کو شاہین کیوں پسند ہے؟

جواب: علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کو شاہین پسند ہے کیونکہ وہ خوددار، غیرت مند اور بلند پرواز ہے۔

(ب) ابوالعلا معری کے سامنے بھنا ہوا تیتر لایا گیا تو اس نے کیا کہا؟

جواب: ابوالعلا معری کے سامنے بھنا ہوا تیتر لایا گیا تو انہوں نے کہا "تو شاہین نہیں بنا تو نے فطرت کے اشارے نہیں سمجھے۔ ہمیشہ سے یہ اصول چلا آ رہا ہے کہ بیچارا پا اچانک موت لے آتا ہے۔"

(ج) علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نوجوانوں کو کیسے دیکھنا چاہتے تھے؟

جواب: علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نوجوانوں کو خوددار، غیرت مند، بلند پرواز اور مجاہد مسلسل دیکھنا چاہتے تھے۔

(د) اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک انسان کی کامیابی اور نجات کس چیز میں ہے؟

جواب: علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک انسان کی کامیابی اور نجات اسلام پر چلنے میں ہے۔

(ہ) علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے خیال میں مسلمان کیوں زوال پذیر ہوئے؟

جواب: علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک مسلمانوں کی اسلام سے دوری اور اپنی حقیقت کی پہچان کھو دینے سے مسلمان زوال پذیر ہوئے۔

(و) علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو ترقی اور عروج کا کیا طریقہ بتایا؟

جواب: علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے، جہد مسلسل اور حریت کا پیکر ترقی اور عروج کا طریقہ بتایا ہے۔

-3 سبق کے مطابق درست لفظ لگا کر جملے مکمل کریں۔

-i شاہین کے علاوہ کوئی اور پرندہ ایسا نہیں جو نوجوانوں کے لیے قابل تقلید نمونہ بن سکے۔

-ii شاہین کی ایک بڑی خوبی فقر ہے۔

-iii اقبال کی نظر میں انسان دنیا میں مال و اسباب جمع کرنے اور آرام و راحت کی زندگی گزارنے نہیں آیا۔

-iv علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کمزوری، بے بسی اور بزدلی کو ناپسند کرتے ہیں۔

-v جب تک مسلمانوں کو اپنی عظمت کا احساس تھا، وہ عروج پر تھے۔

بات سے بات نکلے

-4 دی گئی عبارت غور سے سنیں اور آخر میں دیے ہوئے سوالات کے جوابات دیں۔

قیام یورپ کے دوران میں علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے جہاں مغربی تہذیب کا باریک بینی سے مشاہدہ کیا وہاں انہوں نے فلسفے اور اسلامی علوم کا گہرا مطالعہ کیا۔ اسلام کے تاب ناک ماضی کی تاریخ بھی ان کے سامنے تھی اور یورپ کی نمائشی اور کھوکھلی تہذیب بھی۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ کی تہذیب انہیں متاثر نہ کر سکی۔ البتہ وہ مسلمانوں کی موجودہ زوال پر رنجیدہ تھے۔ انہیں مسلمانوں کی کاہلی اور بے عملی کا بڑا دکھ تھا۔ اسی دکھ نے ان کو مایوس نہیں کیا بلکہ ان کے لہجے میں دلوں کو تڑپا دینے والا درد پیدا کر دیا۔ یورپ سے وہ اسی جذبے، عزم اور فیصلے کے ساتھ واپس آئے کہ عالم انسانی بالخصوص ملت اسلامیہ کو اپنی شاعری کے ذریعے سے عمل پر آمادہ کریں گے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں یہ پیغام دیا ہے کہ دنیا کے تمام مسائل کا حل صرف اسی میں ہے کہ وہ عقیدۂ توحید کو اپنائیں اور تمام انسان ایک ملت بن جائے۔ رنگ و نسل، ملک و قوم کے تمام امتیازات کو مٹا کر ایک عالم گیر انسانی برادری کا قیام عمل میں لائے۔ یہ ان کا مسلمانوں کے لیے مستقبل کا منصوبہ تھا۔ وہ یہ بات بھی اچھی طرح جانتے تھے کہ نوجوان مستقبل کے معمار ہوتے ہیں۔ اسی لیے انہوں نے نوجوانوں کو خاص اہمیت دے کر انہیں اخوت، مساوات، خودی، جہد و عمل اور حریت کا درس دیا۔

سوالات

-1 علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ یورپی تہذیب سے کیوں متاثر نہیں ہوئے؟

-2 یورپ سے واپسی پر علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کا عزم کیا تھا؟

-3 مسلمانوں کے مستقبل کے لیے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کا منصوبہ کیا تھا؟

جوابات

-1 علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ اسلامی تعلیمات کے پیرو تھے اس لیے یورپی تہذیب سے متاثر نہیں ہوئے۔

-2 یورپ سے واپسی پر علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کا عزم یہ تھا کہ عالم انسانی بالخصوص ملت اسلامیہ کو اپنی شاعری کے ذریعے عمل پیہم پر آمادہ کریں۔

-3 علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کا منصوبہ یہ تھا کہ تمام انسان ایک ملت بن جائے، رنگ و نسل، ملک و قوم کے تمام امتیازات کو مٹا کر ایک عالم گیر انسانی برادری کا قیام عمل میں لایا جائے۔

قواعد سیکھیں

-5 درج ذیل الفاظ کے متلازم لکھیں:

پرندہ، شاہین، نوجوان، علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ

جواب:

پرندہ:	شجر، ٹہنی، آواز
شاہین:	پہاڑ، پرواز، خوددار
نوجوان:	معلم، عقل، تلوار
علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ	شاعر، فلسفی، بانگ درا

-6 درج ذیل متشابہ الفاظ کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

پل پل، ملک ملک، جگ جگ، ذرا ذرہ، دم دم

جواب:

الفاظ	جملے
پل	حمید پل بھر یہاں رکا اور پھر چلا گیا۔
پل	یہ پل زیر تعمیر ہے۔
ملک	ملک الموت نے جان نکال لی۔
ملک	میرا ملک صاف ستھرا ہے۔
جگ	اس جگ میں پانی نہیں ہے۔
جگ	یہ دنیا کل جگ نہیں کر جگ ہے۔
ذرا	ذرا ٹھہریے، میں ابھی آیا۔
ذرہ	اس نے ذرہ برابر کوشش نہیں کی۔
دم	دم کا کیا بھروسہ، آیا کہ نہ آیا۔
دم	اس گائے کی دم لمبی ہے۔

-7 درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اسی طرح استعمال کریں کہ تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

جگنو، چٹان، منزل، لالچ، فطرت

جواب:

جگنو	جگنو درخت پر بیٹھا ہے۔
چٹان	یہ چٹان ٹوٹنے والی ہے۔
منزل	میری منزل آسان ہے۔
لالچ	حمید کا لالچ پورا نہیں ہوا۔
فطرت	ہمدردی میری فطرت میں ہے۔

-8 سبق اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے شاہین کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

جواب: اقبال رحمتہ اللہ علیہ کا شاہین

اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے شاہین کی تشبیہ محض شاعرانہ تشبیہ نہیں بلکہ آپ شاہین میں اسلامی فقر کی تمام خصوصیات دیکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک شاہین خوددار اور غیرت مند ہے۔ وہ کسی کے ہاتھ کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا۔ وہ دنیا کا حریص نہیں اسی لیے وہ اپنا آشیانہ نہیں بناتا۔ اس کی نظر تیز اور پرواز بلند ہے۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ اپنی امت کے نوجوانوں میں ایسی صفات دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی نظر میں شاہین کے علاوہ کوئی اور پرندہ ایسا نہیں جو نوجوانوں کے لیے قابل تقلید نمونہ ہو۔

-9 علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آباؤ اجداد کا وطن کشمیر تھا۔ آپ کے والد شیخ نور محمد ایک دین دار اور صوفی انسان تھے۔ والدہ بھی نہایت دین دار خاتون تھیں۔ اس طرح آپ کی زندگی پر والدین کی تربیت کا گہرا اثر پڑا۔

عام مسلمانوں کی طرح علامہ نے بھی سب سے پہلے دینی مدرسہ میں عربی کی تعلیم حاصل کی۔ پانچ سال کی عمر میں مشن ہائی سکول سیالکوٹ میں داخلہ لیا۔ یہاں آپ نے پرائمری اور میٹرک میں وظائف حاصل کیے۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد مرے کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے اور وہاں سے ایف۔اے کا امتحان پاس کیا۔

سیالکوٹ میں آپ کو مولوی میر حسن جیسے شفیق اور لائق استاد ملے جن کے فیض صحبت سے اقبال میں عربی، فارسی اور اسلامیات کا ذوق پیدا ہوا۔ علامہ اپنے استاد کا بے حد احترام کرتے تھے۔ حکومت کی طرف سے مولوی میر حسن کو شمس العلما کا خطاب علامہ اقبال کے کہنے پر ہی ملا۔ جب حکومت کی طرف سے سوال ہوا کہ مولوی صاحب نے کون سی کتاب لکھی ہے تو علامہ اقبال نے فرمایا: "میں خود ان کی زندہ کتاب ہوں۔"

سیالکوٹ سے ایف۔اے کرنے کے بعد علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور چلے آئے۔ یہاں گورنمنٹ کالج لاہور میں بی۔اے کا امتحان پاس کیا اور یہیں سے فلسفے میں ایم۔اے کیا اور پنجاب بھر میں اول رہے۔ یہاں آپ کو پروفیسر آرنلڈ سے استفادہ کرنے کا موقع ملا۔ پروفیسر موصوف کا قول ہے کہ "اقبال جیسا شاگرد استاد کو محقق اور محقق تر بنا دیتا ہے"۔

مروجہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کچھ عرصہ اورینٹل کالج لاہور میں اور گورنمنٹ کالج میں پروفیسر رہے۔ لیکن پرنسپل سے اختلاف کے باعث ملازمت چھوڑ دی۔ اس دوران آپ شعر و شاعری بھی کرتے رہے۔ لیکن ابھی اس کا دائرہ محدود تھا۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

کثرت مطالعہ سے آپ کے دل میں علمی تحقیق کا جذبہ پیدا ہوا۔ اسی جذبے کے تحت آپ 1905ء میں یورپ روانہ ہوئے۔ یہاں آپ نے تین سال قیام کیا۔ انگلستان سے بیرسٹری اور جرمنی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اسی زمانہ میں آپ رحمتہ اللہ علیہ اسلام کے موضوع پر چھے لیکچر دیے جو بے حد مقبول ہوئے۔ یورپ میں قیام کے دوران آپ کو مغربی تہذیب قریب سے دیکھنے کا موقع ملا آپ رحمتہ اللہ علیہ اس نتیجے پر پہنچے کہ مغربی تہذیب کی بنیاد غلط اصولوں پر رکھی گئی ہے اور یہ انسانیت کے لیے تباہ کن ہے اور یہ کہ انسانیت کی نجات اسلام ہی میں مضمر ہے۔

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف

جائزہ -4

ا۔ زراعت کو درپیش مشکلات اور اُن مسائل کے حل تجویز کریں۔

پاکستان کا اہم شعبہ ہونے کے باوجود، یہ بری طرح نظر انداز ہو رہا ہے جس کے نتیجہ میں اس کو گوناں گوں مسائل کا سامنا ہے۔

۲۔ شعبہ زراعت کے مسائل:۔ (i)۔ زراعت کے شعبے سے وابستہ آبادی کا 50 فیصد بے زمین ہاریوں پر مشتمل ہے اور یہ غربت سے بری طرح متاثر ہیں۔ جاگیردارانہ نظام، ایک ظالمانہ نظام بن گیا ہے۔

ii)۔ کسانوں کو پانی کی کمی کا بھی سامنا رہتا ہے ہے۔ آبپاشی کی سہولتیں ناکافی ہیں۔ بھارت کی طرف سے آبی دہشت گردی بھی ہوتی رہتی ہے۔ دریاؤں کے پانی پر اس کا کنٹرول ہے۔ یہ جب چاہتا ہے، پاکستان میں سیلاب اور قحط لے آتا ہے۔

iii)۔ اس جدید دور میں بھی پاکستان کا کسان فرسودہ اور پرانے طریقوں سے کاشتکاری کرنے پر مجبور ہے۔ زرعی آلات اتنے مہنگے ہیں کہ کسان کی استطاعت سے باہر ہیں۔

iv)۔ مہنگی ہونے کے ساتھ، جعلی زرعی ادویات بھی، پاکستانی کسان کا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔

v)۔ سودی زرعی قرضے اور وہ بھی زیادہ شرح سود پر، غریب کسان کا ایک سنگین مسئلہ ہے۔

۳۔ زراعت کے مسائل کے اسباب:۔

i)۔ زمین کی ملکیت کی حد طے نہیں۔ بڑی بڑی جاگیریں بے آباد اور بے کار پڑی ہیں۔

ii)۔ چھوٹے چھوٹے کھیتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ لہٰذا ان میں جدید طریقوں سے کاشتکاری ممکن نہیں ہوتی۔

iii)۔ حکومت نے اپنے فیصلوں میں زراعت کو کبھی ترجیحی طور پر نہیں لیا۔ اس لئے یہ شعبہ حکومتی عدم دلچسپی کا شکار ہے۔

iv)۔ کھیتوں کا ناہموار ہونا بھی ایک سبب ہے۔

v)۔ کھادوں کا غیر متناسب استعمال بھی مسائل کو جنم دیتا ہے۔

۴۔ زراعت کے مسائل کا حل:۔

i)۔ حکومتی سطح پر زرعی شعبہ کے لئے فنڈز میں اضافہ کیا جائے اور خصوصی مراعات کا اعلان کیا جائے۔

ii)۔ کسانوں کو پانی کی فراہمی کو بہتر بنایا جائے اور آبپاشی کے متبادل ذرائع تلاش کئے جائیں۔

iii)۔ زرعت کے جدید طریقوں سے استفادہ کیا جائے۔

i v)۔ حکومت کسانوں سے مشاورت کے بعد، ہر فصل کے پیداواری اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے قیمتیں متعین کرے۔

v)۔ بڑی بڑی جاگیروں کو مناسب مقدار کے کھیتوں میں تقسیم کیا جائے اور پھر ان کی کاشت کا بندوبست کیا جائے۔

پڑھنا

-2 دی ہوئی عبارت درست تلفظ کے ساتھ پڑھیں اور آخر میں دیے ہوئے سوالات کے جوابات بتائیں۔

لندن اور پیرس دونوں جگہ میں نے کتابوں کی دکانوں میں بچوں کو بھی خاصی تعداد میں دیکھا۔ اچھا! بچے کھلونوں کے علاوہ بھی کوئی چیز خریدنے بازار جاتے ہیں۔ خاص طور پر چھوٹے بچوں کو کتابوں کی تلاش میں دیکھ کر بڑی ہی خوشی ہوتی ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ جس بچے کو کتاب سے دلچسپی ہو جائے، وہ بڑا ہو کر ضرور عالم بنے گا۔ کتاب انسان کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔

اچھی عادتوں سے انسان کی زندگی بنتی ہے۔ جس قوم میں اچھی عادتوں کے لوگ کثرت سے ہوں، وہ قوم خوش حال ہوتی ہے...... اچھی عادتوں سے میری مراد اس قسم کی عادتوں سے ہے جیسے محنت کی عادت، دیانت کی عادت، کفایت کی عادت، خدمت کی عادت۔

لندن، اوکسفرڈ، کیمبرج اور پیرس میں، میں نے لوگوں کو مستعد اور محنتی پایا۔ وہ جو کام بھی کرتے ہیں بڑے خلوص اور استقلال سے کرتے ہیں، اور اس کام میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔ ان کو آسانی سے پیسا یا نام کمانے کی جلدی نہیں ہوتی، اس لیے ان کی ساری توجہ کام کی طرف رہتی ہے اور وہ چوری اور کام چوری دونوں سے بچے رہتے ہیں۔ محنت اور کام کو عیب نہیں سمجھا جاتا۔

ہمیں دوسری قوموں سے محنت اور دیانت کا سبق حاصل کرنا چاہیے۔ ان میں جو برائیاں ہیں ہم ان کو نہ اپنائیں، لیکن جو خوبیاں ہیں انہیں ضرور اپنانا چاہیے۔

سوالات

-1 بڑی تعداد میں بچوں کو کتابوں کی دکانوں پر دیکھ کر مصنف کے ذہن میں کیا خیال آیا؟

جواب: مصنف کے ذہن میں خیال آیا کہ جس بچے کو بچپن میں کتابوں کا شوق ہوگا وہ بڑا ہو کر ضرور عالم بنے گا۔

-2 کتاب کی اہمیت کے بارے میں مصنف کا خیال ہے؟

جواب: کتاب کی اہمیت کے بارے میں مصنف کا خیال ہے کہ کتاب انسان کو بدل کے رکھ دیتی ہے۔

-3 مصنف کے نزدیک قوموں کی خوش حالی کا راز کن عادات میں پنہاں ہے؟

جواب: مصنف کے نزدیک قوموں کی خوش حالی کا راز اچھی عادتوں میں پنہاں ہے۔

-4 کام میں مہارت حاصل کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: کام میں مہارت حاصل کرنے سے مراد محنت سے کام کرنا ہے۔

-5 آپ اپنی تین اچھی عادات بتائیں؟

جواب: سچ بولنا، محنت سے جی نہ چرانا، دوسروں کی مدد کرنا۔

قواعد

-3 ان الفاظ کے آگے سابقے لگا کر مناسب الفاظ بنائیں۔

آباد	غیر آباد، بے آباد	باز	شہ باز، دغا باز
رونق	پر رونق، خام رونق	خوش	ناخوش، ہم خوش
ادب	باادب، بے ادب	مراد	بامراد، بے مراد

اسم علم

ان کلمات میں اسم علم کی اقسام کی نشان دہی کریں۔

مرزا اسد اللہ غالب، جیدا، ابن انشا، سر ڈاکٹر محمد اقبال، حیدر کرار

جواب:

غالب	تخلص	جیدا	عرف
ابن انشا	کنیت	سر	خطاب
حیدر کرار	لقب		

-4 دانتوں کی صفائی کی اہمیت پر ایک مختصر مضمون لکھیں۔

جواب: دانتوں کی صفائی:

صفائی عجب چیز دنیا میں ہے
صفائی سے بڑھ کر نہیں کوئی شے

ویسے تو جسم کا ہر عضو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے مگر دانت خاص نعمت ہیں۔ دانتوں کے بغیر نہ ہم کوئی چیز چبا سکتے ہیں اور نہ ان کا ذائقہ محسوس کر سکتے ہیں۔ دانتوں کے بغیر کھائی ہوئی چیز بلکہ پیٹ کے اندر پھینکی ہوئی چیز ہضم نہیں ہوتی۔ انسان کا نظام انہضام خراب ہو جاتا ہے اور انسان کمزور ہونے لگتا ہے طرح طرح کی بیماریاں اسے آ پکڑتی ہیں۔

دانتوں کی صفائی بہت ضروری ہے۔ اگر دانت صاف نہ کیے جائیں تو دانتوں پر میل کی ایک تہہ جم جاتی ہے جو دانتوں کی اصلی چمک کو زائل کر دیتی ہے۔ میل کی تہہ قدرتی دانتوں کی تہہ کو کھا جاتی ہے اور دانتوں میں سوراخ ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی چیز کھاتے ہیں تو وہ دانتوں کے اندر چلی جاتی ہے۔ دانتوں کے اندر جا کر وہ گلتی سڑتی ہے۔ وہ گلا سڑا مادہ کھانے کے ساتھ بدن میں جاتا ہے جو مختلف بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ دانتوں کی صفائی سے دانت صاف رہتے ہیں۔ ان میں گندگی نہیں پھیلتی۔ انسان تندرست و توانا رہتا ہے اور دانت کی تکلیف سے بچا رہتا ہے۔

-5 اپنے سکول میں 14 اگست کے پروگرام کا حال تحریر کریں۔

جواب:

14 اگست یوم آزادی کہلاتا ہے۔ اس روز اہل پاکستان اپنی آزادی کی سالگرہ مناتے ہیں۔ یہ دن ہر سال آزادی، حریت اور استقلال کا پیغامبر بن کر آتا ہے۔ جس سے جدوجہد آزادی کی یاد پھر زندہ ہو جاتی ہے۔ زندہ قومیں اپنی آزادی کے دن کو ہمیشہ غیر معمولی اہمیت دیتی ہیں۔ اور اسے شایان شان طریقے سے مناتی ہیں۔ یوم پاکستان کی تقریب ہمارے سکول میں ہر سال منائی جاتی ہے۔ اس سال ہماری اس تقریب کے مہمان خصوصی جناب نسیم خاں تھے۔ سکول کو دو تین پہلے ہی مختلف رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ درختوں کو سفیدی کی گئی اور سکول کی عمارت کو پینٹ کر کے دلہن کی طرح سجایا گیا۔ تقریب کا انعقاد آٹھ بجے ہونا تھا۔ وقت مقررہ سے آدھ گھنٹہ پہلے بارش شروع ہوگئی۔ سکول کے طلبہ والدین اور مہمان گرامی بھی بارش کی نذر ہو گئے۔ چنانچہ شہر میں اعلان کروا دیا گیا کہ سکول میں یوم پاکستان سے متعلقہ ہونے والی تقریب شام کو چار بجے ہوگی۔ بارش تھم گئی۔ تین بجے سے طلبہ اور مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی۔ پانچ بجے تک سٹیج سج گئی اور ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ عین پانچ بجے معزز مہمان کو سلامی دینے کے لیے اسکاؤٹس کا چاق و چوبند دستہ اپنی مخصوص یونیفارم میں تیار کھڑا تھا۔ موسیقی کی ہلکی ہلکی دھن بج رہی تھی۔ معزز مہمان کے آنے پر جناب ہیڈ ماسٹر نے ان کا استقبال کیا اور اسکاؤٹس نے انہیں سلامی دی۔ مہمان خصوصی سکاؤٹس کی سلامی سے بڑے خوش نظر آ رہے تھے۔

سٹیج سیکریٹری نے جناب کوثر سلیم کو تلاوت قرآن پاک کی دعوت دی۔ جناب قاری کوثر سلیم نے نہایت پرسوز انداز میں تلاوت قرآن فرمائی۔ ہال میں ایک سکوت طاری تھا۔ ہر کوئی ان کی قرات سے محظوظ ہو رہا تھا۔ اس کے بعد جناب ذوالفقار جماعت دہم کا نام پکارا گیا۔ وہ سٹیج پر آئے ان کی تقریر کا عنوان تھا ”آزادی ہے شان ہماری، آزادی ہے آن ہماری“۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ 1857ء کی ناکام جنگ آزادی کے بعد برصغیر ہندوستان میں مسلمان قوم کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور انگریز نے ہندوستان کی سرزمین پر اپنے قدم مضبوطی سے جما لیے۔ یہ تاریکی کا دور تھا۔ مسلمانوں پر مایوسی کے بادل چھا گئے۔ اور غلامی کی سیاہ رات کے اندھیرے ہر طرف پھیل گئے۔ غلامی کا یہ دور بدترین دور تھا۔ جس میں مسلمانوں نے مذہب و معاشرے، تاریخ و تمدن اور جذبہ حریت کو بری طرح پامال کیا۔

تھا نہ جو خوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

مایوسی اور بددلی کے اس نازک دور میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں ایسے رہنما پیدا کیے جنہوں نے مسلمانوں کے اندر آزادی و حریت کی تڑپ پیدا کی۔ ان رہنماؤں میں نذیر احمد، مولانا شبلی، مولانا حالی، مولانا ظفر علی خان، علی برادران اور سب سے بڑھ کر علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ ان رہنماؤں نے مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا اور ان کی روح کو گرمایا۔

ان کے بعد جماعت نہم کے احسن اقبال کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا ”علامہ اقبال اور تحریک آزادی“ انہوں نے فرمایا کہ علامہ اقبال رحمتہ اللہ نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی اور ان میں آزادی و حریت کا جذبہ ابھارا۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے 1930ء میں الہ آباد کے مقام پر پاکستان کا تصور پیش کیا۔ یہ تصور جلد ہی اسلامیان ہند کے دل کی دھڑکن بن گیا اور وہ اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے سرگرم عمل ہو گئے۔

آخر میں سٹیج سیکریٹری نے جناب نسیم خاں مہمان خصوصی کو خطاب کی دعوت دی۔ انہوں نے فرمایا کہ پاکستان تو بن گیا۔ پاکستان بننے میں ہزاروں لوگوں کا خون شامل ہے۔ اب ہم پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ صرف رسمی طور پر یوم پاکستان بنا لینا کوئی اہمیت نہیں رکھتا بلکہ اصل چیز احساس ذمہ داری ہے۔ آزادی کا حصول تو آسان تھا مگر تحفظ آزادی مشکل ہے۔ ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم آزادی کے تحفظ کی خاطر کیا کر رہے ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور اسے اپنی ذمہ داری بطریق احسن عہدہ برآ ہونا چاہیے۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

افراد کے ہاتھوں میں اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

شاید وقت کی کمی کی وجہ سے جناب نسیم خاں مہمان خصوصی تو رخصت ہو گئے بعد میں جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے اول، دوم اور سوم آنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کیے۔

☆☆☆☆

22- دانت نکلوانا

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
سادہ لوح	سادہ طبیعت والے بھولے بھالے	افاقہ	آرام
قولنج	پیٹ کا درد	ایذا	تکلیف
کھینچا تانی	لڑائی جھگڑا	گرفت	پکڑ
شاکر	شکر کرنے والا	صداقت	سچائی
راحت	آرام سکون	علی الصبح	صبح سویرے
بے تاب	بے چین	اوزار	آلات، ہتھیار
پیہم	مسلسل	راہ رسم	میل جول

مشقی سوالات کے جوابات

2- دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) شیکسپیئر نے دانت کے درد کے بارے میں کیا کہا ہے؟
جواب: شیکسپیئر نے دانت کے درد کے بارے میں لکھا ہے کہ شاکر سے شاکر انسان بھی دانت کی درد برداشت نہیں کر سکتا۔

(ب) مصنف کے خیال میں دانت کے درد کے مقابلے میں دوسرے دردوں کی کیا حیثیت ہے؟
جواب: مصنف کے خیال میں دانت کے درد کے مقابلے میں دوسرے دردوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے وہ درد تو عین راحت ہیں۔

(ج) دانت نکلوانے والے نے دندان ساز کے پاس جاتے ہی پہلا فقرہ کیا کہا؟
جواب: دانت نکلوانے والے نے دندان ساز کے پاس جاتے ہی پہلا فقرہ یہ کہا "میری یہ داڑھ فوراً نکل سے نکال دو"

(د) ڈاکٹر صاحب نے دانت نکلوانے والے سے کیا کیا سوالات کیے؟
جواب: ڈاکٹر صاحب نے دانت نکلوانے والے سے مختلف سوالات کیے مثلاً کون سی داڑھ میں درد ہے؟ اوپر والی یا نچلی۔ کتنے دن سے درد ہے؟ کیوں درد ہے؟ اس سے پہلے بھی دانت نکلوایا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

(ہ) ڈاکٹر صاحب کے خیال میں لوگوں کے دانت خراب ہونے کی کیا وجہ ہے؟
جواب: ڈاکٹر صاحب کے خیال میں لوگوں کے دانت خراب ہونے کی وجہ دانتوں کی صفائی نہ کرنا ہے۔

(ز) ڈاکٹر صاحب نے دانت نکلوانے والے صاحب کو کیا یقین دلایا؟
جواب: ڈاکٹر صاحب نے دانت نکلوانے والے کو یقین دلایا کہ انجکشن سے کسی قسم کا کوئی درد نہ ہوگا۔

(و) ڈاکٹر صاحب نے زنبور پکڑا تو مریض کو کیا محسوس ہوا؟
جواب: ڈاکٹر صاحب نے زنبور پکڑا تو مریض کو محسوس ہوا کہ جیسے موت کا فرشتہ آ گیا ہے۔

(ط) کیا ڈاکٹر صاحب پوری داڑھ نکالنے میں کامیاب رہے؟
جواب: پہلی دفعہ تو آدھی داڑھ نکلی اور آدھی ٹوٹ گئی بعد میں زور لگا کر داڑھ کا دوسرا حصہ بھی نکال لیا۔

3- مناسب الفاظ سے خالی جگہ پر کریں۔

i- اگر دانت کے درد کے بجائے قولنج کا درد یا جگر کا درد لکھ دیتا۔ (پیٹ، جگر)

ii- میں تقریباً ہر درد سے آشنا ہوں۔ (آشنا، ناآشنا)

iii- بجلی کے سوا شاید ہی کوئی دوسری چیز مجھے بچا سکتی۔ (بجلی، گیس)

iv- اب میں درد سے بے تاب ہو رہا تھا۔ (پرسکون، بے تاب)

v- امریکا اور انگلینڈ میں ہر آدمی سال میں چار دفعہ دانت صاف کرواتا ہے۔ (چار، ایک)

vi- انجکشن کے نام سے مجھے روزِ اول ہی سے چڑ ہے۔ (روزِ اول، مہینوں)

vii- درد حد سے گزر کر دوا معلوم ہونے لگا۔ (دوا، قضا)

viii- اس کے بعد دانت اور زنبور میں ایک باقاعدہ کشتی شروع ہوئی۔ (زنبور، قینچی)

ix- اس کے بعد چند ثانیے نہایت عذاب کی حالت میں گزرے۔ (عذاب، سکون)

x- جوں جوں درد کم ہوتا گیا جبڑا سوجتا گیا۔ (جبڑا، گال)

قواعد سیکھیں

حروف تاسف

یہ ایسے کلمات یا حروف ہیں، جو افسوس کے مقام پر بولے جاتے ہیں۔
مثلاً: کاش!، افسوس!، ہائے! وغیرہ۔

حروف ندائیہ

یہ وہ حروف ہیں جو صدا لگانے یا "دعا" کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ انہیں پکارنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

مثال: اے، او، ابے، اجی وغیرہ۔

سرگرمی: ان فقرات میں حروف تاسف اور حروف ندائیہ کی نشان دہی کریں۔

1- کاش! تم سمجھ جاتے۔ 2- ہائے! وہ پھر رہ گیا۔
3- اے اللہ! ہماری مدد فرما۔ 4- اف! کتنی گرمی ہے۔
5- اے! تو کدھر جا رہا ہے۔ 6- میاں جی! کیا حال ہیں؟

جواب: (1) کاش (2) ہائے (3) اے اللہ (4) اف (5) اے (6) میاں جی

4- متضاد لکھیں۔

جواب:

ناکام	کامیاب	ناآشنا	آشنا
پوشیدہ	ظاہر	پڑھا لکھا	ان پڑھ
مہذب	غیر مہذب	گھبراہٹ	سکون
آخری	پہلی	سوال	جواب
گرم	ٹھنڈا	بیماری	تندرستی

5- اپنے جملوں میں استعمال کریں:

تڑپ، افاقہ، راہ و رسم، اوزار، علاج، خیر خواہ، کھینچا تانی، سانحہ، عذاب، رنگت

جواب:

الفاظ	جملے
تڑپ	کبوتر نے تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔
افاقہ	مجھے درد سے اب کچھ افاقہ ہے۔
راہ و رسم	احسن جس سے ملتا ہے اس سے راہ و رسم نکالنا شروع کر دیتا ہے۔
اوزار	ڈاکٹر کے دانت نکالنے کے اوزار باکس میں ہیں۔
علاج	میں نے ڈاکٹر سے اپنا علاج کروایا۔
خیر خواہ	گھبرائیں نہیں میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔
کھینچا تانی	لڑکوں کی کھینچا تانی میں میری عینک ٹوٹ گئی۔
سانحہ	یہ سانحہ کسی تکلیف سے کم نہیں ہے۔
عذاب	یادِ ماضی عذاب ہے یارب۔
رنگت	آپ کے چہرے کی رنگت ماند پڑ گئی ہے۔

کچھ نیا لکھیں

6- اپنی کسی بیماری کے علاج کے بارے میں مزاحیہ تحریر لکھیں۔

جواب:

میرے سر میں شدید درد تھی۔ میں ڈاکٹر بشیر کے کلینک میں گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے پوچھا کیا تکلیف ہے؟ میں نے کہا سر میں درد ہے۔ اس نے کہا کیا کام کرتے ہو؟ میں نے کہا دفتر میں کام کرتا ہوں۔ ڈاکٹر نے کہا بھئی یہاں کوئی حیلہ بہانہ نہیں چلے گا۔ میں کوئی سرٹیفکیٹ نہیں دوں گا کہ اس کے سر میں درد ہے یہ تو سیدھا سیدھا بہانہ ہے۔ میں نے کہا مجھے کوئی سرٹیفکیٹ نہیں لینا۔ ڈاکٹر نے کہا، تو پھر درد کس وجہ سے ہے؟ رات کو کیا کھایا تھا؟ صبح کتنے بجے اٹھے تھے، جب اٹھے تھے کیا ہوا چل رہی تھی؟ ہوا ٹھنڈی تھی یا گرم؟ تم نے سر پر کوئی کپڑا یا ٹوپی لی تھی یا نہیں؟ ڈاکٹر کے سوالوں کی بوچھاڑ سے میں تنگ آ گیا۔ دل چاہا کہ اس کا سر پھوڑ دوں۔ میں بار بار کہہ رہا تھا کہ بھئی درد سے میرا سر پھٹا جا رہا ہے۔ کوئی دوا دو۔ ڈاکٹر نے کہا سر کہاں سے پھٹ رہا ہے تاکہ اس کا پہلے علاج کیا جائے۔ اگر سر پھٹ گیا تو وارے نیارے ہو جائیں گے۔ ڈاکٹر ادھر ادھر کی ہانک رہا تھا اور درد سے میرا برا حال ہو رہا تھا۔ میں اٹھا تاکہ کسی اور ڈاکٹر کے پاس جاؤں مگر وہ مجھے پکڑ پکڑ کر بٹھا رہا تھا اور کہتا تھا کہ سر درد تو فوراً ہٹ جائے گا بس مجھے یہ بتا دو کہ درد ہوا کیوں ہے؟ اب میرے پاس اس کا کیا جواب تھا۔ وہ مجھے نہ تو جانے دیتا تھا اور نہ علاج کرتا تھا۔ اتنے میں دو خواتین آئیں مجھے کہنے لگا "لیڈیز فسٹ" ڈاکٹر خواتین کے کمرے میں گیا اور میں نے وہاں سے دوڑ لگا دی۔

☆☆☆☆

23- ہمارے ادارے

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
مختص	خاص کیا گیا	انتشار	بدنظمی، بے ترتیبی
عزت و آبرو	عزت	مستعد	تیار، ہوشیار
سالمیت	بقا	جانچ	پرکھنا
نوعیت	قسم	فلاح و بہبود	بھلائی
پیش پیش	آگے آگے	بے تاب	بے چین
ہمہ وقت	بروقت	اشتیاق	شوق
فروغ	ترقی	مامور	مقرر
ہم راہ	ساتھ	فروغ	ترقی

مختصر جوابات

i- ادارے سے کیا مراد ہے؟
جواب: منظم طریقے سے کام کرنے والے محکموں کو ادارے کہتے ہیں۔ مثلاً صفائی کا ادارہ، تعلیم کا ادارہ، پولیس کا ادارہ۔

ii- عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے ادارے کا نام بتائیں؟
جواب: عوام کو صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے ادارے کا نام محکمہ صحت ہے۔

iii- تعلیمی ادارے کیا کام کرتے ہیں؟
جواب: تعلیمی ادارے لوگوں کی تعلیم کا بندوبست کرتے ہیں۔

iv- عدلیہ کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟
جواب: عدلیہ لوگوں کو انصاف فراہم کرتی ہے۔

v- قومی اسمبلی کی کیا اہمیت ہے؟
جواب: قومی اسمبلی ملک کے لیے قوانین بناتی ہے۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

vi- پاکستانی پوسٹ آفس کی تاریخ پہلا ٹکٹ کس نے ڈیزائن کیا تھا؟

جواب: پاکستانی پوسٹ آفس کی تاریخ کا پہلا ٹکٹ اے آر چغتائی نے ڈیزائن کیا تھا۔اس ٹکٹ کی مالیت ایک روپیہ تھی اور اس پر ہلال اور دو ستارے بنائے گئے تھے۔

vii- ادارے کیوں بنائے جاتے ہیں؟

جواب: منظم طریقے سے کام کرنے کے لیے ادارے قائم کیے جاتے ہیں۔

viii- چند اہم اداروں کے نام بتائیں؟

جواب: فوج، پولیس، عدلیہ، پارلیمنٹ، محکمہ صحت، محکمہ تعلیم ہمارے ملک کے چند اہم ادارے ہیں۔

ix- اداروں کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: اداروں کا کام قانون اور ضابطوں کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہوتا ہے۔

مشقی سوالات کے جوابات

2- دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) جمعے کو بچے اور دادا جان کیا کرتے تھے؟

جواب: جمعے کو بچے اور دادا جان مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے تھے۔

(ب) تعلیمی ادارے کیوں ضروری ہیں؟

جواب: تعلیم سب کے لیے بہت ضروری ہے۔اس لیے تعلیمی ادارے بھی ضروری ہیں۔

(ج) عدلیہ کیا کام کرتی ہے؟

جواب: عدلیہ لوگوں کو انصاف فراہم کرتی ہے۔

(د) صحت کے مراکز کون سی خدمات سرانجام دیتے ہیں؟

جواب: صحت کے مراکز عوام کی صحت کے خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

(ہ) پولیس کے کیا فرائض ہیں؟

جواب: پولیس مجرموں کو پکڑتی ہے اور قانون کے مطابق سزا دلاتی ہے۔

(و) بحیثیت پاکستانی ہم قومی اداروں کے فروغ کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

جواب: بحیثیت پاکستانی ہم قومی اداروں کے فروغ کے لیے ان سے تعاون کر سکتے ہیں۔

3- سبق کے مطابق لکھ کر بتائیں کہ یہ جملے کس نے کہے تھے؟

i- "دادا جان! ہمارے ملک میں کون کون سے قومی ادارے کام کر رہے ہیں؟" (اسد)

ii- "پورے ملک سے لوگ اپنے نمائندے چن کر قومی اسمبلی میں بھیجتے ہیں۔" (دادا جان)

iii- "دادا جان! کیا پولیس بھی قوم ادارہ ہے؟" (رضا)

iv- "ہماری بہادر افواج ہمارے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہیں۔" (سارہ)

v- "عدلیہ بھی اہم قومی ادارہ ہے۔اس پر بھی تھوڑی روشنی ڈالیں"۔ (عائشہ)

قواعد سیکھیں

6- قوسین میں دیے گئے الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کر کے خالی جگہ میں لکھیں اور عبارت مکمل کریں۔

عجائب گھروں کا شمار بھی قومی اداروں میں ہوتا ہے۔عجائب گھر ہمیں قدیم تہذیب و تمدن اور ثقافت سے (متعارف) روشناس کرانے کا ایک (وسیلہ) ذریعہ ہیں۔لاہور کے عجائب گھر کو ایک اہم قومی ادارے کا (حیثیت) مقام حاصل ہے۔(علاوہ ازیں) اس کے علاوہ کتب خانے بھی ہمارے قومی ادارے ہیں، جو علم و ادب کے خزانوں کی (ٹھکانہ) جگہ ہوتے ہیں۔یہاں (بعض) کچھ کتب تواتنی (نایاب) کم یاب ہوتی ہیں، جو صرف خاص خاص کتب خانوں میں ہی ملتی ہیں۔علم کی (طلب) چاہت رکھنے والے یہاں جاتے ہیں اور اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔

7- نمایاں کیے گئے الفاظ کے متضاد لکھ کر جملے مکمل کریں۔

i- سورج مشرق سے طلوع ہوتا اور مغرب میں غروب ہوتا ہے۔

ii- ہار اور جیت کھیل کا حصہ ہوتے ہیں۔

iii- قومی ادارے ملک کی ترقی اور تنزلی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

iv- بری فوج زمینی حدود کی اور بحریہ فوج سمندری حدود کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔

v- معاشرے میں امن و امان کی عدم موجودگی بے امنی پھیلانے کا باعث بنتی ہے۔

☆☆☆☆

24- ٹائیگر ہلز کا ٹائیگر

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
دفاع	بچاؤ	قابض	قبضہ کرنے والا
منجمد	جما ہوا	جاں باز	جان پر کھیلنے والا
عقابی	عقاب کی	سیسہ پلائی	مضبوط
ڈیوٹی	فرض	سراغ	کھوج
بارودی سنگ	زمین کی بالائی سطح پر چھپایا ہو بارودی مواد جس پر مخصوص وزن پڑنے سے یہ پھٹ جاتا ہے۔یہ دشمن کی پیش قدمی کو روکنے کے لیے بچھایا جاتا ہے۔		
شکست	ہار		

مختصر جوابات

i- نشان حیدر پانے والے جوانوں کے نام بتائیں؟

جواب: اب تک دس جان نثاروں کو نشان حیدر دیا گیا ہے۔

ii- شہید اور غازی میں کیا فرق ہے؟

جواب: شہید ملک کا دفاع کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں جان کا نذرانہ دے دیتا ہے۔غازی دشمن پر فتح حاصل کر کے اپنا نام زندہ رکھتا ہے۔

iii- لالک جان کا تعلق کس رجمنٹ سے تھا؟

جواب: لالک جان کا تعلق 12 ناردرن لائٹ انفنٹری سے تھا۔

iv- حوالدار لالک جان کس محاذ پر شہید ہوئے؟

جواب: حوالدار لالک جان ٹائیگر ہلز کے محاذ پر شہید ہوئے۔

v- حوالدار لالک جان کے بعد نشان حیدر کسے ملا ہے؟

جواب: حوالدار لالک جان تا حال نشان حیدر پانے والے سب سے آخری فوجی ہیں۔

vi- نشان حیدر پانے والوں میں لالک جان کا کتنا نمبر ہے؟

جواب: نشان حیدر پانے والوں میں لالک جان دسویں فوجی ہیں۔

vii- جنگ کے دوران لالک جان کیسے لڑے؟

جواب: لالگ جان نے دوران جنگ قدم قدم پر جرات و بہادری، عزم و استقلال اور قائدانہ بصیرت کا ثبوت دیا۔

viii- حوالدار لالک جان کا کیا معرکہ ہے؟

جواب: حوالدار لالک جان شہید نے زخمی حالت میں زندگی کے آخری سانس تک وطن عزیز کی حفاظت پر آنچ نہ آنے دی۔

مشقی سوالات کے جوابات

2- دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) لالک جان کے نانا نے ان کا نام دوہٹ کیوں رکھا؟

جواب: لالک جان کے نانا نے ان کا نام دوہٹ اس لیے رکھا کہ وہ دشمن کے خلاف طوفان بن کر ابھریں گے۔

(ب) سپاہی نے لالک جان سے کیا کہا؟

جواب: سپاہی نے لالک جان سے کہا کہ وہ نیچے آ جائیں اور تھوڑی دیر آرام کر لیں۔

(ج) ٹائیگر ہلز بھارت کے لیے کیوں اہم تھا؟

جواب: ٹائیگر ہلز بھارت کے لیے اس لیے اہم تھا کہ پاکستان پر حملہ کرنے کے لیے یہی جگہ مناسب تھی۔

(د) صوبیدار نے اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کر کے کیا کہا؟

جواب: صوبیدار نے اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کر کے کہا "ساتھیو! اگر سورج طلوع ہونے سے پہلے بھارتی فوج کے راستے میں بارودی سرنگیں بچھا دی جائیں تو دشمن کی پیش قدمی روکی جا سکتی ہے۔"

(ہ) حوالدار لالک جان کیسے شہید ہوئے؟

جواب: حوالدار لالک جان ٹائیگر ہلز محاذ کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوا۔

3- درست جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (x) کا نشان لگائیں۔

i-	14 فروری 1967ء کو ہندور میں ایک خطرناک طوفان آیا۔	✓
ii-	8 جولائی کو دشمن نے لالک جان کی یونٹ کو دوبارہ نشانہ بنایا۔	x
iii-	تقریباً دو گھنٹے میں لالک جان نے بارودی سرنگوں کا جال بچھایا۔	x
iv-	6 جولائی کو لالک جان شدید زخمی ہوئے۔	x
v-	لالک جان کے والد کا نام نیت جان تھا۔	✓

قواعد سیکھیں

یاد رکھیں

i- اہل زبان اپنی روزانہ کی بول چال میں سلیس، موزوں اور مناسب الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔انہیں "روزمرہ" کہتے ہیں۔روزمرہ میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

ii- ایسے الفاظ جو اپنے حقیقی معنی کی بجائے مجازی معنی میں استعمال ہوں، انہیں "محاورہ" کہتے ہیں۔

5- دیے گئے الفاظ میں سے محاورات اور روزمرہ الگ الگ کریں اور انہیں جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

دل سے اتر جانا، سر پر اٹھانا، شیخی بگھارنا، دیکھتے ہی دیکھتے، روٹی کھائی، دس بیس

جواب:

محاورات	جملے
دل سے اتر جان	حمید کے غلط کاموں کی وجہ سے وہ میرے دل سے اتر گیا ہے۔
سر پر اٹھانا	بچوں کو آج چھٹی ہے انہوں نے تو آج آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے۔
شیخی بگھارنا	ایسے ہی شیخی بگھارنے سے کیا فائدہ کچھ کر کے دکھاؤ۔
دیکھتے ہی دیکھتے	احمد دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہو گیا۔
روٹی کھائی	خالد نے روٹی کھائی اور چلا گیا۔
دس بیس	دس بیس لڑکے اکٹھے کر لو اور بیڈمنٹن کھیلو۔

6- دیے گئے واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کے واحد

فریق، اشجار، عمل، احرام، امم، آفاق، اثمار، خزانہ

جواب: جمع کے واحد

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

احرام	حرم	امم	امت
اثمار	ثمر	اشجار	شجر

واحد کے جمع

فریق	فریقین	عمل	اعمال
آفاق	افق	خزانہ	خزائن

کچھ نیا لکھیں

-7 دی گئی عبارت توجہ سے پڑھیں اور سوالات کے جوابات لکھیں۔

شدید سردی کا موسم تھا اور تیز بارش ہو رہی تھی۔ ایک صاحب اپنے کمرے میں دبکے بیٹھے تھے۔ صاحب کے سات والے کمرے میں نوکر بھی اپنے بستر میں بیٹھا آرام کر رہا تھا۔ انہوں نے اپنے نوکر کو آواز دی اور کہا: ''باہر دیکھو! بارش رک گئی یا اب بھی جاری ہے؟'' نوکر سردی کے مارے سکڑ رہا تھا۔ اس کا باہر نکلنے کو جی نہ چاہا۔ وہ وہیں بیٹھے بیٹھے بولا: ''صاحب! ابھی بارش ہو رہی ہے۔'' صاحب بولے: ''تم تو باہر گئے ہی نہیں تو کیوں کر کہ دیا کہ بارش ہو رہی ہے؟'' نوکر نے جواب دیا: ''صاحب! ابھی ابھی بھیگی بلی اندر آئی تھی۔ مجھے اس سے پتا چلا ہے کہ بارش ہو رہی ہے۔''

سوالات

-i صاحب کمرے میں کیوں دبکے بیٹھے تھے؟

جواب: صاحب سردی سے بچنے کے لیے کمرے میں دبکے بیٹھے تھے۔

-ii صاحب نے کیا معلوم کرنے کے لیے نوکر کو آواز دی تھی؟

جواب: صاحب نے نوکر کو آواز دی اور کہا: ''دیکھو! کیا بارش رک گئی ہے یا اب بھی جاری ہے؟''

-8 ہمارے ملک کی تین افواج ہیں: ''بری، بحری اور فضائی۔'' اگر آپ کو فوج میں شامل ہونے کا موقع ملے تو آپ ان میں سے کس فوج کا حصہ بن کر اپنے وطن کی حفاظت کرنا چاہیں گے اور کیوں؟

جواب: میں فضائی فوج کا حصہ بن کر اپنے وطن کی حفاظت کروں گا کیونکہ دشمن کے جہازوں پر حملہ کرنا مجھے اچھا لگتا ہے۔

☆☆☆☆

-25 بڑا ہو کے نیک انسان بنوں گا

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
راہِ شریعت	شریعت کا راستہ	شفقت	مہربانی
پیامِ حدیث	حدیث کا پیغام	روایت	بیان، ذکر
الفت	محبت	طریقہ	ڈھنگ
غافل	لاپرواہ	اطاعت	فرمانبرداری
ہمت	جرائت	سلطان	بادشاہ
بے کسی	مجبور		

مختصر جوابات

-i ایک نیک انسان میں کیا کیا خوبیاں ہوتی ہیں؟

جواب: نیک انسان اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرنے والا، راہ شریعت پر چلنے والا، فقیروں سے پیار محبت کرنے والا، ان پڑھوں کو پڑھانے والا، بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے پیار کرنے والا ہوتا ہے۔

-ii چاروں خلفائے راشدین کے نام اور ان کی ایک ایک خوبی بیان کریں؟

جواب: چاروں خلفائے راشدین کے نام اور خوبی:

-i حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے ہمیشہ ساتھی رہے۔

-ii حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے عدل پسند تھے۔

-iii حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے سخی تھے۔

-iv حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہادر اور نڈر خلیفہ تھے۔

-iii شاعر نے نظم میں کیا بننے کی خواہش کی ہے؟

جواب: شاعر نے نظم میں نیک انسان بننے کی خواہش کی ہے۔

-iv بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ شاعر نے کیا سلوک کرنے کی بات کی ہے؟

جواب: شاعر نے بڑوں کا ادب کرنے اور چھوٹوں سے شفقت کرنے کی بات کی ہے۔

-v شاعر نے بچے کا کیا عزم بیان کیا ہے؟

جواب: شاعر نے بچے کا عزم بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرنے والا، ان پڑھوں کو پڑھانے والا، ہر ایک سے محبت کرنے والا، بے کسوں سے ہمدردی کرنے والا، بڑوں کا ادب کرنے والا اور چھوٹوں پر شفقت کرنے والا بنوں گا اور مجھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسی رفقات، حضرت فاروق رضی اللہ عنہ جیسا عدل، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسی سخاوت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی شجاعت ہو گی۔

-vi شاعر نے خدمت خلق اور علم کے متعلق کیا بات کی ہے؟

جواب: شاعر نے کہا ہے کہ میں خدمق خلق کروں گا اور علم کی روشنی پھیلاؤں گا۔

-vii حدیث کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: حدیث کے لغوی معنی ''بات چیت'' اور ''گفتگو'' کے ہیں۔

-viii حدیث کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

جواب: اصطلاح میں حدیث سے مراد وہ قول، فعل اور تقریر ہے جس کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی طرف ہو۔

-ix مردوں اور عورتوں میں سب سے زیادہ احادیث کن سے مروی ہیں؟

جواب: مردوں میں سب سے زیادہ احادیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور عورتوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں۔

مشقی سوالات کے جوابات

-2 دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں:

(الف) شاعر حاکم اور سلطان کیوں نہیں بننا چاہتا؟

جواب: شاعر حاکم اور سلطان نہیں بننا چاہتا تھا کیونکہ وہ انصاف نہیں کر پائے گا۔

(ب) اس نظم میں کس کی اطاعت کرنے کی بات کی گئی ہے؟

جواب: اس نظم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرنے کی بات کی گئی ہے۔

(ج) شاعر نے کس طرح کا انسان بننے کی تمنا کی ہے؟

جواب: شاعر نے نیک انسان بننے کی تمنا کی ہے۔

(د) نظم میں جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر کیا گیا ہے، ان کے پورے نام اور ان کے بارے میں دو دو سطریں لکھیں؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے خدا ترس، عبادت گزار اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے ہمیشہ ساتھی رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رعایا کے خدمتگار اسلامی سلطنت بڑھانے والے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے سخی تھی۔ مسلمانوں کے لیے میٹھے پانی کا کنواں خرید کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے بہادر، شجاع او ردلیر تھے۔ قلعہ خیبر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی فتح کیا۔

(ہ) آپ بڑے ہو کر کس طرح کے انسان بننا چاہتے ہیں؟ ایک نوٹ لکھیں۔

جواب: شاعر نے بچے کا عزم بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرنے والا، ان پڑھوں کو پڑھانے والا، ہر ایک سے محبت کرنے والا، بے کسوں سے ہمدردی کرنے والا، بڑوں کا ادب کرنے والا اور چھوٹوں پر شفقت کرنے والا بنوں گا اور مجھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسی رفقات، حضرت فاروق رضی اللہ عنہ جیسا عدل، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسی سخاوت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی شجاعت ہو گی۔

-3 نظم کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

☆	وہ بندے جو ✓ غافل لاپروا ہیں حکم خدا سے
☆	بڑا ہو کے میں ✓ نیک بھلا انساں بنوں گا
☆	نہ ہو گی کسی کام سے مجھ کو الجھن ✓ نفرت
☆	اسی سے مجھے ✓ چین سکون و آرام ہو گا
☆	سبھی کی حفاظت ✓ ہدایت مرا کام ہو گا

-5 درج ذیل حکم ناموں کو پڑھیں اور خود سے ایک ایک حکم نامہ بنا کر سنائیں۔

(الف) عدالت عظمیٰ کی جانب سے جاری حکم نامے کے مطابق یہ ہدایت کی گئی ہے کہ صوبے کے تمام سکول موسم گرما کی چھٹیوں کے لیے 15 جون سے 15 اگست تک بند رہیں گے۔ کوئی بھی سکول موسم گرما کی چھٹیوں میں ''سمر کیمپ'' لگانے کا مجاز نہ ہو گا۔

بحکم مجسٹریٹ

(ب) سکول انتظامیہ کی جانب سے یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ تمام بچے 10 دسمبر سے سردیوں کے یونی فارم میں سکول آئیں گے۔ سکول کے اوقات پیر تا جمعرات صبح 8 سے 1:30 بجے تک جبکہ بروز جمعہ صبح 8 سے 12:30 بجے تک ہوں گے۔

بحکم ہیڈ ماسٹر صاحب/ ہیڈ مسٹریس صاحبہ

جواب: سکول انتظامیہ کی طرف سے یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ تمام بچے یکم دسمبر سے ساڑھے پانچ تا ساڑھے چھ بجے سکول گراؤنڈ میں کسی بھی کھیل کھیل میں حصہ لے سکتے ہیں۔ سب بچوں کی حاضری لازمی ہے۔

قواعد سیکھیں

-6 ''برسات'' کے متلازم الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے

آسمان، ہوا، بادل، بوندا باندی، موسلا دھار، میدان، جنگل، درخت،

ہوا بند تھی، پسینے چھوٹ رہے تھے اور اچانک ہوا چلنے لگی۔ کچھ سکھ کا سانس آیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان بادلوں سے بھر گیا گھنگھور گھٹا بارش کے لیے تل گئی۔ پہلے تو بوندا باندی ہونے لگی پھر موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ تھوڑی ہی دیر میں گلیاں پانی سے بھر گئیں۔ بچے کاغذ کی کشتیاں بنا کر پانی میں چلانے لگے۔ ہر طرف جل تھل ہو گیا۔ میدان، جنگل پانی سے بھر گئے۔ درختوں نے سبز لباس پہن لیا۔ درخت پانی میں دھل کر صاف شفاف ہو گئے۔

-7 جملے میں خط کشیدہ لفظ کے درست متضاد لفظ کے گرد دائرہ لگائیں اور اس لفظ کا جملہ بنائیں۔

-i حامد نے بصیرت کے موضوع پر تقریر تیار کی۔

(ا) تکبیر (ب) تحریر ✓
(ج) تصویر (د) تشہیر

-ii کسی کی غربت کی وجہ سے اس کی تضحیک نہیں کرنی چاہیے۔

(ا) امارت ✓ (ب) شہرت
(ج) فضیلت (د) شریعت

-iii اچھا نتیجہ آنے پر مونسہ بہت مسرور تھی۔

(ا) غمگین (ب) خوش
(ج) مطمئن (د) مغموم ✓

-iv حکومت نے عبدالستار ایدھی کی خدمات کا اعتراف کیا۔

(ا) اقرار (ب) انکار ✓
(ج) اظہار (د) اصرار

-v کٹائی کی وجہ سے جنگلات آہستہ آہستہ درختوں کی قلت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(ا) کمی (ب) بہتات ✓

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

(ج) نایاب (د) کثرت

-8 نظم "بڑا ہو کے میں نیک انسان بنوں گا" کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر بچوں کو نیک بننے کی ترغیب دیتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے احکامات کی پیروی کروں گا۔ جو لوگ قرآن و حدیث سے غافل ہیں انہیں قرآن و حدیث کا درس دوں گا اور انہیں سچا مسلمان بناؤں گا۔ ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آ کر انہیں دوستی اور محبت کا پیغام دوں گا۔ میں غریبوں اور بے سہارا لوگوں کا سہارا بنوں گا۔ جو کچھ میں نے پڑھا ہے وہ سب کو سکھاؤں گا۔ میں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار کو عملی جامع پہناؤں گا۔

-9 آپ بڑے ہو کر دوسروں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

جواب:

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

کائنات کی ہر مخلوق اور ہر شے ایک خاص مقصد کے تحت کام کر رہی ہے۔ انسان کی تخلیق کا بھی ایک خاص مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا۔ انسان اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا گیا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لیے پیدا کیا کہ میری اطاعت کریں۔"

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد انسانی زندگی کا بڑا مقصد خدمت خلق ہے۔ میں خدمت خلق کو اپنا شعار بنانا چاہتا ہوں۔ میں اپنے والدین، رشتہ داروں، اساتذہ، پڑوسیوں، اہل وطن اور جملہ انسانوں کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ انسان کو ایک دوسرے کے کام آنا چاہیے اور آپس میں ہمدردی و ایثار کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ یہی عبادت کی روح ہے۔ بقول میر درد

درد دل کے واسطے پیدا کیا انساں کو
ورنہ اطاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

میں ایک طرف تو علم حاصل کرنا چاہتا ہوں اور دوسری طرف کوئی ہنر اور پیشہ وارانہ مہارت حاصل کر کے اپنے والدین، اساتذہ اور دیگر مخلوق کی خدمت کرنا چاہوں گا۔ کیونکہ مجھ پر میری قوم اور میرے ملک کے بڑے احسانات ہیں۔ ان احسانات کو بڑی خوش اسلوبی سے ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میرا اصل مقصد بیماروں کی مزاج پرسی، ان کی صحت یابی کے لیے کوشش کرنا ہوگی۔

☆☆☆☆

26- ڈاکٹر عبدالقدیر خان
(محسن پاکستان)

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
میٹالرجیکل	دھاتوں کی کیمیائی طبعی اور جوہری خصوصیات اور دھاتوں کو ملا کر مرکب بنانے کے اصولوں کے متعلق علم		
یورینیم	ایک دھات	افزودی	کسی چیز کے معیار یا قدر کو بہتر بنانے کا عمل
پُرکشش	پُرغب، رغبت سے بھرپور	دل جمعی	اطمینان، تسلی
راست	درست، صحیح	ناقابل تسخیر	جس کو فتح کرنا ناممکن ہو
پلے باندھنا	نصیحت حاصل کرنا	اعزازی ڈگری	جو ڈگری کسی کی عزت افزائی کے لیے دی جاتی ہے
فکر انگیز	سوچ ابھارے والا		

مختصر جوابات

-i یوم تکبیر کب اور کیوں منایا جاتا ہے؟

جواب: یوم تکبیر پاکستان کے ایٹم بم کے دھماکے کرنے کی یاد میں ہر سال 28 مئی کو منایا جاتا ہے۔

-ii عبدالقدیر خان کو محسن پاکستان کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: عبدالقدیر خان نے یورینیم تیار کر کے ایٹم بم بنائے اور قوم پر احسان عظیم کیا۔ اسی لیے انہیں محسن پاکستان کہا جاتا ہے۔

-iii ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے میٹرک کہاں سے کی؟

جواب: ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے میٹرک کا امتحان 1952ء میں حمیدیہ ہائی سکول بھوپال سے پاس کیا۔

-iv ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ذوالفقار علی بھٹو کو کس لیے خط لکھا؟

جواب: ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ذوالفقار علی بھٹو کو خط لکھ کر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے لیے اپنی خدمات پیش کیں۔

-v قوت کی تیاری کے لیے قرآن مجید میں کیا ارشاد ہے؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "(اے مسلمانو!) تم ان کے مقابلے کے لیے جس قدر ہو سکے قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو اور ان کے سوا اوروں کو بھی، جن کو تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔"

-vi ڈاکٹر عبدالقدیر خان کیسے انسان تھے؟

جواب: ڈاکٹر عبدالقدیر خان ایک سچے مسلمان اور محب وطن پاکستانی تھے۔

-vii پاکستان کن کی بدولت ایٹمی قوت بنا؟

جواب: ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے اخلاص، جہد مسلسل اور ایثار کی بدولت پاکستان ایٹمی قوت بنا۔ انہوں نے پاکستان کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے اپنے مستقبل کو قربان کیا۔ پاکستانی قوم محسن پاکستان کی خدمات تا ابد یاد رکھے گی۔

مشقی سوالات کے جوابات

-2 دیے ہوئے سوالات کے جوابات دیں:

(الف) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اعلیٰ تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اعلیٰ تعلیم پی۔ ایچ۔ ڈی نیول یونیورسٹی سے حاصل کی۔

(ب) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے نائیجریا جانے کا فیصلہ کیوں کیا؟

جواب: ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے نائیجریا جانے کا فیصلہ کیا کیونکہ وہاں انہیں لیکچرار کی جاب مل گئی تھی۔

(ج) ڈاکٹر اشارک نے عبدالقدیر خان کو کیا کہا؟

جواب: ڈاکٹر اشارک نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے کہا: "نائیجریا میں آپ کی زندگی آرام سے گزرے گی۔ اگر آپ نے تحقیق جاری رکھی تو آپ بہت سارا کام کر پائیں گے۔"

(د) بھارت کے پہلے ایٹمی دھماکے پر ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے احساسات کیا تھے؟

جواب: بھارت کے پہلے ایٹمی دھماکے پر عبدالقدیر خان نے سوچا کہ وہ پاکستان کے لیے ایک بڑا خطرہ بن سکتا ہے۔

(ہ) ملاقات میں عبدالقدیر خان نے ذوالفقار علی بھٹو کو کیا بتایا؟

جواب: ملاقات میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ذوالفقار علی بھٹو کو بتایا کہ یورینیم کی آفزدگی اور ایٹم بن بنا سکتا ہے۔

(و) ایٹم بم کی تیاری کے علاوہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی اور کیا کیا خدمات ہیں؟

جواب: ایٹم بم کی تیاری کے علاوہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے میزائل ٹیکنالوجی پر بھی کام کیا۔

-3 خالی جگہیں پر کریں۔

-i ڈاکٹر عبدالقدیر خان ریاست <u>بھوپال</u> میں پیدا ہوئے۔

-ii ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے حمیدیہ ہائی سکول بھوپال سے <u>1952ء</u> میں میٹرک پاس کیا۔

-iii برلن ٹیکنیکل یونیورسٹی سے میٹالرجیکل کا <u>ڈپلومہ</u> کیا۔

-iv ڈاکٹر عبدالقدیر خان اپریل 1976ء میں <u>نائیجریا</u> سے پاکستان آئے۔

-v پاکستان <u>سات برس</u> کی مختصر مدت میں ایٹمی قوت بن گیا۔

-vi 28 مئی 1998ء کو <u>چاغی</u> کے مقام پر ایٹمی دھماکے کیے۔

-vii ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے والد کا نام <u>عبدالغفور خان</u> تھا۔

-4 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

-i ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے بی ایس سی کیا:
(ا) ہالینڈ سے ✓ (ب) کراچی سے
(ج) بھوپال سے (د) نیدرلینڈ سے

-ii بھارت نے پہلا ایٹمی دھماکا اس سال کیا:
(ا) 1998ء (ب) 2001ء
(ج) 1976ء (د) 1974 ✓

-iii پاکستان میں ایٹم بم بنانے کے قابل یورینیم اس سال تیار ہو گیا تھا:
(ا) 1983ء ✓ (ب) 1984
(ج) 1974ء (د) 1998ء

-iv ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے کالم کا عنوان تھا:
(ا) نوید سحر (ب) صبح ہونے تک
(ج) نوید صبح (د) سحر ہونے تک ✓

-v ڈاکٹر عبدالقدیر خان وفات پا گئے:
(ا) 10 اپریل 2021ء (ب) 10 اکتوبر 2021ء ✓
(ج) 10 اکتوبر 2020ء (د) 11 اکتوبر 2021ء

قواعد سیکھیں

-7 درج ذیل جملوں میں درست جملوں پر (✓) کا نشان اور غلط جملوں پر (x) کا نشان لگائیں۔ نیز غلط جملوں کو درست کر کے دوبارہ لکھیں۔

☆	آپ کے مزاج کیسے ہیں؟	✓
☆	میں نے خواب دیکھی۔	x
☆	مجھے درد ہو رہی ہے۔	x
☆	ہاکی بہت اچھی کھیل ہے۔	x
☆	تاش کھیلنا چھوڑ دو۔	✓
☆	میرا کتاب گم ہو گیا ہے۔	x

درست جملے

☆ آپ کا مزاج کیسا ہے؟ ☆ میں نے خواب دیکھا۔
☆ مجھے درد ہو رہا ہے۔ ☆ ہاکی بہت اچھا کھیل ہے۔
☆ تاش کھیلنا ☆ میری کتاب گم ہو گئی ہے۔

مفرد سے مرکب جملہ بنانا

مفرد کا مطلب ہے واحد، ایک یا اکیلا

مفرد جملہ: مفرد جملے میں صرف ایک مبتدا ہوتا ہے اور ایک خبر، ایسے جملے میں صرف ایک فعل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ دوسرا جملہ نہیں آتا۔ مثلاً:

عافیہ آئی طیب پڑھ رہا ہے۔

مرکب جملہ: جب دو یا دو سے زیادہ جملے مل کر ایک خیال یا مفہوم کو ادا کریں تو ایسا جملہ مرکب جملہ کہلاتا ہے۔ مثلاً طیب پہلے پڑھے گا پھر کھیلنے جائے گا۔ اس جملے میں "پڑھے گا" اور "جائے گا" دو فعل ہیں۔

مرکب جملہ بنانے کے اصول

-1 اگر ایک فعل کے ساتھ زیادہ مفعول ہوں تو آخری دو مفعولوں کو اور کے ساتھ ملایا جائے گا۔ مثلاً:

-i فوزیہ نے کتاب خریدی -ii فوزیہ نے پنسل خریدی

مرکب جملہ:

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

فوزیہ نے کتاب اور پنسل خریدی۔

-2 بعض اوقات دو الگ الگ جملوں کو "اور" کے ساتھ ملا کر مرکب جملہ بناتے ہیں۔ مثلاً:

-i شاکر نے سبزی خریدی۔
-ii اسد نے دال خریدی۔

مرکب جملہ:

شاکر نے سبزی اور اسد نے دال خریدی۔

-3 بعض اوقات دو الگ الگ جملوں کو "ورنہ" کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔

-i محنت کرو۔
-ii تم ناکام ہو جاؤ گے۔

مرکب جملہ:

محنت کرو ورنہ تم ناکام ہو جاؤ گے۔

-4 بعض اوقات "یا" لگا کر دو مفرد جملوں سے مرکب جملہ بنایا جاتا ہے۔

مثلاً:

آپ شربت پئیں گے؟
آپ چائے پئیں گے؟

مرکب جملہ:

آپ شربت پئیں گے یا چائے؟

-5 بعض اوقات دو مفرد جملوں کے درمیان "نہ" لگا کر مرکب بنایا جاتا ہے۔ مثلاً:

جاوید نہ آیا۔
فرید نہ آیا۔

مرکب جملہ:

جاوید آیا، نہ فرید۔

اسی طرح "لیکن"، "مگر"، "کیونکہ"، "پھر"، "چونکہ"، "البتہ" وغیرہ لگا کر بھی مفرد جملوں کو مرکب بنایا جاتا ہے۔

-8 درج ذیل مفرد جملوں کو ملا کر مرکب بنائیں۔

میں آج سکول نہیں آ سکتا	مجھے بخار ہے۔
میں آج سکول نہیں آ سکتا کیونکہ مجھے بخار ہے۔	
عارف نے کھانا کھایا	عارف نے خط لکھا۔
	عارف نے کھانا کھایا اور خط لکھا۔
ناصر اسلام آباد گیا	فرید اسلام آباد گیا۔
	ناصر اور فرید اسلام آباد گئے۔
پہلے اسلم بیمار ہوا	اسلم کے بعد حارث بیمار ہوا۔
	پہلے اسلم بیمار ہوا پھر اسلم کے بعد حارث بیمار ہوا۔
آپ چائے پئیں گے؟	آپ کافی پئیں گے؟
	آپ چائے پئیں گے یا کافی؟
دل لگا کر پڑھو۔	تم پچھتاؤ گے
	دل لگا کر پڑھو ورنہ تم پچھتاؤ گے۔

جائزہ -5

سننا/ بولنا

-1 دی ہوئی عبارت کو غور سے سنیں اور آخر میں دیے ہوئے سوالات کے جوابات بتائیں۔

میں فرینکفرٹ کے نواح میں ہناؤ (Hanau) نامی کاؤنٹی میں چند دن کے لیے مقیم تھا۔ جرمنی میں یہ میرا دوسرا دن تھا۔ میرے پاس وقت کم، مصروفیات زیادہ تھیں۔ یہاں کے لوگوں کے بود و باش اور کلچر کو قریب سے دیکھنے کی خواہش تھی۔ نماز فجر پڑھنے کے بعد صبح کے دھندلکے میں سڑک کے ساتھ ساتھ پیدل چلنے لگا۔ دو تین چوراہوں سے آگے گزر کر ایک جگہ پھلوں اور سبزیوں کی منڈی نظر آئی۔ آلو، ٹماٹر، خربوزہ، گرما، انگور، پپیتا اور کئی قسم کی سبزیوں اور پھلوں کے اسٹال بڑے طریقے اور سلیقے سے سجے تھے۔ کریٹ ترتیب سے رکھے ہوئے تھے، اسی طرح کریٹوں میں پھل اور سبزیاں ترتیب سے تھیں۔ ہر چیز کے ساتھ 500 گرام کے حساب سے نرخ لکھا ہوا تھا۔ میں نے دو تین چکر لگا کر اس مارکیٹ کو ہر طرف سے اور ہر زاویے سے دیکھنے کی کوشش کی۔ نیچے فرش اس طرح صاف تھا جس طرح کسی نے ابھی ابھی پوچا لگایا ہو۔ زندگی میں پہلی دفعہ کسی منڈی کی ایسی صفائی اور نفاست دیکھ کر ایک دفعہ تو یہ خیال آیا کہ شاید میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ یہاں سے فرینکفرٹ کے لیے نکلنا تھا، اس لیے آج منڈی کی سیر پر اکتفا کر کے ہوٹل ڈومینو واپس آیا۔ نہا دھو کر کپڑے تبدیل کیے، ناشتا کیا، اتنے میں میرے رفیق کار شہزاد کریم صاحب بھی پہنچ گئے۔ ہم 9 بجے کے قریب فرینکفرٹ کے لیے ٹرین میں بیٹھ گئے۔ میرے ذہن میں صبح کی سیر کے مناظر تھے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ بلند بالا عمارتیں ہوں، سڑکیں ہوں گلیاں ہوں یا چوراہے، ہر طرف سنگ و خشت ہی نظر آتے ہیں لیکن اکتاہٹ اور بے زاری کا احساس نہیں ہوتا۔ ایک وجہ تو کشادگی اور صفائی ہے دوسری بات ان کی فن عمارت سازی کا کمال ہے۔ عمارتوں کے رنگ نہ زیادہ تیز ہیں نہ پھیکے، ڈیزائن میں بھی خاصا تنوع ہے۔ یہاں ترتیب ہر چیز میں ہے۔ عمارتوں میں، گلی کوچوں میں حتیٰ کہ درختوں اور جھاڑیوں میں بھی۔ کینیڈا کے مشہور مزاح نگار اسٹیفن لی کاک نے اپنے کسی مضمون میں جرمنوں پر طنز کرتے ہوئے درست لکھا ہے: "جرمنی میں پرندے جب ذرا دیر سستانے کے لیے کسی شاخ پر بیٹھتے ہیں تو بڑی نفاست کے ساتھ ایک خاص ترتیب سے صف بناتے ہیں۔"

سوالات

-1 مصنف سبزی اور پھلوں کی منڈی میں کس چیز سے متاثر ہوا؟
-2 مصنف کو جرمنی کی عمارتوں، سڑکوں اور گلیوں کی کیا چیز پسند آئی؟
-3 اس تحریر سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جوابات

-1 مصنف کو سبزی اور پھلوں کی منڈی میں صفائی اور نفاست پسند آئی۔
-2 مصنف کو جرمنی کی عمارتوں، سڑکوں اور گلیوں کے رنگ اور ڈیزائن پسند آئے۔
-3 صفائی عجب چیز دنیا میں ہے صفائی سے بڑھ کر نہیں کوئی شے

پڑھنا

-2 دی ہوئی نظم کو لے اور آہنگ کے ساتھ پڑھیں اور نظم کا عنوان تجویز کریں۔

اچھلنا کودنا دھومیں مچانا
وہ ہر اک بات پر ہنسنا، ہنسانا
ذرا سی بات پر وہ روٹھ جانا
ذرا سی دیر میں پھر مان جانا
حسیں تھا کس قدر، کتنا سہانا
بڑا پیارا تھا بچپن کا زمانہ
کوئی رشتہ نہیں تھا رنج و غم سے

ہمیشہ خوش تھے مولا کے کرم سے
تھی اپنی گھر کی زینت اپنے دم سے
وہ خوشیاں تھیں کہ بس پوچھو نہ ہم سے
زباں پر تھا مسرت کا ترانہ
بڑا پیارا تھا بچپن کا زمانہ
تھے امی جان کی آنکھوں کے تارے
تو ابو جان کے بے حد دلارے
بہن کے لاڈلے بھائی کے پیارے
سبھی گرویدہ تھے راہی ہمارے
وہ دادی دادا ہوں یا نانی نانا
بڑا پیارا تھا بچپن کا زمانہ

(محبوب راہی)

جواب:

نظم کا عنوان: میرا بچپن

قواعد

-3 درج ذیل محاوروں کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

چودھویں کا چاند ہونا، آستین کا سانپ ہونا، شیطان کی آنت ہونا، اپنے منہ میاں مٹھو بننا، نو دو گیارہ ہونا

جواب:

محاورات	جملے
چودھویں کا چاند ہونا	بھئی تم تو چودھویں کا چاند ہو گئے ہو نظر ہی نہیں آتے۔
آستین کا سانپ ہونا	حامد نے طاہر کو بڑے لاڈ پیار سے پالا مگر وہ تو آستین کا سانپ نکلا، حامد کا سب کچھ لے اڑا۔
شیطان کی آنت	یہ سوال تو شیطان کی آنت ثابت ہو رہا ہے ختم ہونے میں ہی نہیں آتا۔
اپنے منہ میاں مٹھو بننا	اپنے منہ میاں مٹھو بننے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا، کچھ کر کے دکھاؤ۔
نو دو گیارہ ہونا	قاسم نے ریڑھی سے خربوزہ اٹھایا اور نو دو گیارہ ہو گیا۔

-4 درج ذیل الفاظ کے متلازم لکھیں۔

جواب: متلازم الفاظ:

کتابیں:	میز، کاپی، ورق
جنگل:	درخت، درندے، لکڑی
آسمان:	ستارے، سورج، چاند
بہار:	پھول، شبنم، غنچے
شاعری:	اشعار، نظم، غزل
روٹی:	پانی، سالن، چنگیر

-5 فعل ماضی کی اقسام لکھیں۔ ہر قسم کی دو دو مثالیں دیں۔

جواب:

فعل ماضی مطلق:	حمید آیا، نسیم نے کھانا کھایا
فعل ماضی قریب:	اس نے کھانا کھایا ہے، انہوں نے کتے کو مارا ہے۔
فعل ماضی بعید:	حامد لاہور جاتا تھا، وہ کام کرتے تھے۔
فعل ماضی شکیہ:	انہوں نے کتاب پڑھ لی ہوگی۔ وہ لاہور پہنچ گئے ہوں گے۔
فعل ماضی استمراری:	تم کام کرتے رہے تھے۔ میں سبق یاد کر رہا تھا۔
فعل ماضی تمنائی:	کاش! وہ یہاں آتا، کاش! تم تیز دوڑتے

-6 اسم معرفہ کی اقسام لکھیں، اسم ضمیر کی تعریف اور مثالیں لکھیں۔

جواب:

-i اسم علم -ii اسم ضمیر -iii اسم موصول
-iv اسم اشارہ

اسم ضمیر: وہ کلمہ جو کسی نام کی تکرار سے بچنے کے لیے استعمال ہو اسم ضمیر کہلاتا ہے۔ مثلاً وہ، اس، انہوں، تم، ہم، میں، ہم

لکھنا

-7 پرنسپل/ ہیڈ ماسٹر کے نام ضروری کام کے لیے رخصت کی درخواست لکھیں۔

جواب:

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب
گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول
خیال آباد

جناب عالی!

گزارش ہے کہ میرا بھائی سائیکل پر گھر کا سودا سلف لینے بازار جا رہا تھا۔ پیچھے ایک تیز رفتار موٹر سائیکل سوار آ رہا تھا۔ تیز رفتاری کی وجہ سے موٹر سائیکل پر قابو نہ رکھ سکا اور میرے بھائی کو ٹکر مار دی جس سے وہ سڑک پر گر گیا۔ قریبی دکانداروں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ اٹھ نہ سکا۔ ایک دکاندار کو ہمارا معلوم تھا۔ اس نے ٹیلی فون کیا اور حالت سے آگاہ کیا۔ امی بھاگی ہوئی جائے حادثہ پر پہنچیں اور بھائی کو ہسپتال لے گئیں۔ معلوم ہوا کہ اس کی دائیں ٹانگ فریکچر ہو گئی ہے۔ اب مجھے ہسپتال میں اس کے پاس رہنا پڑے گا اور سکول آنے کے قابل نہیں ہوں۔ مہربانی کر کے مجھے دو یوم کی رخصت عنایت فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

عرضے
آپ کا فرماں بردار
شوکت علی خاں
جماعت ہفتم رول نمبر 17

-8 ہمارا پیارا پاکستان کے موضوع پر کم از کم 250 الفاظ پر مشتمل مضمون تحریر کریں۔

جواب: میرا پیارا پاکستان: پاکستان میرا وطن ہے۔ یہ مجھے اپنی جان سے بھی پیارا ہے، یہ پھول جیسا وطن میرا ہے۔ میں اس کا رکھوالا ہوں۔ اس پر ہمارے اسلاف نے ہزاروں قربانیاں دے کر یہ ملک بنایا۔ یہ کسی دوسرے ملک سے کم تر نہیں۔ اس میں دنیا کی ہر چیز پائی جاتی ہے۔ بالخصوص اس کے چار موسم عوام کے لیے بہت موزوں ہیں۔ اس کا نہری نظام دنیا کے پانی کے نظاموں میں سب سے بہتر ہے۔ اس گلستان میں جو چمک ہے میرے ہی دم سے ہے۔ اس ملک کا ذرہ ذرہ میری ملکیت ہے۔ ساری قوم کی نظریں اب میری طرف ہیں۔ وہ مجھ سے امید رکھتے ہیں کہ اس کی ترقی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کروں۔ اس کی آبیاری کے لیے دن رات ایک کروں۔ ترقی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لوں۔ پاکستان کے ذرے ذرے کو چمکاؤں۔ اس کے چوروں اور ڈاکوؤں کا قلع قمع کروں۔ اس پر کبھی تاریکی نہ آنے دوں۔ یہ ہمیشہ یونہی چمکتا رہے۔

ختم شد

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

اردو گرائمر

عملی قواعد

لفظ کی اقسام

لفظ کی دو اقسام ہیں:

(1) کلمہ (2) مہمل

کلمہ:

زبان سے نکلا ہوا وہ لفظ جس کے کچھ معنی ہوں کلمہ کہلاتا ہے۔ مثلاً دادا، دادی، نانا، چاچا، آنا، جانا۔

مہمل:

وہ لفظ جس کے کچھ معنی نہ ہوں اسے مہمل کہتے ہیں۔ مثلاً روٹی ووٹی، پانی چھانی میں ووٹی اور چھانی مہمل ہیں جبکہ پانی اور روٹی کلمہ ہیں۔

کلمہ کی اقسام

کلمہ کی تین اقسام ہیں: اسم، فعل، حرف۔

اسم:

وہ کلمہ جو کسی شخص، جگہ یا چیز کا نام ہو اسے اسم کہتے ہیں۔ مثلاً احمد، لاہور، کرسی وغیرہ۔

فعل:

وہ کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو فعل کہلاتا ہے اور اس میں کوئی زمانہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً کھایا، پیا، دوڑا، آئے گا، لکھتا تھا وغیرہ۔

حرف:

وہ کلمہ جو نہ اسم ہو اور نہ فعل ہو بلکہ اسموں اور فعلوں کو آپس میں ملائے حرف ہوتا ہے۔ مثلاً بازار سے سودا خریدا، کتاب میز پر ہے، نسیم ہال میں ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں میں "سے، پر، میں" حروف ہیں۔

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی اقسام

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں مصدر، مشتق اور جامد ہیں۔

مصدر:

وہ اسم جو خود تو کسی کلمے سے نہ بنا ہو مگر اس سے کئی دوسرے الفاظ بنیں مصدر کہلاتا ہے۔ مثلاً کھانا، پینا، دوڑنا، آنا، جانا وغیرہ۔ اردو میں مصدر کی علامت "نا" ہے۔

مشتق:

وہ اسم جو کسی خاص قاعدے سے مصدر سے بنے اسم مشتق کہلاتا ہے۔

مثلاً کھیلنا سے کھیل، کھلاڑی، کھیلنے والا، دوڑنا سے دوڑ، دوڑنے والا وغیرہ۔

جامد:

اسم جامد وہ اسم ہے جو نہ خود کسی کلمے سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی اور کلمہ بن سکے۔ مثلاً میز، قلم، دوات وغیرہ۔

معنی کے لحاظ سے اسم کی اقسام

معنی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام اسم معرفہ اور اسم نکرہ ہیں۔

اسم معرفہ:

وہ اسم جو کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کے معنی دے، اسم معرفہ کہلاتا ہے۔

مثلاً لاہور، ملتان، انیل، انیس، کوہ ہمالیہ، دریائے راوی وغیرہ۔

اسم نکرہ:

وہ اسم جو کسی عام شخص، جگہ یا چیز کے معنی دے، اسم نکرہ یا اسم عام کہلاتا ہے۔ مثلاً پہاڑ، شہر، دریا، شخص، چیز وغیرہ۔

اسم معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی چار اقسام ہیں:

(i) اسم علم (ii) اسم ضمیر

(iii) اسم اشارہ (iv) اسم موصول

(i) اسم علم:

وہ اسم جو کسی خاص چیز، شخص یا جگہ کے لئے بولا جائے۔ مثلاً رحمت علی خان بہادر، سیالکوٹ وغیرہ۔

(ii) اسم ضمیر:

وہ لفظ جو کسی اسم کی جگہ بولا جائے، یا جس کے ذریعے ہم اپنے دل میں دوسرے اسم کی طرف اشارہ کریں اسم ضمیر کہلاتا ہے۔ مثلاً وہ، اس، انہوں، میں، ہم وغیرہ۔

(iii) اسم اشارہ:

اسم اشارہ وہ اسم ہے جو کسی شخص، چیز یا جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بولا جائے۔ مثلاً یہ درخت، وہ میزان۔ مثالوں میں "یہ" اور "وہ" اسم اشارہ ہیں۔

(iv) اسم موصول:

اسم موصول وہ اسم ہے کہ جب تک اس کے بعد ایک اور جملہ نہ لگایا جائے اس وقت تک اس جملے کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ اسے ضمیر موصولہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے جو، جونسا، جو کچھ وغیرہ۔

اسم علم کی اقسام

اسم علم کی پانچ اقسام ہیں:

(i) تخلص (ii) خطاب

(iii) لقب (iv) عرف

(v) کنیت

(i) تخلص:

وہ مختصر نام جو شاعر یا ادیب اپنے اصلی نام کی بجائے اپنے لئے استعمال کرتے ہیں یا استعمال کرواتے ہیں تخلص کہلاتا ہے۔ مثلاً مولانا الطاف حسین حالی، اسد اللہ خاں غالب، محمد حسین آزاد، محروم۔ ان مثالوں میں حالی، غالب، آزاد، محروم تخلص ہیں۔

(ii) خطاب:

یہ وہ نام ہے جو کسی شخص کو کسی خدمت کے صلے میں حکومت یا قوم کی

طرف سے دیا جائے۔ مثلاً نشان حیدر، ستارہ امتیاز، ہلال جرات، شمس العلماء، خان بہادر وغیرہ۔

(iii) لقب:

وہ نام جو کسی خاص وصف کی وجہ سے مشہور ہو جائے لقب کہلاتا ہے۔

مثلاً کلیم اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، شکر گنج۔

(iv) عرف:

وہ نام جو محبت یا حقارت کی وجہ سے اصلی نام کے علاوہ مشہور ہو جائے عرف کہلاتا ہے۔ مثلاً رمضان سے رمضانی، کالے خاں سے کالو، رحمت سے رحمو وغیرہ۔

(v) کنیت:

وہ نام جو ماں، باپ، بیٹے یا بیٹی وغیرہ کی نسبت سے بولا جائے کنیت کہلاتا ہے۔ مثلاً ابوطالب (طالب کا باپ)، ام المومنین (مومنوں کی ماں)، ابن مریم (مریم کا بیٹا) وغیرہ۔

اسم ضمیر کی اقسام

(i) ضمیر متکلم

وہ ضمیر جو بات کرنے والا شخص اپنے لئے استعمال کرے ضمیر متکلم کہلاتی ہے۔ مثلاً میں نے کتاب پڑھی، ہم لاہور گئے۔ ان مثالوں میں "میں" اور "ہم" ضمیر متکلم کہلاتی ہیں۔ اسی کی دو قسمیں واحد متکلم اور جمع متکلم ہیں۔

(ii) ضمیر حاضر:

وہ ضمیر جو اس شخص کے لئے استعمال کی جائے جس سے بات کی جا رہی ہو۔ ضمیر حاضر یا ضمیر مخاطب کہلاتی ہے۔ مثلاً تو، تم، آپ۔

(iii) ضمیر غائب:

وہ ضمیر جو اس شخص کے لئے استعمال کی جائے جو سامنے موجود نہ ہو اسے ضمیر غائب کہتے ہیں۔ مثلاً وہ۔

ضمیر کی حالتیں

ضمیر کی تین حالتیں ہیں، فاعلی، مفعولی، اضافی۔

فاعلی حالت:

جب ضمیر فاعلی یعنی کام کرنے والے کی بجائے استعمال ہو تو یہ ضمیر کی فاعلی حالت کہلاتی ہے۔ مثلاً وہ آیا، اس نے لکھا، انہوں نے پڑھا، ہم نے کھایا، ان مثالوں میں "وہ، اس نے، ہم نے، انہوں نے" ضمیر کی فاعلی حالتیں ہیں۔

مفعولی حالت:

جو ضمیر مفعول کی بجائے استعمال ہو وہ ضمیر کی مفعولی حالت کہلاتی ہے۔ مثلاً میں نے اسے پڑھایا، ہم نے انہیں مارا، تو نے ہمیں کتاب دی۔ ان مثالوں میں "اسے، انہیں، ہمیں" ضمیر کی مفعولی حالتیں ہیں۔

اضافی حالت:

جب ضمیر کسی چیز یا شخص کا تعلق اپنے مرجع سے ظاہر کرے تو یہ ضمیر کی اضافی حالت ہوگی۔ مثلاً اس کی کتاب میز پر ہے۔ ان کا صندوق کمرے میں ہیں۔ تمہارا دوست کہاں ہے۔ میرا بستہ ڈیسک پر ہے۔ ہمارا مکان تعمیر ہو رہا ہے۔

ان مثالوں میں "اس کی، ان کا، تمہارا، میرا، ہمارا" ضمیر کی مفعولی حالتیں ہیں۔

حالت	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
فاعلی	وہ اس نے	وہ انہوں نے	تو تو نے	تم تم نے، آپ نے	میں میں نے	ہم ہم نے
مفعولی	اس کو اسے	ان کو انہیں	تجھ کو تجھے	تم کو، آپ کو تمہیں	مجھ کو مجھے	ہم کو ہمیں
اضافی	اس کے اس کی	ان کے ان کی	تیرے تیری	تمہارے/آپ کے تمہاری/آپ کی	میرے میری	ہمارے ہماری

اسم اشارہ کی اقسام

اسم اشارہ قریب:

وہ اسم اشارہ جو نزدیک کی کسی چیز یا شخص کی طرف اشارہ کرے اسم اشارہ قریب کہلاتا ہے۔ جیسے یہ، اس۔

اسم اشارہ بعید:

جو اسم اشارہ دور کی کسی چیز یا شخص کی طرف اشارہ کرے اسم اشارہ بعید کہلاتا ہے۔ جیسے وہ، اس۔

اسم نکرہ کی قسمیں

اسم نکرہ کی دس قسمیں ہیں:

(1) اسم ذات (2) اسم صوت

(3) اسم صفت (4) اسم استفہام

(5) اسم مصدر (6) اسم حاصل مصدر

(7) اسم فاعل (8) اسم مفعول

(9) اسم حالیہ (10) اسم معاوضہ

-1 اسم ذات:

وہ اسم ہے جس سے ایک چیز کی حقیقت دوسری چیز سے الگ سمجھی جائے۔ جیسے "ہاتھی، اونٹ" وغیرہ۔

اسم ذات کی قسمیں:

اسم ذات کی پانچ قسمیں ہیں:

-1 اسم تصغیر -2 اسم مکبر

-3 اسم آلہ -4 اسم ظرف

-5 اسم جمع

اسم تصغیر:

وہ اسم ذات ہے جس میں چھوٹائی کے معنی پائے جائیں۔ جیسے باغیچہ، کٹیا وغیرہ۔

اسم مکبر:

وہ اسم ذات ہے جس میں بڑائی کے معنی پائے جائیں۔ جیسے بتنگڑ، چھتہ وغیرہ۔

اسم آلہ:

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

وہ اسم ذات ہے جس میں اوزار کے معنی پائے جائیں۔ جیسے چھری' چاقو وغیرہ۔

اسم ظرف:

وہ اسم ذات ہے جس میں وقت یا جگہ کے معنی پائے جائیں۔ جیسے صبح' باغ وغیرہ۔ جو اسم ضرف وقت کے معنی میں استعمال ہو' ظرف زماں کہلاتا ہے اور جو اسم ظرف جگہ کے معنی میں استعمال ہو' ظرف مکاں کہلاتا ہے۔

اسم جمع:

وہ اسم ذات ہے جو افراد کے مجموعہ کو ظاہر کرے۔ جیسے فوج' گروہ' جماعت وغیرہ۔

-2 اسم صوت:

وہ اسم ہے جو جان دار یا بے جان چیزوں کی آواز کو ظاہر کرے۔ جیسے کائیں کائیں' ٹک ٹک وغیرہ۔

-3 اسم صفت:

وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی اچھائی' برائی یا اور کوئی صفت ظاہر ہو۔ جیسے مغرور' شریف' سرخ' گرم' اندھا وغیرہ۔

-4 اسم استفہام:

وہ اسم ہے جو سوال کرنے یا پوچھنے کے موقع پر بولا جائے جیسے کس' کہاں' کیوں' کب' کتنا وغیرہ۔

-5 اسم مصدر:

وہ اسم ہے جس میں کسی کام کا کرنا' ہونا یا سہنا زمانے کے تعلق کے بغیر پایا جائے۔ جیسے کھانا' پینا' پھرنا وغیرہ۔

-6 اسم حاصل مصدر:

وہ اسم ہے جس میں وہ اثر یا کیفیت پائی جائے جو مصدر میں موجود ہوتی ہے۔ جیسے لڑائی' جھگڑا وغیرہ۔

-7 اسم فاعل:

وہ اسم ہے جو مصدر سے بنے اور کسی کام کرنے والے کو ظاہر کرے۔ جیسے کھانے والا' پڑھنے والا وغیرہ۔

-8 اسم مفعول:

وہ اسم ہے جس میں کوئی کام واقع ہوا ہو۔ جیسے پڑھا ہوا' کھایا ہوا' مظلوم' مقتول وغیرہ۔

-9 اسم حالیہ:

وہ اسم ہے جس سے فاعل یا مفعول کی حالت ظاہر ہو۔ جیسے دوڑتا ہوا' روتا ہوا وغیرہ۔

-10 اسم معاوضہ:

وہ اسم ہے جو کسی چیز کی اجرت یا معاوضہ کو ظاہر کرے۔ جیسے رنگائی' دھلائی وغیرہ۔

فعل کے تین زمانے

-1 زمانہ ماضی:

یہ فعل کا ایک ایسا زمانہ ہے جس میں گزرے ہوئے وقت میں کام کے ہونے' کرنے یا سہنے کا ذکر ہو۔ جیسے گیا' کرتا تھا' مرا ہوا تھا وغیرہ۔

-2 زمانہ حال:

یہ فعل کا ایسا زمانہ ہے جس میں موجودہ زمانے میں کسی کام کے کرنے' ہونے یا سہنے کا ذکر ہو۔ جیسے جاتا ہے' دوڑ رہا ہے وغیرہ۔

-3 زمانہ مستقبل:

یہ فعل کا ایسا زمانہ ہے جس میں کسی کام کے کرنے' ہونے یا سہنے کے معنی آنے والے زمانے میں پائے جائیں۔ جیسے آئے گا' پڑھے گا وغیرہ۔

بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی قسمیں

بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی قسمیں ہیں:

-1 فعل ماضی: وہ گھر جاتا تھا۔
-2 فعل حال: وہ گھر جاتا ہے۔
-3 فعل مستقبل: وہ گھر جائے گا۔
-4 فعل مضارع: وہ گھر جائے۔
-5 فعل امر: گھر جا' یا جاؤ۔
-6 فعل نہی: گھر مت جا۔

معنوں کے لحاظ سے فعل کی قسمیں

معنوں کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں:

-1 فعل لازم:

وہ فعل ہے جس کے لئے صرف فاعل کی ضرورت ہو۔ جیسے "چور بھاگا"۔

-2 فعل متعدی:

وہ فعل ہے جو فاعل اور مفعول دونوں کو چاہے۔ جیسے "سپاہی نے چور پکڑا"۔

فعل معروف و مجہول

-1 فعل معروف:

وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو۔ جیسے "حمید نے خط لکھا"

-2 فعل مجہول:

وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے "خط لکھا گیا"۔

اسم صفت

تعریف:

ایسے الفاظ جن سے دوسری چیزوں کی اچھائی یا برائی معلوم ہوتی ہے۔ اسم صفت کہلاتے ہیں۔ جس کی صفت کی جائے اسے موصوف کہا جاتا ہے۔

صفت کی قسمیں

اسم صفت کی چار قسمیں ہیں:

-1 صفت ذاتی یا مشبہ
-2 صفت نسبتی
-3 صفت عددی
-4 صفت مقداری

-1 صفت ذاتی:

وہ صفت ہے جو کسی چیز کی ذاتی حالت' فضیلت یا خاصیت کو ظاہر کرے۔ جیسے "عالم و فاضل' شجاع' دلیر' اپاہج' لنگڑا اور اندھا" وغیرہ۔

ذیل میں طلبہ کی سہولت کے لئے چند الفاظ اور ان سے بنی ہوئی صفات درج کر دی ہیں انہیں ازبر کر لیں۔

الفاظ	صفت ذاتی	الفاظ	صفت ذاتی
ایمان	ایماندار	رحم	رحیم
برائی	برا	شرافت	شریف
بھوک	بھوکا	شرارت	شریر
تاج	تاجور	عقل	عقلمند' بے عقل
حاجت	حاجتمند	غم	غمگین' غمزدہ
درد	دردمند	نام	نامور
دل	دلاور	نیاز	نیازمند
دین	دیندار	نشہ	نشیلی
دانش	دانش مند	ظلم	ظالم

صفت ذاتی کے درجے

-1 تفضیل نفسی -2 تفضیل بعض
-3 تفضیل کل

-1 تفضیل نفسی:

صفت کا وہ درجہ ہے جس میں ایک صفت کا کسی دوسری ذات سے مقابلہ نہ کیا گیا ہو' جیسے شجاع نیک لڑکا ہے۔

-2 تفضیل بعض:

صفت کا وہ درجہ ہے جس میں ایک کا مقابلہ کسی دوسرے سے کیا جائے۔ جیسے شجاع جمیل سے نیک ہے۔

-3 تفضیل کل:

صفت کا وہ درجہ ہے جس میں ایک کا مقابلہ سب سے ہو۔ جیسے شجاع ساری جماعت میں نیک لڑکا ہے۔

تین درجے

تفضیل نفسی	تفضیل بعض	تفضیل کل
اچھا	بہت اچھا اس سے اچھا	بہت ہی اچھا سب سے اچھا
ہوشیار	بہت ہوشیار اس سے ہوشیار	بہت ہی ہوشیار سب سے ہوشیار
شرارتی	بہت شرارتی اس سے شرارتی	بہت ہی شرارتی سب سے شرارتی نہایت ہی شرارتی

-2 صفت نسبتی:

جس میں کسی نسبت کے سبب وصفی معنی پائے جائیں۔ جیسے "پنجابی' سندھی' عربی' دہلوی' پاکستانی" وغیرہ۔

مثالیں:

لفظ	صفت نسبتی	لفظ	صفت نسبتی	لفظ	صفت نسبتی
امریکہ	امریکن	جنگل	جنگلی	شراب	شرابی
ایران	ایرانی	خدا	خدائی	عیسیٰ	عیسائی
آسمان	آسمانی	جسم	جسمانی	کشمیر	کشمیری
افریقہ	افریقن	جرمنی	جرمن	لاہور	لاہوری
ایشیا	ایشیائی	دنیا	دنیوی	مکہ	مکی
بنگال	بنگالی	روح	روحانی	مدینہ	مدنی
پاکستان	پاکستانی	رنگ	رنگین	موسیٰ	موسوی
پنجاب	پنجابی	زر	زرین	نمک	نمکین
پہاڑ	پہاڑی	شہر	شہری	نباتات	نباتاتی
ترکی	ترک	شکار	شکاری	نور	نورانی

-3 صفت عددی:

وہ صفت ہے جس سے کسی چیز کی تعداد ظاہر ہو۔ جیسے "چھ کرسیاں' تین میزیں' چند لڑکے"۔

جو عدد کسی چیز کی تعداد کو ٹھیک طور پر ظاہر کرے اسے عدد معین کہتے ہیں۔ جیسے "دو آدم' تین سیر کھانڈ' پانچ روپے" وغیرہ۔

جو لفظ کسی چیز کی ٹھیک ٹھیک تعداد ظاہر نہ کر سکے' اسے عدد غیر معین کہتے ہیں۔ جیسے "چند لڑکے' بعض آدمی' کئی چیزیں" وغیرہ۔

گردان

حالت		واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مستقبل مطلق	مذکر	میں جاؤں گا	ہم جائیں گے	تو جائے گا	تم جاؤ گے	وہ جائے گا	وہ جائیں گے
	مونث	میں جاؤں گی	ہم جائیں گی	تو جائے گی	تم جاؤ گی	وہ جائے گی	وہ جائیں گی
مستقبل تمام	مذکر	میں جا چکوں گا	ہم جا چکیں گے	تو جا چکے گا	تم جا چکو گے	وہ جا چکے گا	وہ جا چکیں گی
	مونث	میں جا چکوں گی	ہم جا چکیں گی	تو جا چکے گی	تم جا چکو گی	وہ جا چکے گی	وہ جا چکیں گی

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

مستقبل جاتمامیا مدامی	مذکر	میں جاتا رہوں گا	ہم جاتے رہیں گے	تو جاتا رہے گا	تم جاتے رہو گے	وہ جاتا رہے گا	وہ جاتے رہیں گے
	مونث	میں جاتی رہوں گی	ہم جاتی رہیں گی	تو جاتی رہے گی	تم جاتی رہو گی	وہ جاتی رہے گی	وہ جاتی رہیں گی

فعل امر

تعریف:
فعل امر وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کے لیے حکم یا فرمائش پائی جائے۔

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہو گا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

فعل نہی

تعریف:
فعل نہی وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم ہو۔ جیسے "نہ جاؤ' مت دوڑو"۔

بنانے کا طریقہ:
فعل امر سے پہلے "نہ" یا "مت" لگا کر فعل نہی بنا لیتے ہیں۔ جیسے کر سے نہ کر' دوڑ سے مت دوڑ۔

گردان: فعل امر کے مطابق صرف حرف 'نہ' یا 'مت' لگانا مطلوب ہے۔

(ب) معنوں کے لحاظ سے فعل کی قسمیں

معنوں کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں:
-1 فعل لازم -2 فعل متعدی

-1 فعل لازم:
وہ فعل ہے جو صرف اپنے فاعل کو چاہے اور مطلب پورا کر دے۔ جیسے "احمد اٹھا' حمید بیٹھ گیا' ارشد رویا' نسیم ہنستا ہے۔ ان جملوں میں فعل اپنے فاعل کے ساتھ آ کر مطلب پورا کر دیتا ہے۔ جن مصدروں سے یہ فعل بنائے جاتے ہیں ان کو مصدر لازم کہا جاتا ہے۔

-2 فعل متعدی:
وہ فعل ہے جو مطلب پورا کرنے کے لیے فاعل اور مفعول دونوں کو چاہے جیسے "احمد نے سبق پڑھا' پروین نے خط لکھا ہوگا۔ شاہدہ سکول جاتی ہے' نوید دودھ پیئے گا۔

جن مصدروں سے یہ فعل بنائے جاتے ہیں ان کو مصدر متعدی کہا جاتا ہے۔

مصدر لازم سے مصدر متعدی بنانا:

-1 علامت مصدر سے پہلے "الف" زیادہ کرنے سے جیسے "دوڑنا سے دوڑانا"۔
-2 مصدر کے دوسرے حرف کے بعد 'الف' زیادہ کرنے سے جیسے۔ 'اترنا سے اتارنا'۔
-3 مصدر کے پہلے حروف کے بعد حرکت کے مطابق حرف علت زیادہ کرنے سے۔ جیسے 'مرنا سے مارنا' پسنا سے پیسنا"۔
-4 دو حرفی مصدر میں دوسرا حرف علت ہو تو 'لا' سے بدل دیں۔ جیسے 'رونا سے رولانا'۔
-5 سہ حرفی مصدر کا دوسرا حرف علت ہو تو اس کی جگہ الف زیادہ کریں۔ جیسے' جاگنا سے جگانا' تیرنا سے تیرانا"۔

نوٹ: بعض لازم مصدر متعدی نہیں بن سکے۔ جیسے "آنا جانا" وغیرہ۔ انہیں لازم محدود کہتے ہیں۔

حرف

حرف وہ کلمہ ہے جو اسم اور فعل کو آپس میں ملاتا ہے۔ مثلاً 'نے' 'کو' 'میں' 'سے۔

حروف استفہام

(i) میز پر کیا ہے؟
(ii) تم کتنے بھائی ہو؟
(iii) تمہارا بستہ کہاں ہے؟
(iv) آپ نے کیوں زحمت فرمائی؟
(v) وہ کون ہے؟
(vi) تمہارا قلم کس نے توڑا؟
(vii) آپ نے کونسا قلم پسند کیا؟
(viii) ان جملوں کیا' کتنے' کہاں' کیوں' کون' کس نے' کونسا ایسے حروف ہیں جو کچھ نہ کچھ پوچھنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

گرامر میں ایسے حروف کو حروفِ استفہام کہتے ہیں۔ چند اور حروف مندرجہ ذیل ہیں:
کب' کیوں' کیسا' کتنا' کدھر' کس کا' کسے' کونسا' کسی قدر' کس طرح' کب تک' کیونکر' کیسے

حروفِ جار

(i) قلم دوات میں ہے۔
(ii) کتاب میز پر ہے۔
(iii) احمد نے سبق پڑھا۔

ان جملوں میں' میں' پر' نے' ایسے حروف ہیں جو اسم کے بعد آتے ہیں اور یہ اسم کا تعلق فعل سے مربوط کرتے ہیں۔ ایسے کو حروف جار کہتے ہیں۔
چند مشہور حروف کا جملوں میں استعمال:

حروف	استعمال
کب	آپ کب تشریف لائے؟
اگرچہ	اگر چہ مجھے بخار تھا پھر بھی سکول گیا۔

لیکن	آپ مدد کے مستحق ہیں لیکن میں آپ کی مدد نہیں کر سکتا۔
جو	جو محنت کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔
تاکہ	محنت کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔
کیونکہ	میں آپ کے ساتھ نہیں چل سکتا کیونکہ مجھے فرصت نہیں۔
مگر	آپ چالاک تو ہیں مگر ذہین ہیں۔
چونکہ	چونکہ آپ میرے ہاں نہیں آئے اس لیے میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا۔
جونہی	جونہی گارڈ نے سیٹی بجائی گاڑی چل دی۔
جب	جب آپ کام کریں گے تو مزدوری حاصل کریں گے۔
اگر	اگر محنت کرو گے تو کامیاب ہو گے۔
لہٰذا	میں تیزی میں ہوں لہٰذا یہاں نہیں رک سکتا۔
چنانچہ	ٹریفک پولیس نے ڈرائیور کو بہت سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا چنانچہ اس کا چالان کر دیا گیا۔
کہ	آپ کے لیے بہتر یہی ہے کہ آپ ابھی نہ جائیں۔
ہی	آڑے وقت میں میں نے ہی آپ کی مدد کی تھی۔

غلط فقرات کی تصحیح

ہدایات:
-1 فقرے کی ترتیب کے وقت اسم' فعل' حرف کو اپنی موزوں جگہ پر قائم رکھیں۔
-2 فقرے میں مذکر کو مذکر اور مونث کو مونث ہی استعمال کریں اور فعل اس کے مطابق لائیں۔
-3 فقرے میں واحد اور جمع کا بھی اسی طرح خیال رکھیں اور فعل اس کے مطابق استعمال کریں۔
-4 فقروں میں روزمرہ اور محاورات کا خیال رکھنا ضروری ہے جو جس جگہ موزوں ہو وہیں استعمال کریں۔
-5 جب جملہ میں مختلف قسم کے اسم آئیں تو فعل کی تذکیر و تانیث آخری اسم کے مطابق لائیں۔
-6 جب تینوں قسم کی ضمیریں آئیں تو سب سے پہلے ضمیر متکلم مخاطب اور بعد میں ضمیر غائب لکھیں۔
-7 لفظ "ہی" نفی کے بعد غلط تصور ہوتا ہے۔ منفی اسم کے بعد استعمال کریں۔ جیسے۔
غلط: "نہ ہی رشید آیا اور نہ ہی حمید"
درست: "نہ رشید ہی آیا اور نہ حمید"
-8 لفظ "ہر" ہمیشہ واحد کے لیے آتا ہے۔ جمع کے ساتھ نہیں آتا۔
-9 تعظیم کے طور پر مخاطب کو "تم" کی بجائے "آپ" استعمال کریں اور فعل کی جمع غائب یا جمع متکلم کی صورت میں لائیں۔ جیسے آپ چلیں' آپ چلئے۔
-10 بعض اوقات واحد غائب کے لیے بھی آپ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے حضرت محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ آپؐ پر قرآن مجید نازل ہوا۔ آپؐ تمام جہان کے لیے رحمت بن کر آئے۔

ذیل میں چند حل شدہ مثالیں طلبہ کی رہنمائی کے لیے دی گئی ہیں:

غلط فقرات	صحیح فقرات
1- ہر اشخاص کو صبح سیر کرنی چاہیے۔	ہر شخص کو صبح سیر کرنی چاہیے۔
2- دھیان رکھ کر بات سنو۔	دھیان سے بات سنو۔
3- میں آپ کا مشکور ہوں۔	میں آپ کا شکر گزار ہوں۔
4- تیری مرض نہایت خطرناک ہے۔	تمہارا مرض نہایت خطرناک ہے۔
5- میرے پیٹ میں درد ہو رہی ہے۔	میرے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔
6- تمہاری فوٹو کہاں ہے؟	تمہارا فوٹو کہاں ہے؟
7- نہ ہی رشید آیا اور نہ ہی وحید۔	نہ رشید ہی آیا اور نہ وحید
8- آپ میرا قلم کب واپس کرو گے؟	آپ میرا قلم کب واپس کریں گے؟
9- کشمیر موسم گرما کا جنت ہے۔	کشمیر موسم گرما کی جنت ہے۔
10- شاہی دربار سے خلعت عطا ہوئی۔	شاہی دربار سے خلعت عطا ہوا۔
11- نذیر صاحب سلام وعلیکم	نذیر صاحب السلام علیکم۔
12- میں نے آج احمد کے ہاں جانا ہے۔	مجھے آج احمد کے ہاں جانا ہے۔
13- عورتیں اور مرد سودا خریدتی ہیں۔	عورتیں اور مرد سودا خریدتے ہیں۔
14- برائے مہربانی کر کے جواب جلدی دیں۔	مہربانی کر کے جواب جلدی دیں۔
15- میری اخبار تمہارے میز پر پڑی ہے۔	میرا اخبار تمہاری میز پر پڑا ہے۔
16- زاہد اور شاہد اور ارشد سکول گئے۔	زاہد' شاہد اور ارشد سکول گئے۔
17- میں یہاں بخیریت ہوں۔	میں یہاں خیریت سے ہوں۔
18- میں نے ایک بڑھیا عورت دیکھی۔	میں نے ایک بڑھیا کو دیکھا۔
19- مجھے قبض رہتی ہے۔	مجھے قبض رہتا ہے۔
20- ہم نے آخر ایک دن مرنا ہے۔	ہمیں آخر ایک دن مرنا ہے۔

ہجوں کی غلطی دور کر کے فقرات درست کرنا

ذیل میں چند حل شدہ مثالیں طلبہ کی رہنمائی کے لیے دی گئی ہیں:

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

غلط فقرات	صحیح فقرات
1-ارب کے بدو مشہور ہیں۔	عرب کے بدو مشہور ہیں۔
2- کسی کے کام پر نقطہ چینی نہ کریں۔	کسی کے کام پر نکتہ چینی نہ کریں۔
3-آم لوگ عام کو بہت پسند کرتے ہیں۔	عام لوگ آم کو بہت پسند کرتے ہیں۔
4-اردو کا قائدہ پڑھو۔	اردو کا قاعدہ پڑھو۔
5- یہ عمارتیں اور وزارتیں ہمیشہ نہیں رہتی۔	یہ امارتیں اور وزارتیں ہمیشہ نہیں رہتیں۔
6-میری قمر میں درد ہوتی ہے۔	میری کمر میں درد ہوتا ہے۔
7- کتب نما کے ذریعے طرفین معلوم کی جاتی ہے۔	قطب نما کے ذریعے طرفین معلوم کی جاتی ہیں۔
8-مفت کی شراب قاضی جی کو ہلال ہے۔	مفت کی شراب قاضی جی کو بھی حلال ہے۔
9- اس تاریک میں ملکی تقصان ہے۔	اس تحریک میں ملکی نقصان ہے۔
10- اس منصوبہ پر عربوں روپیہ خرچ ہوگا۔	اس منصوبے پر اربوں روپیہ خرچ ہوگا۔

ناتکمل فقروں کی تکمیل

ناتکمل فقروں کی تکمیل کے لیے کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں۔ تکمیل کے لیے جو الفاظ لگائے جائیں وہ درست' موزوں اور برمحل ہونے چاہئیں البتہ محاورات اور ضرب الامثال میں وہی الفاظ لگانے چاہیے جو روزمرہ بول چال میں آتے ہیں۔ مثلاً:

جو محنت کرے گا...... اس فقرے کو مکمل کرنے کے لیے کئی الفاظ لگائے جاسکتے ہیں۔

جیسے: جو محنت کریگا' کامیاب ہوگا

جو محنت کرے گا' سکھ پائے گا

جو محنت کرے گا' پھل پائے گا

یہ ضروری نہیں کہ ایک لڑکے نے جو الفاظ لگائے ہوں دوسرا بھی وہی لگائے' لیکن اب پچھتائے کیا ہوت ...... کو مکمل کرنے کے لئے اس کے بعد" جب چڑیا چگ گئیں کھیت" ہی لگانا پڑے گا۔

ناتکمل فقرات	مکمل فقرات
خبردار! پھر	خبردار! پھر بھی ایسی حرکت نہ کرنا۔
چونکہ تم دل لگا کر نہیں پڑھتے اس لئے	چونکہ تم دل لگا کر نہیں پڑھتے اس لیے فیل ہونے کا خدشہ ہے۔
نہ آپ ہی آئے	نہ آپ ہی آئے اور نہ سعد آیا۔
بری صحبت میں نہ بیٹھو	بری صحبت میں نہ بیٹھو کیونکہ اخلاق پر برا اثر پڑتا ہے۔
اس قدر غافل نہ ہو کہ	اس قدر غافل نہ ہو کہ دوسرے فائدہ اٹھائیں۔

جو کچھ میں نے کہا تھا	جو کچھ میں نے کہا تھا آپ نے اس پر عمل کیا۔
برا بیٹا اور کھوٹا پیسہ	برا بیٹا اور کھوٹا پیسہ مشکل کے وقت کام آ ہی جاتا ہے۔
اندھا کا جانے	اندھا کیا جانے بسنت کی بہار۔
آپ خط لکھ دیں مبادا	آپ خط لکھ دیں مبادا کہ وہ کہیں اور چلے جائیں۔
حسن خان تو امیر آدمی ہے مگر	حسن خان تو امیر آدمی ہے مگر انتہا درجے کا کنجوس ہے۔
تمام لڑکوں نے سبق سنایا مگر	تمام لڑکوں نے سبق سنایا مگر تختی نہیں لکھی۔
میں نے اسے بہت سمجھایا پر	میں نے اسے بہت سمجھایا پر اس نے ایک نہ سنی۔
زبان خلق را	زبان خلق را نقارہ خدا سمجھو۔
اندھے کو کیا چاہیے	اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھیں۔
جب آپ تشریف لائیں گے	جب آپ تشریف لائیں گے تو میں کتاب آپ کی خدمت میں پیش کردوں گا۔
اندھے کے آگے رونا	اندھے کے آگے رونا اپنے نین کھونا۔
داناؤں نے فرمایا ہے کہ	داناؤں نے فرمایا ہے کہ جو وقت کی قدر نہیں کرتا وقت اس کی قدر نہیں کرتا۔
آپ کا بیٹا	آپ کا بیٹا بڑا ہونہار ہے۔
سر منڈاتے ہی	سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔
کیا بھروسہ ہے زندگانی	کیا بھروسہ ہے زندگانی کا انسان بلبلہ ہے پانی ہے۔
ہمت مرداں	ہمت مرداں مدد خدا۔
اونچی دکان	اونچی دکان پھیکا پکوان۔

واحد اور جمع

تعداد کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں:

-1 واحد -2 جمع

-1 واحد: وہ اسم ہے جو صرف ایک چیز کو ظاہر کرے۔ جیسے لڑکا' لڑکی' کتاب' قلم' ڈبہ' موٹر' شریف' خوشی' کشتی' تصویر' دکان وغیرہ۔

-2 جمع: وہ اسم ہے جو ایک سے زیادہ چیزوں کو ظاہر کرے۔ جیسے "لڑکے' لڑکیاں' کتابیں' قلمیں' ڈبے' موٹریں' شرفا' خوشیاں' کشتیاں' تصاویر' دکانیں وغیرہ۔

واحد سے جمع بنانے کے قاعدے

مذکر کی جمع:

-1 جن واحد مذکر کے آخر میں "الف" یا "ہ" ہو تو جمع کرتے وقت یائے مجہول سے بدل جائے گی۔ جیسے "لڑکا سے لڑکے' تحفہ سے تحفے وغیرہ۔

-2 اگر واحد مذکر میں کوئی علامت نہ ہو تو واحد جمع نہیں بدلتے۔ جیسے "ایک مرد' چار مرد' ایک لڈو' تین لڈو۔

-3 حرف ربط "کا' کے' کی' کو' پر' پہ' سے' تک' میں' نے' کے آنے پر اگر واحد مذکر کی حالت نمبر 2 کی طرح ہو تو جمع ہو جاتے ہیں۔ جیسے "چار مردوں کے سامنے کی بات ہے۔ دو شیروں کا شکار کیا" وغیرہ۔

-4 جن مذکر واحد کے آخر میں "ان" ہوگا۔ ان کی جمع بناتے وقت "الف" یائے مجہول سے بدل جائے گا۔ جیسے "کنواں سے کنویں"۔

-5 حرف ربط کے آنے سے مندرجہ ذیل صورت ہو جاتی ہے۔ جیسے "شریفوں نے کہا' طبیبوں سے پوچھیے' رئیسوں کے پاس جایئے"۔

-6 ندائی صورت میں "و" زیادہ ہوتا ہے "لڑکو' طبیبو' طالب علمو"۔

مونث کی جمع:

-1 واحد مونث کے آخر میں اگر "ی" کی علامت ہے تو جمع میں "ان" زیادہ ہو جاتا ہے۔ جیسے "لڑکی سے لڑکیاں"۔

-2 اگر واحد مونث کے آخر میں "یا" ہو تو حرف "ں" زیادہ کر کے جمع بناتے ہیں۔ جیسے "چڑیا سے چڑیاں"۔

-3 اگر واحد مونث کے آخر میں "ت" ہو یا علامت تانیث ہو تو جمع بناتے وقت "یں" زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے تلوار سے تلواریں۔

-4 اگر واحد مونث کے آخر میں "الف" یا "واؤ" ہو تو "یں" سے پہلے "ء" زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے "دوا سے دوائیں"۔

-5 حروف ربط کے آنے سے "ان" "وں" سے بدل جاتا ہے۔ جیسے "لڑکیوں نے' بچیوں کو' بیبیوں سے"۔

ندائی کی صورت میں صرف "و" زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے "بہنو! لڑکیو"!

جمع الجمع: کچھ اسماء ایسے بھی ہیں جو خود تو جمع ہوتے ہیں لیکن ان کی بھی جمع بنائی جاتی ہے۔ جیسے:

واحد	جمع	جمع الجمع
امر	امور	امورات
دوا	ادویہ	ادویات
رسم	رسوم	رسومات
شریف	شرفاء	اشراف
فتح	فتوح	فتوحات
لازم	لوازم	لوازمات
وجہ	وجوہ	وجوہات
ولی	اولیاء	اولیاؤں
نبی	انبیاء	انبیاؤں
خبر	اخبار	اخبارات

طلبہ کی ضروریات کے پیش نظر ان کی واحد جمع ذیل میں درج کردی گئی ہے انہیں یاد کریں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
ادب	آداب	برکت	برکات
اثر	آثار	بیت (شعر)	ابیات
آخر	اواخر	بیت (گھر)	بیوت
اول	اوائل	بیگم	بیگمات
ادنیٰ	ادانی	باغ	باغات
امیر	امراء	بیان	بیانات
آفت	آفات	بحر	بحور
افق	آفاق	باب	ابواب
آلہ	آلات	بر	ابرار
اُمت	امم	برج	بروج
ادیب	ادباء	بقیہ	بقایا
احسان	احسانات	بلد	بلاد
تاریخ	تواریخ	تاجر	تجار
تجویز	تجاویز	تحفہ	تحائف
تدبیر	تدابیر	تدبر	تدابیر
تصویر	تصاویر	تقریر	تقاریر
تحریر	تحریرات	ترجمہ	تراجم
ترکیب	تراکیب	تعطیل	تعطیلات
اخبار	اخبارات	بدل	ابدال
تجربہ	تجربات	استاد	اساتذہ
پارچہ	پارچات	توقع	توقعات
اقرب	اقارب	پودا	پودے
تبرک	تبرکات	ابد	آباد
پتہ	پتے	ٹکٹ	ٹکٹیں
انعام	انعامات	پٹی	پٹیاں
ٹیکہ	ٹیکے	تانگہ	تانگے
حاکم	حکام	خاتون	خواتین
ٹانگ	ٹانگیں	حکم	احکام
خالق	خلائق	ٹٹی	ٹٹیاں
حکیم	حکماء	خلق	اخلاق
ثمر	اثمار	حاجت	حاجات

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

خزانہ	خزائن	ثابت	ثوابت
مضرت	مضرات	خبر	اخبار
ثاقب	ثواقب	حیوان	حیوانات
خیال	خیالات	جرم	جرائم
حرکت	حرکات	خطیب	خطباء
جانب	جوانب	حالت	حالات
دیہہ	دیہات	جزیرہ	جزائر
حال	احوال	دکان	دکانات
جن	جنات	حرف	حروف
دفتر	دفاتر	جواب	جوابات
حق	حقوق	درجہ	درجات
جوڑا	جوڑے	حاجی	حجاج
دری	دریاں	جسم	اجسام
حد	حدود	دین	ادیان
جذبہ	جذبات	حساب	حسابات
دور	ادوار	جد	اجداد
حاضر	حاضرین	ذہن	اذہان
جریدہ	جرائد	حافظ	حفاظ
ذخیرہ	ذخائر	چوڑی	چوڑیاں
حسرت	حسرات	ذریعہ	ذرائع
چوزہ	چوزے	خادم	خدام
ذرہ	ذرات	چڑیا	چڑیاں
خیمہ	خیام	رسول	رسل
چراغ	چراغاں	خط	خطوط
رمز	رموز	رفیق	رفقاء
سبب	اسباب	صاحب	اصحاب
روح	ارواح	ساحل	سواحل
صدر	صدور	روایت	روایات
رئیس	رؤسا	رعیت	رعایا
رقعہ	رقعات	رابطہ	روابط
راوی	روایات	زاہد	زہداء
زاویہ	زاویے	زائر	زائرین
زبان	زبانیں	زوج	ازواج
زائد	زوائد	سلطان	سلاطین

سید	سادات	سطر	سطور
سر	اسرار	سجدہ	سجود
سبق	اسباق	ظالم	ظالمین
ظلمت	ظلمات	عالم	علماء
عاقل	عقلاء	عجیب	عجائب
عابد	عباد	عزیز	اعزا
عضو	اعضاء	عدد	اعداد
عمل	اعمال	سنت	سنن
سوال	سوالات	سانحہ	سوانح
سحر	اسحار	سند	اسناد
سلسلہ	سلاسل	شے	اشیاء
شکایت	شکایات	شکل	اشکال
شک	شکوک	شجر	اشجار
شخص	اشخاص	شاعر	شعراء
شرط	شرائط	شریف	شرفاء
شریر	اشرار	شہید	شہداء
شاہد	شواہد	غریب	غرباء
غرض	اغراض	غزل	غزلیات
فوج	افواج	فرد	افراد
فدوی	فدویان	فائدہ	فوائد
فعل	افعال	فقیر	فقراء
فن	فنون	صحابی	صحابہ
صنف	اصناف	صفحہ	صفحات
صفت	صفات	صدقہ	صدقات
صوم	صیام	صالح	صلحاء
ضلع	اضلاع	ضمیر	ضمائر
طائر	طیور	طبقہ	طبقات
طبیب	اطباء	طرف	اطراف
طور	اطوار	طائفہ	طوائف
طالب	طلباء	طالبہ	طالبات
ظرف	ظروف	قمر	اقمار
قسم	اقسام	قدیم	قدماء
قبیلہ	قبائل	قلب	قلوب
قبر	قبور	قید	قیود

قصر	قصور	کافر	کفار
کسر	کسور	علم	علوم
عیب	عیوب	عقیدہ	عقائد
عبارت	عبارات	عندلیب	عنادل
عمارت	عمارات	عطر	عطور
عادت	عادات	غلطی	اغلاط
لذت	لذات	لمحہ	لمحات
لغت	لغات	مال	اموال
مثل	امثال	مرض	امراض
ملک	املاک	ملک	ملائک
مُلک	ممالک	ملک	ملوک
موج	امواج	مسجد	مساجد
مجلس	مجالس	مدرسہ	مدارس
مرتبہ	مراتب	منظر	مناظر
فلک	افلاک	فتح	فتوحات
فرض	فرائض	فتوی	فتاویٰ
قاعدہ	قواعد	قانون	قوانین
قصبہ	قصبات	قدم	اقدام
قوم	اقوام	قسط	اقساط
موقع	مواقع	مراسلہ	مراسلات
مشہور	مشاہیر	مضمون	مضامین
معنی	معانی	مسئلہ	مسائل
مقصد	مقاصد	نقطہ	نقاط
نکتہ	نکات	نہر	انہار
نور	انوار	نظارہ	نظائر
ناظر	ناظرین	نفس	نفوس
نقش	نقوش	نتیجہ	نتائج
کتاب	کتب	کرامت	کرامات
کمال	کمالات	کاغذ	کاغذات
کلمہ	کلمات	گل	گلہا
لطف	الطاف	لقب	القاب
لفظ	الفاظ	لطیفہ	لطائف
نسب	انساب	نقص	نقائص
وزن	اوزان	ورق	اوراق

وصف	اوصاف	وقت	اوقات
ولی	اولیاء	وارث	ورثاء
واقعہ	واقعات	وزیر	وزراء
وظیفہ	وظائف	وکیل	وکلاء
وقف	اوقات	ہندو	ہنود
ہدیہ	ہدایہ	ہدایت	ہدایات
منزل	منازل	مقبرہ	مقابر
منبر	منابر	یوم	ایام
نقل	نقول	نفل	نوافل
نبی	انبیاء	نجم	انجم
ہدف	اہداف	ہمت	ہمم
یہودی	یہود	یتیم	یتامیٰ

تذکیروتانیث

جنس کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں:

(1) مذکر (2) مونث

1- مذکر: ایسے اسماء جو نر کے لیے استعمال ہوں۔ جیسے دھوبی' لڑکا' بادشاہ' گھوڑا' قلم وغیرہ۔

2- مونث: ایسے اسماء جو مادہ کے لیے استعمال ہوں۔ جیسے لڑکی' دھوبن' گھوڑی' ٹوپی' میز' چھڑی وغیرہ۔

حقیقی وغیر حقیقی تذکیروتانیث: چونکہ جانداروں میں نر کے مقابلے میں مادہ اور مادہ کے مقابلے میں نر ضرور آتا ہے' اس لیے جاندار اسماء کی تذکیروتانیث کو حقیقی کہتے ہیں۔ جیسے عورت سے مرد۔ بے جان اشیاء کے نر اور مادہ بولنے میں ضرور آتے ہیں لیکن حقیقت میں نر مادہ نہیں ہوتے بلکہ ہمارے ادباء اور زبان دانوں نے ان کی تذکیروتانیث مقرر کر دی ہے۔ یعنی بعض چیزیں مذکر اور بعض مونث کے طور پر بولی جاتی ہیں اس لیے ایسے اسماء کی تذکیروتانیث کو غیر حقیقی یا اعتباری کہتے ہیں۔ جیسے:

مذکر: سائیکل' مکان' مشرق' منگل وغیرہ۔

مونث: سلیٹ' میز' کرسی' دعا وغیرہ۔

حقیقی تذکیروتانیث کے چند قاعدے:

1- اگر مذکر اسم کے آخر میں الف یا ہ ہو تو مونث میں یائے مجہول سے بدل جاتی ہے۔ جیسے لڑکا سے لڑکی' شہزادہ سے شہزادی۔

2- مذکر اسم کے آخر کی' ی' ن سے بدل جاتی ہے۔ جیسے مولوی سے مولون۔

3- مذکر اسم کے آخر کا حرف الف "یا" سے بدل جاتا ہے۔ جیسے چوہا سے چوہیا۔

4- بعض مذکر کے آخر میں نی لگا کر **مونث** بنایا جاتا ہے۔ جیسے فقیر سے فقیرنی۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

-5 بعض مذکر کے آخر میں 'انی' لگاتے ہیں۔ جیسے سید سے سیدانی۔
-6 بعض عربی مذکر کے آخر میں 'ہ' بڑھا دیتے ہیں جیسے والد سے والدہ۔
-7 بعض اوقات مذکر اور مونث کے لیے الگ الگ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے مرد٬ عورت٬ میاں٬ بیوی٬ بادشاہ٬ ملکہ٬ بھائی٬ بہن٬ غلام٬ لونڈی وغیرہ۔
-8 اسم علم کو مذکر سے مونث بنا لیتے ہیں۔ جیسے ''رحیم سے رحیمن'' کریم سے کریمن''
-9 بعض الفاظ میں صرف حرکات کے حذف کرنے سے مذکر اور مونث بن جاتا ہے۔ جیسے ''راموسے رمو٬ بدلو سے بدلو''
-10 طلباء کی سہولت کے لیے ذیل میں تذکیر و تانیث دی جاتی ہے۔ طلبا اسے زبانی یاد کرلیں۔

مذکر	مونث	مذکر	مونث
ابا	امی٬اماں	لڑکا	لڑکی
باپ	ماں	جولاہا	جولاہی
مرد	عورت	شہزادہ	شہزادی
شوہر٬خصم	جورو	لنگڑا	لنگڑی
خاوند٬میاں	بیوی	سنار	سناری
بھائی	بہن	کمہار	کمہاری
ماموں	ممانی	برہمن	برہمنی
خواجہ	خاتون	ترکھان	ترکھانی
خالو	خالہ	نائی	نائن
بادشاہ	ملکہ	بھنگی	بھنگن
نواب	بیگم	موچی	موچن
بیٹا	بیٹی	تیلی	تیلن
پوتا	پوتی	مسلمان	مسلمانی
چچا	چچی	فقیر	فقیرنی
دادا	دادی	استاد	استانی
نانا	نانی	ملا	ملانی
پھوپھا	پھوپھی	ڈاکٹر	ڈاکٹرنی
بیل	گائے	ہرن	ہرنی
بکرا	بکری	اونٹ	اونٹنی
مرغا	مرغی	شیر	شیرنی
پنڈت	پنڈتانی	شیخ	شیخانی
مغل	مغلانی	سید	سیدانی
دولہا	دلہن	بازی گر	بازی گرنی

نیارا	نیاری	ملنگ	ملنگنی
سلطان	سلطانہ	ملک	ملکہ
شاعر	شاعرہ	خان	خانم
بیگ	بیگم	جمیل	جمیلہ
گھوڑا	گھوڑی	بلا	بلی
چڑا	چڑیا	مور	مورنی
بندر	بندریا	لومڑ	لومڑی

غیر حقیقی یا اعتباری تذکیر و تانیث

تذکیر:

-1 ایسے اسماء جن کے آخر میں الف٬ یا٬ ہ ہو٬ اکثر مذکر بولے جاتے ہیں۔ جیسے شوربا٬ پودا٬ تارا٬ نشانہ٬ بیاہ٬ گناہ وغیرہ۔
-2 بعض الفاظ جن کے آخر میں ''الف٬ یا'' ہ٬ نہیں لیکن اہل زبان انہیں مذکر ہی بولتے ہیں۔ جیسے بوجھ٬ دن٬ نقش٬ وزن٬ بوٹ٬ ریت٬ قلم وغیرہ۔
-3 جن کے آخر میں یائے معروف ہو۔ مثلاً پانی٬ موتی٬ گھی٬ دہی۔
-4 مہینوں٬ دنوں (سوائے جمعرات) دھاتوں (سوائے چاندی) جواہرات٬ ستاروں٬ سیاروں (سوائے زمین) اور پہاڑوں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔
-5 اگر دو مذکر الفاظ اکٹھے ہوں تو مذکر ہوتے ہیں جیسے ''آب و رنگ٬ آب و دانہ٬ گلقند'' وغیرہ۔
-6 مندرجہ ذیل حروف تہجی مذکر بولے جاتے ہیں:
ا٬ج٬س٬ش٬ص٬ض٬ع٬ غ٬ق٬ک٬گ٬ل٬م٬ن

-2 **تانیث:**

-1 جن بے جان اسماء کے آخر میں یائے معروف ہو وہ مونث بولے جاتے ہیں۔ جیسے٬ پگڑی٬ سوئی۔
-2 بہت سے عربی مصادر مونث بولے جاتے ہیں۔ جیسے قضا٬ رضا٬ خدمت٬ رحمت٬ تحریر۔
-3 فارسی حاصل مصدر عموماً مونث بولے جاتے ہیں۔ جیسے آرائش٬ آمدورفت٬ گفتگو۔
-4 بعض اردو کے حاصل مصدر مونث ہیں۔ جیسے جلمن٬ کہاوت٬ برائی٬ بکواس٬ چال۔
-5 زبانوں٬ نمازوں٬ کتابوں٬ کے نام مونث بولے جاتے ہیں۔ جیسے ''اردو٬ فارسی٬ ظہر٬ عصر٬ عشا٬ گلستان٬ بوستان''۔
-6 ہندی حاصل مصدر مونث ہوتے ہیں۔ جیسے نیلاہٹ٬ گھبراہٹ٬ چمک٬ دمک٬ پھسلن٬ دھڑکن٬ کھرچن۔
-7 اسمائے صوت مونث ہوتے ہیں۔ جیسے کائیں کائیں٬ میاؤں میاؤں۔
-8 عربی اسموں کے آخر 'ۃ' تانیث کی علامت ہوتی ہے۔ جیسے زوجہ٬ توبہ۔

-9 مندرجہ ذیل حروف تہجی مونث ہیں۔
-10 کبھی ایک ہی لفظ مختلف معنوں کے لحاظ سے مذکر و مونث استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

الفاظ	معنی	مذکر٬مونث
آب	1-پانی	مذکر
آب	2-چمک	مونث
آہنگ	1-قصد	مذکر
آہنگ	2- آواز	مونث
تکرار	1- مکرر لانا	مذکر
تکرار	1-بحث٬ جھگڑا	مونث
دوپہر	1-دوساعت مقدار	مذکر
دوپہر	2-دن کے بارہ بجے	مونث
عرض	1- چوڑائی	مذکر
عرض	2- التماس	مونث
کان	1- عضو٬ جسم کا حصہ	مذکر
کان	2-معدنیات نکلنے کی جگہ	مونث
گزر	1- جانا	مذکر
گزر	2- اوقات بسر	مونث
لگن	1- برتن٬ طاس	مذکر
لگن	2- محبت	مونث
مد	1-جزر کی ضد (مدوجزر)	مذکر
مد	2-نوکری یا حساب کا صیغہ	مونث
مثل	1- مانند	مذکر
مثل	2- کاغذات مقدمہ	مونث
مغرب	1- مقام غروب	مذکر
مغرب	2- شام	مونث

بے جان اسماء (مذکر)

انحصار٬ انقلاب٬ انحراف٬ اختصار٬ افتخار٬ تذکرہ٬ تصفیہ٬ مکتب٬ مشرق٬ مغرب٬ مطلب٬ اکرام٬ اقرام٬ اختیار٬ اعتدال٬ استقلال٬ تغیر٬ تعارف٬ تعاقب٬ خلاصہ٬ سونا٬ شوربا٬ چولہا٬ نشانہ٬ تھانہ٬ پروانہ٬ تارا٬ دریا٬ بیاہ٬ گناہ٬ پیر٬ منگل٬ بدھ٬ جنوری٬ فروری٬ مارچ٬ سونا٬ لوہا٬ برق۔

بے جان اسماء (مونث)

ابتداء٬ انتہا٬ التجا٬ اجازت٬ انگیا٬ آسودگی٬ آشفتگی٬ افراط٬ ایذا٬ اطلاع٬ دنیا٬ پڑیا٬ حیا٬ رضا٬ قضا٬ وفا٬ عطا٬ خطا٬ پگڑی٬ کاٹھی٬ سوئی٬ شربت٬ قدرت٬ جستجو٬ گفتار٬ رفتار٬ جلن٬ کہاوت٬ برائی٬ پڑھائی٬ ہنسی٬ لاگ٬ چال٬ بھاری٬ فارسی٬ معرفت٬ حقیقت٬ قوت٬ شفقت٬ قل قل٬ عف عف٬ خرخر٬ میاؤں میاؤں٬ کوکو٬ سائیں سائیں٬ جھنکار٬ پکار٬ گرجن٬ سوجن٬ بناوٹ٬ رکاوٹ٬ سجاوٹ٬ مہک٬ پہاڑی٬ بانگ درا٬ شعاع٬ اردو٬ گرامر٬ دنیا٬ کیمیا٬ سرسوں٬ چھاؤں٬ لوٹ مار٬ محنت٬ محبت٬ مسرت٬ حکومت٬ دولت٬ بہار۔

فعل

فعل وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا٬ ہونا یا سہنا زمانے کے تعلق کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ جیسے اس نے سبق پڑھا٬ وہ لکھتا ہے٬ احمد جائے گا٬ وغیرہ۔

(الف) بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی قسمیں

بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی چھ قسمیں ہیں:
-1 فعل ماضی -2 فعل مضارع
-3 فعل حال -4 فعل مستقبل
-5 فعل امر -6 فعل نہی

فعل ماضی: وہ فعل ہے جس میں کام کا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے۔ جیسے ''اسلم لکھتا تھا٬ محمود گھر گیا٬ اعجاز آیا تھا''۔
فعل مضارع: وہ فعل ہے جس میں زمانہ حال اور آئندہ دونوں پائے جائیں۔ جیسے ''آئے٬ پڑھے٬ لکھے'' وغیرہ۔
فعل حال: وہ فعل ہے جس میں کام کا واقع ہونا موجودہ زمانے میں پایا جائے۔ جیسے ''آتا ہے٬ پڑھتا ہے''۔
فعل مستقبل: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا ہونا آنے والے زمانے میں پایا جائے۔ جیسے ''آئے گا٬ لکھے گا''۔
فعل امر: وہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے کے لیے حکم یا فرمائش پائی جائے۔ جیسے ''آؤ٬ پڑھو٬ لکھو''۔
فعل نہی: وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم ہو۔ جیسے ''نہ آؤ٬ مت لکھو''۔

فعل ماضی کی قسمیں

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں:
-1 ماضی مطلق -2 ماضی قریب
-3 ماضی بعید -4 ماضی استمراری
-5 ماضی شکیہ یا احتمالی -6 ماضی شرطی یا تمنائی

-1 ماضی مطلق

ماضی مطلق وہ فعل ہے جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جائے۔ لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ زمانہ ابھی گزرا ہے یا بہت عرصہ ہوا زمانہ گزر گیا۔ مثلاً اکرام آیا٬ افتخار نے پڑھا وغیرہ۔
بنانے کا طریقہ: علامت مصدر 'نا' دور کرنے کے بعد اگر الف٬ یا واؤ نون رہے تو 'یا' ورنہ الف زیادہ کرنے سے صیغہ واحد غائب مذکر بن جائے گا۔ جیسے ''کھانا سے کھایا٬ پڑھنے سے پڑھا''
تنبیہ: یاد رکھیں کہ چند مصدروں کے ماضی مطلق اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔ جیسے ''کرنا سے کیا٬ جانا سے گیا٬ چھونا سے چھوا٬ ہونا سے ہوا٬ لینا سے لیا٬ دینا سے دیا٬ مرنا سے مراہوا'' وغیرہ۔

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

گردان نمبر 1

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر	میں آیا	ہم آئے	تو آیا	تم آئے	وہ آیا	وہ آئے
مونث	میں آئی	ہم آئیں	تو آئی	تم آئیں	وہ آئی	وہ آئیں

نوٹ: اگر ماضی مطلق میں فاعل کے ساتھ 'نے' آئے تو کسی صیغے میں کچھ تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ مذکر و مونث کا ایک ہی صیغہ گردان میں کام دے گا۔ جیسا گردان سے ظاہر ہے۔

دوسری صورت

گردان نمبر 2

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر/مونث	میں نے پڑھا	ہم نے پڑھا	تو نے پڑھا	ہم نے پڑھا	اس نے پڑھا	انہوں نے پڑھا

2- ماضی قریب

ماضی قریب وہ فعل ہے جس میں کام کا واقع ہونا گزرے ہوئے مگر قریبی زمانے میں پایا جائے۔ جیسے اسلم آیا ہے' شاہد نے پڑھا ہے۔

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے بعد 'ہے' بڑھانے سے ماضی قریب صیغہ واحد غائب مذکر بن جاتا ہے۔ جیسے کھایا سے کھایا ہے' پڑھا سے پڑھا ہے۔

گردان

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر	میں آیا ہوں	ہم آئے ہیں	تو آیا ہے	تم آئے ہو	وہ آیا ہے	وہ آئے ہیں
مونث	میں آئی ہوں	ہم آئی ہیں	تو آئی ہے	تم آئی ہو	وہ آئی ہے	وہ آئی ہیں

دوسری صورت

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر/مونث	میں نے پڑھا ہے	ہم نے پڑھا ہے	تو نے پڑھا ہے	تم نے پڑھا ہے	اس نے پڑھا ہے	انہوں نے پڑھا ہے

3- ماضی بعید

ماضی بعید وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا واقع ہونا گزرے ہوئے دور کے زمانے میں ظاہر ہو۔ جیسے وہ اسلم آیا تھا' شاہد نے پڑھا تھا۔

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے بعد 'تھا' بڑھانے سے ماضی بعید صیغہ واحد غائب مذکر بن جائے گا۔ جیسے کھایا سے کھایا تھا' پڑھا سے پڑھا تھا۔

گردان

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر	میں آیا تھا	ہم آئے تھے	تو آیا تھا	تم آئے تھے	وہ آیا تھا	وہ آئے تھے

دوسری صورت

مذکر/مونث	میں نے پڑھا تھا	ہم نے پڑھا تھا	تو نے پڑھا تھا	تم نے پڑھا تھا	اس نے پڑھا تھا	انہوں نے پڑھا تھا

4- ماضی استمراری

ماضی استمراری یا ناتمام وہ فعل ہے جس میں فعل کا ہمیشہ یا بار بار ہونا زمانہ گزشتہ میں پایا جائے۔ جیسے ''کریم آتا تھا' رحیم پڑھتا تھا''۔

بنانے کا طریقہ: مصدر کا 'نا' دور کر کے 'تا تھا' بڑھا دینے سے ماضی استمراری صیغہ واحد غائب مذکر بن جائے گا۔ جیسے کھانا سے کھاتا تھا۔

واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
میں کھاتا تھا	ہم کھاتے تھے	تو کھاتا تھا	تم کھاتے تھے	میں کھاتا تھا	ہم کھاتے تھے

5- ماضی شکیہ یا احتمالی

ماضی شکیہ یا احتمالی وہ فعل ہے جس میں فعل کا ہونا گزشتہ زمانے میں شک کے ساتھ پایا جائے۔ جیسے شکوہ آیا' فضل گیا ہوگا۔

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے بعد 'ہوگا' لگا دیں تو ماضی شکیہ یا احتمالی صیغہ واحد غائب مذکر بن جائے گا۔ جیسے کھایا سے کھایا ہوگا۔

فاعل	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر	میں آیا ہوں گا	ہم آئے ہوں گے	تو آیا ہوگا	تم آئے ہوگے	وہ آیا ہوگا	وہ آئے ہوں گے
مونث	میں آئی ہونگی	ہم آئی ہونگی	تو آئی ہوگی	تم آئی ہونگی	وہ آئی ہوگی	وہ آئی ہونگی

حالت مفعولی

مفعول	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
واحد مذکر	میں نے سنا ہوگا	ہم نے سنا ہوگا	تو نے سنا ہوگا	تم نے سنا ہوگا	اس نے سنا ہوگا	انہوں نے سنا ہوگا
واحد مونث	میں نے سنی ہوگی	ہم نے سنی ہوگی	تو نے سنی ہو گی	تو نے سنی ہوگی	اس نے سنی ہوگی	انہوں نے سنی ہوگی
جمع مذکر	میں نے سنا ہوگا	ہم نے سنے ہونگے	تو نے سنے ہوں گے	تم نے سنے ہون گے	اس نے سنے ہوں گے	انہون نے سنی ہوں گی
جمع مونث	میں نے سنی ہوگی	ہم نے سنی ہوں گی	تو نے سنی ہوں گی	تم نے سنی ہوں گی	اس نے سنی ہوں گی	انہون نے سنی ہوں گی

صورت دوم:

گردان

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر	میں آتا ہوں گا	ہم آتے ہونگے	تو آتا ہوگا	تم آتے ہوگے	وہ آتا ہوگا	وہ آتے ہونگے
مونث	میں آتی ہوں گی	ہم آتی ہوں گی	تو آتی ہوگی	تم آتی ہوگی	وہ آتی ہوگی	وہ آتی ہونگی

6- ماضی شرطی یا تمنائی

ماضی شرطی یا تمنائی وہ فعل ہے جس میں کام کا ہونا گزشتہ زمانے میں شرط یا آرزو کے ساتھ پایا جائے جیسے ''اگر وہ آتا' کاش تو پڑھتا''

بنانے کا طریقہ: صورت اول' علامت مصدر دور کر کے 'تا' بڑھا دیں تو ماضی تمنائی صیغہ واحد غائب مذکر بن جائے گا۔ جیسے کھانا سے کھاتا۔

گردان

صورت اول۔ حالت فاعلی

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر	میں آتا	ہم آتے	تو آتا	تم آتے	وہ آتا	وہ آتے
مونث	میں آتی	ہم آتیں	تو آتی	تم آتیں	وہ آتی	وہ آتیں

صورت دوم: ماضی مطلق کے آخر میں 'ہوتا' ہوتے' ہوتی' ہوتیں' صیغے کے مطابق لگا کر ماضی تمنائی بنا لیتے ہیں۔ جیسے ''کھایا سے کھایا ہوتا' پڑھا سے پڑھا ہوتا''

گردان

صورت دوم۔ حالت فاعلی

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر	میں آیا ہوتا	ہم آئے ہوتے	تو آیا ہوتا	تم آئے ہوتے	وہ آیا ہوتا	وہ آئے ہوتے
مونث	میں آئی ہوتی	ہم آئی ہوتیں	تو آئی ہوتی	تم آئی ہوتیں	وہ آئی ہوتی	وہ آئی ہوتیں

صورت سوم: ماضی شکیہ کا ''گا'' گے' گی' ہٹا دینے سے باقی ماضی شرطی رہ جاتی ہے۔ جیسے 'کھایا ہوگا' سے 'کھایا ہو' اور 'پڑھا ہوگا' سے 'پڑھا ہو'۔

گردان

صورت سوم۔ حالت مفعولی

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر	میں آیا ہوں	ہم آئے ہوں	تو آیا ہو	تم آئے ہو	وہ آیا ہو	وہ آئے ہوں
مونث	میں آئی ہوں	ہم آئی ہوں	تو آئی ہو	تم آئی ہو	وہ آئی ہو	وہ آئی ہوں

صورت سوم۔ حالت مفعولی

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر	میں نے لکھا ہو	ہم نے لکھا ہو	تو نے لکھا ہو	تم نے لکھا ہو	اس نے لکھا ہو	انہوں نے لکھا ہو
مونث	میں نے لکھی ہو	ہم نے لکھی ہو	تو نے لکھی ہو	تم نے لکھی ہو	اس نے لکھی ہو	انہوں نے لکھی ہو

فعل مضارع

تعریف: فعل مضارع وہ فعل ہے جس میں کام کا واقع ہونا زمانہ حال اور زمانہ آئندہ دونوں میں پایا جائے۔ جیسے ''خدا کرے''۔

بنانے کا طریقہ: مصدر کا 'نا' دور کر کے 'یا' 'ئے' زیادہ کرنے سے فعل مضارع صیغہ واحد غائب یا واحد حاضر بن جاتا ہے۔ جیسے کرنا سے کرے' رونا سے روئے' کھانے سے کھائے۔

بعض اوقات علامت مصدر دور کرنے سے بھی فعل مضارع بن جاتا ہے۔ جیسے ''لینا سے لے' دینا سے دے''

گردان

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر و مونث	میں کھاؤں	ہم کھائیں	تو کھائے	تم کھاؤ	وہ کھائے	وہ کھائیں
	میں لوں	ہم لیں	تو لے	تم لو	وہ لے	وہ لیں

نوٹ: فعل مضارع کی گردان میں مذکر اور مونث میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

فعل حال

تعریف: فعل حال وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے واقع ہونے کا زمانہ موجود زمانے میں پایا جائے۔ جیسے:

تم کو آتا ہے پیار پر غصہ مجھ کو غصہ پر پیار آتا ہے۔

بنانے کا طریقہ: مصدر کا 'نا' دور کر کے دیتا ہے' زیادہ کرنے سے فعل حال صیغہ واحد غائب مذکر بن جاتا ہے۔ جیسے ''لیتا ہے' دیتا ہے''

گردان

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر	میں پڑھتا ہوں	ہم پڑھتے ہیں	تو پڑھتا ہے	تم پڑھتے ہو	وہ پڑھتا ہے	وہ پڑھتے ہیں
مونث	میں پڑھتی ہوں	ہم پڑھتی ہیں	تو پڑھتی ہے	تم پڑھتی ہو	وہ پڑھتی ہے	وہ پڑھتی ہیں

اس کے علاوہ فعل اور کئی صورتوں میں بھی فعل حال کے معنی دیتا ہے۔

-1 فعل حال تمام

-2 فعل حال ناتمام

-3 فعل حال شکیہ

فعل حال تمام:

تعریف: ماضی قریب اور فعل حال تمام میں فرق نہیں ہوتا۔ جیسے آیا ہے' دوڑا ہے وغیرہ۔

فعل حال ناتمام:

تعریف: فعل حال ناتمام وہ فعل ہے جس یں موجودہ زمانہ پایا جاتا ہو۔ مگر فعل سے کام کا اختتام معلوم نہ ہو بلکہ کام جاری رہے۔ جیسے جا رہا ہے' پڑھ رہا ہے۔

فعل حال شکیہ:

تعریف: فعل حال شکیہ وہ فعل ہے جس میں موجودہ زمانہ معہ شک کے پایا جائے۔

خیال کیوں گیا بازار مصر کی جانب
کوئی قافلہ میرے یوسف کا آرہا ہو گا

فعل مستقبل

تعریف: فعل مستقبل وہ فعل ہے جس میں فعل کا واقع ہونا آئندہ زمانے میں پایا جائے۔ جیسے:

زندگی میری آہنگ بقا ہو جائے گی
یوں جیوں گا مجھ سے قانون فنا شرمائے گا

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع کے آخر میں 'گا' زیادہ کرنے سے فعل مستقبل صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے۔ جیسے ''سوئے سے سوئے گا''

گردان

حالت	واحد متکلم	جمع متکلم	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد غائب	جمع غائب
مذکر	میں جاؤں گا	ہم جائیں گے	تو جائے گا	تم جاؤ گے	وہ جائے گا	وہ جائیں گے
مونث	میں جاؤنگی	ہم جائیں گی	تو جائے گی	تم جاؤ گی	وہ جائے گی	وہ جائیں گی

متضاد الفاظ

متضاد الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو معنی کے لحاظ سے ایک دوسرے کے برعکس ہوں۔ جیسے دن کے برعکس رات اور ٹیڑھا کے برعکس سیدھا۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
آباد	ویران	اتفاق	نفاق
آزاد	غلام	اعلیٰ	ادنیٰ
آغاز	انجام	اقبال	ادبار
پاک	پلید	پیار	نفرت
بہشت	دوزخ	آقا	غلام
آئندہ	گزشتہ	ابتدا	انتہا
آسان	مشکل	جدید	قدیم
ترقی	تنزل	چست	ست
خوشنما	بدنما	چور	شاہد
آمدن	خرچ	بچپن	جوانی
باطن	ظاہر	بہتر	بدتر
بند	کھلا	بغاوت	اطاعت
توڑنا	جوڑنا	باطل	حق
ثواب	عذاب	جاہل	عالم
پیچھے	آگے	اندر	باہر
امیری	غریبی	بدی	نیکی
اندرونی	بیرونی	پچھاڑی	اگاڑی
جھوٹ	سچ	خوبی	برائی
چڑھائی	اترائی	دایاں	بایاں
اتار	چڑھاؤ	تاریک	روشن
مرد	عورت	تلے	اوپر

توقیر	تحقیر	اول	آخر
ضرب	تقسیم	ٹھنڈا	گرم
بہار	خزاں	گرم	سرد
جلوت	خلوت	بلند	پست
بہت	تھوڑا	پاس	فیل
پگھلنا	جمنا	بقا	فنا
مردہ	زندہ	رحم	ظلم
راحت	رنج	چاندنی	اندھیرا
دکھ	سکھ	دشمن	دوست
راست	چپ	حمایت	مخالفت
زمین	آسمان	زندہ	مردہ
زیر	زبر	زاہد	رند
زوال	عروج	خاص	عام
خشکی	تری	جنگ	صلح
پرانا	نیا	جمع	تفریق
جفا	وفا	کھردرا	صاف
محبت	عداوت	متحرک	ساکن
مہاجر	انصار	مخالفت	موافقت
صادق	کاذب	صحیح	غلط
عروج	زوال	شر	خیر
شریف	رذیل	شیریں	تلخ
شادی	غمی	عذاب	ثواب
شکست	فتح	ظلمت	نور
قیدی	آزاد	شاہ	گدا
بڑا	چھوٹا	بھاری	ہلکا
بہادر	بزدل	لائق	نالائق
فراخ	تنگ	فاتح	مفتوح
فراغت	مصروفیت	قلیل	کثیر
عالم	جاہل	علماء	جہلاء
شرک	توحید	ضعیف	قوی
طبیب	مریض	طول	عرض
طاق	جفت	شمال	جنوب
عذاب	ثواب	غضب	رحم
گنہگار	نیکوکار	سردی	گرمی

سرما	گرما	سوتیلا	سگا
سزا	جزا	کشادہ	تنگ
کہنہ	نو	کبیر	صغیر
کثیف	لطیف	منکر	معتقد
کچا	پکا	قرب	دور
قہر	مہر	قلت	کثرت
گل	خار	ملک	نوکر
مرد	عورت	ہنسنا	رونا
بیگانہ	یگانہ	یقین	شک
ناپسند	پسندیدہ	گمنام	مشہور
فتح	شکست	فائدہ	نقصان
کل	جزو	قوی	کمزور
گرفتاری	رہائی	نامراد	بامراد
نشست	برخاست	نیکی	بدی
ناراض	خوش	کافر	مومن
کامل	ناقص	کنوارا	بیاہا
فانی	باقی	وفادار	غدار
یہودی	مسلمان	مشرق	مغرب
مسرور	مفہوم	مختصر	مفصل
قدیم	جدید	گاڑھا	پتلا
قریب	بعید	گورا	کالا
گستاخ	باادب' مودب	مفید	مضر
نفع	نقصان	واحد	جمع
وزنی	ہلکا	یار	اغیار
نیا	پرانا		

مترادف الفاظ

الفاظ	مترادف	مترادف	الفاظ	مترادف	مترادف
اختر	نجم	ستارہ	روزگار	دہر	زمانہ
بشر	انسان	آدمی	آسائش	راحت	آرام
مزار	مقبرہ	قبر	تربت	لحد	قبر
پیڑ	شجر	درخت	تاجور	تاجدار	بادشاہ
فلک	چرخ	آسمان	چمن	گلشن	باغ
فرمانروا	حکمران	حاکم	گلزار	گلستان	باغ
بتکدہ	صنم کدہ	بت خانہ	حسین	خوبرو	خوبصورت

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

ہیبت	خوف	ڈر	گنج	گنجینہ	خزانہ
ذلت	رسوائی	خواری	خصم	شوہر	خاوند
رت	فصل	موسم	شاخ	ڈالی	ٹہنی
زوجہ	اہلیہ	بیوی	طبیب	معالج	حکیم
جام	ساغر	پیالہ	انگبین	عسل	شہد
حرارت	تپش	گرمی	قصر	ایوان	محل
عداوت	بیر	دشمنی	سپاہ	لشکر	فوج
فراخ	کشادہ	کھلا	محفل	بزم	مجلس
کلید	چابی	کنجی	تن	بدن	جسم

مضمون نویسی

کسی چیز سے متعلق اپنے خیالات صاف، سادہ اور صحیح زبان میں ادا کرنے کو مضمون نویسی کہتے ہیں۔ موجودہ دور کے ادیبوں نے مضامین کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے:

1- بیانیہ:

ان میں کوئی واقعہ بیان کیا جاتا ہے یا کسی انسانی زندگی کے حالات کا تفصیلاً ذکر ہوتا ہے۔ مثلاً پانی پت کی پہلی لڑائی۔ ڈاکٹر محمد اقبالؒ وغیرہ۔

2- تعریفیہ:

ان میں کسی چیز کی تعریف یا کسی نظارے کا ذکر ہوتا ہے۔ مثلاً گھوڑا، بلی، ہاتھی، دریائے سندھ وغیرہ۔

3- تخیلہ:

ان میں مضمون کے عنوان کی تشریح کے بعد اس کے فوائد و نقصانات تحریر کیے جاتے ہیں۔ مثلاً غیبت، کفایت شعاری، ورزش وغیرہ۔ ہر مضمون کے تین اہم جزو ہیں:

1- مواد
2- حسن انتظام، ترتیب
3- عبارت یعنی طرز ادا

1- مواد:

کسی چیز سے متعلق اس وقت تک کچھ نہیں لکھا جا سکتا جب تک اس سے متعلق کافی وسیع مطالعہ نہ کر لیا جائے۔ اس میں قوت انتقال ذہنی، قوت تصرف اور بات سے بات پیدا کرنے اور جوڑ ملانے کی بہت ضرورت ہے۔ حقائق بیان کر کے بھی مضمون دلچسپ بنایا جا سکتا ہے۔

2- حسن انتظام و ترتیب:

مضمون لکھنے کے لیے مواد اور خیالات کو موزوں طریقوں سے ترتیب دینا ہی بہت بڑی خوبی ہے۔ جس طرح موتی لڑی میں منظم ہو کر نظر فریب ہوتے ہیں، اسی طرح مضمون بھی اپنے حسن انتظام سے دلفریب ہو جاتا ہے۔ اس لیے مضمون کے عنوانات قائم کیے جائیں پھر انہیں موزونیت کے لحاظ سے ترتیب دی جائے۔ جو بات پہلے لکھی جاتی ہے اسے پہلے لکھیں اور جو بعد میں لکھی جانی ہو اسے بعد میں لکھیں۔ جس کا ذکر ایک مرتبہ کر چکے ہوں اس کا بار بار ذکر بند کریں۔ اس طرح ترتیب بے لچک ہو کر مضمون کو بے رابطہ بنا دیتا ہے۔

3- عبارت و طرز ادا:

مضمون کو لکھتے وقت جملوں میں سادہ اور آسان الفاظ استعمال کرنے چاہئیں طرز ادا ایسی ہونی چاہیے کہ مضمون میں دلچسپی پیدا ہو۔ بے فائدہ اور مشکل محاورات کے استعمال سے گریز کیا جائے۔

طریقہ:

مضمون لکھنے والے کو چاہیے کہ جس چیز پر مضمون لکھنا ہو اس کا خاکہ اپنے ذہن میں بٹھائے اور خیالات کو مجتمع کر کے اشارات کی صورت میں لکھے، تسلسل قائم رکھے، بتدریج عنوانات کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتا چلا جائے اور موقع محل دیکھ کر محاورات کا استعمال کرے۔

مضمون کے عنوان قائم کرنا

1- ریل کا سفر: تمہارے گاؤں سے ریل کتنی دور ہے۔ پیدل گئے یا سواری پر۔ کہاں سے کہاں تک سفر کیا۔ کس وقت گاڑی پر سوار ہوئے۔ سٹیشن کی رونق۔ راستے میں مسافروں سے بات چیت اور ان پر اپنی رائے کا اظہار۔

2- لڑائی۔ وجوہات۔ کب ہوئی۔ کن کن کے درمیان ہوئی۔ سامان جنگ کی تفصیل۔ واقعات۔ نتائج۔

3- کھیل: کونسا کھیل۔ ٹیموں کے نام۔ کھیل کا میدان اور وقت۔ تفصیل سامان کھیل۔ کھلاڑیوں کی تعداد۔ کھیل کے قواعد اور طریقے۔ خاص اصطلاحات کی تشریح۔ ہار جیت کا فیصلہ۔ فوائد و نقصانات۔

مضمون نویسی کی تدریس

کسی بھی عنوان پر اپنے منتشر خیالات و احساسات اور تجربات کو قلمبند کرنا، مضمون کہلاتا ہے۔

مضمون کی اقسام:

ہر مضمون زندگی کے کسی نہ کسی شعبے کے متعلق ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے مضمون کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے:

ادبی:

ایسے مضامین جو ادب سے متعلق ہوں۔ مثلاً شعر و سخن وغیرہ۔

اخلاقی:

ایسے مضامین جو اخلاق سے متعلق ہوں۔ مثلاً انصاف، رحم، نیکی وغیرہ۔

معاشرتی:

ایسے مضامین جو معاشرے سے متعلق ہوں مثلاً گداگری، رسم و رواج، آلودگی، تعلیم نسواں، کفایت شعاری، ذات پات، حب وطن وغیرہ۔

سوانحی:

ایسے مضامین جو کسی کے احوال اور شخصیت سے متعلق ہوں۔ مثلاً قائداعظمؒ، علامہ اقبالؒ وغیرہ۔

سائنسی:

ایسے مضامین جو سائنس سے متعلق ہوں۔ مثلاً ٹیلی ویژن، ایٹم بم، ریڈیو، ریڈار، ہوائی جہاز وغیرہ۔

بہتر مضمون کیسے لکھا جائے

مضمون لکھنا کوئی مشکل کام نہیں۔ مضمون اتنی ہی آسانی سے لکھا جا سکتا ہے جتنی آسانی سے خط۔ لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ باقاعدگی سے مضمون لکھنے کی عادت ڈالی جائے۔ اس کے بعد اتنی مشق ہو جائے گی کہ کسی بھی عنوان پر ایک عمدہ اور بہترین مضمون لکھا جا سکے۔

مضمون لکھتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے:

(i) جس موضوع پر مضمون لکھنا ہو اس کے بارے میں جو کچھ جانتے ہوں یا تو اسے ایک خاص ترتیب سے ذہن نشین کر لیں یا ایک کاغذ پر لکھ لیں۔

(ii) مضمون کو مناسب پیرے میں لکھیں۔ اس مقصد کے لیے عنوانات بھی دیئے جا سکتے ہیں۔

(iii) موقع محل کی مناسبت سے آیات قرآنی، احادیث، اقوال اور مقولے کا حوالہ دیں۔

(iv) مضمون کی مناسبت سے مناسب اشعار استعمال کریں۔ مضمون کے شروع اور آخر میں شعر کا برمحل استعمال مضمون کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے۔

(v) اِدھر اُدھر کی فضول باتیں لکھنے کی بجائے موضوع کی مناسبت کا خیال رکھیں۔

(vi) اپنے سیدھے سادھے خیالات کو سادہ انداز میں چھوٹے چھوٹے فقروں میں لکھیں۔

(vii) املا اور قواعد کی غلطیوں سے بچیں۔

(viii) لفظوں کو ایک دوسرے سے گڈمڈ نہ کریں اور صاف ستھرا لکھیں۔

(ix) مضمون کی ترتیب کا خاص خیال رکھیں۔ آگے کی بات پیچھے اور پیچھے کی بات آگے نہ لکھیں۔ اس سے مضمون میں ربط نہیں رہتا اور الجھاؤ پیدا ہوتا ہے۔

(x) مضمون ختم کرنے کے بعد اس کو ایک بار ضرور پڑھیں اور اغلاط کی درستگی کریں۔

(xi) مضمون نگاری میں مہارت حاصل کرنے کے لیے مختلف کتابوں سے اچھے اچھے مضامین کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ اس کی عادت ہر طالب علم کو ڈالنی چاہیے۔

مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کرنے سے کسی بھی کلاس کا طالب علم ایک عمدہ مضمون لکھنے میں مہارت حاصل کر سکتا ہے۔

1- قائداعظم محمد علی جناح

صدیاں بے تاب تھیں پچیس دسمبر کیلئے
گردش وقت تھی مصروف جبیں سائی میں
صبح آزادیء ملت کی بشارت لے کر
اک کرن جاگ اٹھی جلوؤں کی رعنائی میں

قائداعظم محمد علی جناح 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام پونجا جناح تھا۔ ان کا پیشہ تجارت تھا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ انگلستان چلے گئے۔ انگلستان میں آپ نے وکالت تعلیم کی حاصل کی۔ بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے وطن واپس لوٹے۔ پہلے کراچی میں وکالت شروع کی، پھر ممبئی چلے گئے۔ ممبئی میں بڑا نام پایا۔ آپ نے کبھی کوئی ایسا مقدمہ نہ لیا جس کے متعلق معلوم ہوتا کہ یہ جھوٹا ہے۔ آپ مختصر مگر مدلل بات کرتے تھے۔ اپنے مقدمات میں ہمیشہ قانون کی بات کی۔

آپ کو سیاست سے بڑی دلچسپی تھی۔ آپ ہندوستان کو غلامی میں نہیں دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ ہندوستان کی مشہور سیاسی جماعت کانگریس میں شامل ہو گئے۔ آپ ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ ہندوستان کی دونوں بڑی قومیں مل کر کام کریں اور ملک کو انگریزوں کے چنگل سے آزاد کرائیں۔ لیکن جب آپ نے دیکھا کہ کانگریس کا مقصد انگریزوں سے حقوق تو سب کے لئے مانگنا ہے اور ان سے فائدہ خود اٹھانا ہے تو وہ کانگریس سے علیحدہ ہو گئے اور صرف آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبر رہے۔ آپ کی کارگزاریوں کو دیکھ کر کثرت رائے سے آپ کو آل انڈیا مسلم لیگ کا صدر چن لیا گیا۔ قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ ایک بڑی اور مضبوط جماعت بن گئی۔ یہ مسلمانوں کی واحد بڑی سیاسی اور مضبوط جماعت تھی۔ 1940ء میں لاہور منٹو پارک (جسے اقبال پارک کہتے ہیں) میں آپ کی صدارت میں مسلم لیگ کا ایک اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں مسلمانوں کیلئے الگ وطن کا مطالبہ کیا گیا۔ انگریزوں اور ہندوؤں نے اس مطالبے کی بڑی مخالفت کی مگر قائداعظم ایک مضبوط ارادے کے مالک تھے۔ جو فیصلہ کر لیتے تھے اس پر ڈٹ جاتے تھے۔ آپ نے مخالفوں کی کوئی پروانہ کی اور مسلمانوں کیلئے الگ وطن کیلئے ڈٹ گئے۔

ہندوؤں اور انگریزوں نے قائداعظم کی راہ میں اگرچہ بڑے روڑے اٹکائے مگر آپ نے ان کی ایک نہ چلنے دی۔ مسلم قوم نے بالآخر اپنا مطالبہ تسلیم کروایا اور حکومت برطانیہ کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کی حکومت ہو گی اور جہاں ہندو اکثریت میں ہیں وہ ہندوؤں کے قبضے میں چلے جائیں گے۔ اگست 1947ء کو پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا۔ قائداعظم محمد علی جناح پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔

پاکستان کے حصول کیلئے قائداعظم کو دن رات محنت کرنا پڑی۔ ایک پارسی لیڈر لکھتا ہے کہ جدوجہد آزادی کے سلسلے میں ہندوستان کے لیڈروں کا ایک اجلاس ہو رہا تھا۔ مجھے مسٹر گاندھی سے ضروری مشورہ کیلئے ان کی رہائش گاہ پر جانا پڑا۔ دیکھا کہ ان کے کمرے کی بتیاں بجھی ہوئی ہیں اور وہ سو رہے ہیں۔ پھر میں نہرو صاحب کی رہائش گاہ پر گیا وہ بھی سو رہے تھے۔ پھر میں نے سوچا کہ دیکھتے ہیں کہ کیا مسٹر جناح بھی سو رہے ہیں۔ جب میں وہاں گیا تو دیکھا کہ ان کے کمرے میں روشنی ہے۔ میں نے اجازت چاہی اور اندر گیا تو دیکھا کہ وہ کام کر رہے ہیں۔ میں نے کہا ہندوستان کے ہندو لیڈر سو رہے ہیں اور آپ جاگ رہے ہیں۔ قائداعظم نے فرمایا ان کی قوم جاگ رہی ہے اور لیڈر سو رہے ہیں جبکہ میری قوم سوئی ہوئی ہے۔ لہٰذا میں ان کی جگہ جاگ رہا ہوں۔ قائداعظم دن رات محنت کرنے سے بیمار ہو گئے اور ٹی بی جیسے مہلک مرض میں مبتلا ہو گئے۔ پاکستان بننے کے ایک سال بعد 11 ستمبر 1948ء کو اس دنیا سے کوچ کر گئے۔

2- علامہ محمد اقبالؒ

علامہ اقبالؒ ہمارے پیارے ملک پاکستان کے مصور اور قومی شاعر ہیں۔ وہ 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین کشمیر سے ہجرت کر کے سیالکوٹ میں آباد ہوئے تھے۔ اقبالؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی شہر

AWAZ E INQILAB.COM

Download any subject books,MCQs and Notes from AWAZ E INQILAB.COM

سیالکوٹ میں حاصل کی۔ مرے کالج سیالکوٹ سے ایف۔اے کیا۔ مرے کالج میں آپ کو جس استاد سے بہت زیادہ لگاؤ تھا وہ سید میر حسن تھے۔ انہوں نے علامہ کی خداداد صلاحیتوں کو خوب چمکایا۔ ایف۔اے کرنے کے بعد لاہور میں گورنمنٹ کالج میں داخل ہوئے۔ یہاں سے بی۔اے کیا اور ایم۔اے کیا۔

آپ نے اپنی ملازمت کا آغاز اورینٹل کالج لاہور سے کیا اورینٹل کالج کے بعد گورنمنٹ کالج میں آ گئے۔ یہاں آپ انجمن حمایت اسلام کے اجلاس میں شامل ہونے لگے اور اپنی نظمیں سنانے لگے۔ علم کی پیاس بجھانے کیلئے انگلستان چلے گئے۔ وہاں آپ فلسفہ کا علم حاصل کرنے لگے۔ اس کے بعد جرمنی گئے اور جرمنی سے آپ نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ 1908ء میں وطن واپس آئے۔ انگریزوں نے آپ کو "سر" کا خطاب دیا۔

علامہ اقبالؒ ہمارے قومی شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنی شاعری سے مسلمان قوم کو خواب غفلت سے جگایا۔ انہیں ان کا شاندار ماضی یاد دلایا۔ خود آگہی، خودی اور خودشناسی کا سبق دے کر فقر کی منزل سے روشناس کرایا۔ وہ مسلم اتحاد کے بڑے خواہشمند تھے۔ عارضی جغرافیائی حدود کو توڑ کر ایک ملت میں گم ہو جانے کا درس دیتے رہے۔ ان کی بڑی آرزو تھی کہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

علامہ اقبال صرف شاعر ہی نہ تھے بلکہ ایک بہت بڑے سیاسی مدبر بھی تھے۔ سب سے پہلے پاکستان کا تصور انہوں نے ہی دیا۔ اسی نظریے کو لے کر قائداعظم آگے چلے اور اسے عملی جامہ پہنا کر پاکستان کو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت بنایا۔

بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم، جاوید نامہ اور پیام مشرق ان کی مشہور منظوم کتابیں ہیں۔ آپ نے 21 اپریل 1938ء کو وفات پائی۔ آپ کا مزار بادشاہی مسجد لاہور کے پہلو میں ہے۔

3- اخبار

خبر کی جمع اخبار ہے۔ یعنی خبروں کے مجموعے کو اخبار کہا جاتا ہے۔ اخبار کا مقصد ہر قسم کی خبروں کو شائع کر کے منظر عام پر لانا ہے۔ ہم اس وقت ترقی کے اعلیٰ مدارج پر سے گزر رہے ہیں۔ ہمارے لئے صرف اپنے ملک کا نہیں بلکہ تمام ملکوں کے حالات سے باخبر رہنا ضروری ہے۔ اخبار ایک ملک کے حالات و واقعات دوسرے ملک تک پہنچانے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ ریڈیو کی ایجاد سے یہ کام اور آسان ہو گیا ہے۔

اگر اخبار ہم تک مصیبت زدہ لوگوں کی خبریں نہ پہنچائے تو ہم کیسے ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ سیلاب، آگ، زلزلے، ڈاکہ زنی اور حادثات کی خبریں اخبار ہی کی بدولت ہم تک پہنچائی جاتی ہیں۔ اس طرح اخبار ایک بہت اہم کارنامہ سرانجام دیتا ہے۔ جنگ یا لڑائی کی خبریں اخبار ہی پہنچاتا ہے۔ دو ملکوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہو تو ان دنوں اخبار ایسی خبریں شائع کرتا ہے جس سے لوگوں کے جذبات تیز تر ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے ملک کی خاطر لڑائی میں جانے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ اخبار لڑائی کے دوران شکست ہو جانے پر خبر شائع نہیں کرتا بلکہ عوام کے سامنے فتح کی خبر شائع کر کے ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ لوگ ہراساں نہ ہونے پائیں، ملکیان کے حوصلے بلند ہو جائیں اور وہ دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے کمربستہ رہیں۔

موجودہ زمانے میں اشتہار بازی کا کام بھی زیادہ تر اخبار ہی سرانجام دیتا ہے۔ ہم روزانہ سینکڑوں اشتہار اخبار میں دیکھتے ہیں۔ کچھ کاروباری سلسلہ میں ہوتے ہیں، کچھ فلموں کے متعلق اشتہار ہوتے ہیں۔

اخبار کی تعلیمی اہمیت بھی کافی ہے۔ اس سے ہمارے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہم روزانہ کئی قسم کے مضمون پڑھتے ہیں۔ نئی نئی ایجادات اور معلومات کی خبریں اخبار کے ذریعے ہی ہم تک لائی جاتی ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں اخبار ان پڑھ لوگوں کو تعلیم دینے کا کام کرتا ہے۔ استاد سینکڑوں میل دور بیٹھے تعلیم دیتے ہیں۔ اخبار میں کھیلوں کی خبریں شائع کی جاتی ہیں۔ ملازمت کے ضرورت مند خالی اسامیوں کی خبریں پڑھ کر ملازمت کیلئے درخواستیں دیتے ہیں۔ اخبار ہی کی بدولت دوسرے ملکوں کا طریق حکومت، رسم و رواج، صنعت و حرفت اور زراعت سے متعلق واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

سرکاری ملازموں کی شکایتیں اور رشوت ستانی کی خبریں اخبار میں ہی شائع کی جاتی ہیں۔ عدالتی خبریں پڑھ کر ملک کے قوانین سے آگاہی ہوتی ہے۔ حکومت کوئی نیا قانون نافذ کرنا چاہتی ہے تو اس سے متعلق عوام کی رائے معلوم کرنے کیلئے اخبار ہی سے کام لیا جاتا ہے۔ لوگ اس پر اپنی اپنی رائے کا اظہار اخبار کے ذریعے ہی کرتے ہیں۔ بعض ترمیم پیش کرتے ہیں۔ اس طرح وہ ایک مفید قانون بن جاتا ہے۔

غرضیکہ اخبار کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اخبار ہماری زندگی کا اہم ترین معاون ہے جو ہمارے ہر معاملے میں ہمارا ساتھ دیتا ہے۔

4- عید

عید ایک تہوار کا نام ہے جو مسلمانوں میں خوشی کے موقع پر منایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے رواج کے مطابق سال میں دو عیدیں منائی جاتی ہیں۔ اسلام میں کسی نیکی اور ثواب کے بخوبی سرانجام پانے کے بعد خوشی منائی جاتی ہے اور خوشی بھی ایسی کہ جس میں غریب بھی شریک ہو سکیں۔ یعنی خوشی کے ساتھ ساتھ صدقات اور فطرانے وغیرہ جو غرباء کو دینا ضروری قرار پاتا ہے۔ پہلی عید کا نام عیدالفطر ہے۔ یہ عید رمضان شریف کے روزے رکھنے کے بعد منائی جاتی ہے۔ دوسری عید کا نام عیدالاضحیٰ ہے۔ یہ فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد منائی جاتی ہے۔

ہمارے ملک میں عیدالفطر چھوٹی عید کے نام سے اور عیدالاضحیٰ بڑی عید کے نام سے مشہور ہیں۔ عید کا دن چاند دیکھ کر مقرر کیا جاتا ہے۔ عید کے دن تمام لوگ صبح سویرے اٹھتے ہیں۔ غسل کرتے ہیں۔ بچوں کو نہلاتے دھلاتے ہیں۔ جسم کی صفائی کے بعد کوئی میٹھی چیز استعمال کی جاتی ہے۔ یہاں سویوں کا عام رواج ہے۔ نئے اور اجلے کپڑے پہن کر عیدگاہ میں عید کی نماز ادا کرنے کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں۔ عیدگاہ کی طرف جاتے وقت لوگوں کا نظارہ قابل دید ہوتا ہے۔ بچے طرح طرح کے خوبصورت کپڑوں میں ملبوس ہوتے ہیں اور ہر طرح سے خوش و خرم دکھائی دیتے ہیں۔ بچوں کے والدین نماز کو جاتے ہوئے راستے میں غریبوں کو فطرانہ یا خیرات دیتے جاتے ہیں تاکہ غریب لوگ بھی اس خوشی میں شامل ہو جائیں۔ شہروں کی عیدگاہوں میں بعض جگہ بے پناہ ہجوم ہو جاتا ہے اور جس طرف نظر دوڑائیں خلقت ہی خلقت دکھائی دیتی ہے۔ اس موقع پر دیگر مذاہب کے لوگ مسلمانوں کو اس عبادت کے وقت پرامن اور منظم طریقے پر اکٹھے کھڑے متجسس نگاہوں سے دیکھ کر ورطہ حیرت میں پڑ جاتے ہیں اور اکثر نماز کے وقت تصویریں اتارتے ہیں۔

عید کی نماز سے فارغ ہو کر کچھ لوگ گھروں کو واپس آتے ہیں اور کچھ اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرنے کے لئے چلے جاتے ہیں۔ بچوں کے والدین گھر پر اچھے اچھے قسم کے کھانوں کا انتظام کرتے ہیں۔

بازاروں میں دکانیں سجائی جاتی ہیں۔ حلوائی اپنی دکانوں کو خاص طور پر خوب سجاتے ہیں۔ حلوائی اور کھلونوں والوں کی دکان پر بچوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ شہروں میں عورتوں کیلئے عید کے موقع پر علیحدہ ایک میلا (مینا بازار) لگتا ہے جس میں عورتیں اپنے بچوں کو ساتھ لے کر خوشی منانے کیلئے جاتی ہیں۔ وہاں مختلف قسم کے کھانے کی چیزیں، کھلونے، پنگوڑے اور ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں۔ والدین بچوں کو طرح طرح کی مٹھائیاں اور کھلونے لا کر دیتے ہیں، ہر طرف بچوں کے آنے جانے کا شور ہوتا ہے۔

عیدالاضحیٰ کے موقع پر لوگ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کا انتظام کرنے کیلئے گھروں کو لوٹ آتے ہیں۔ اس موقع پر زیادہ تر لوگ گوشت ہی تقسیم کرتے ہیں، لیکن بچے اسی طرح خوشی مناتے ہیں جس طرح رمضان شریف والی عید پر منائی جاتی ہے۔

5- بارش کا دن

پچھلے سال گرمیوں میں بارش نہیں ہوئی تھی۔ گرمی کی شدت سے جون کے مہینہ میں دوپہر کے وقت باہر قدم رکھنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ شدید گرمی پڑنے کی وجہ سے جانور بھی سائیں سائیں کر رہے تھے۔ درختوں کے پتے گرمی کی شدت سے مرجھائے ہوئے تھے۔ سب لوگ ہاتھ اٹھا کر بارش کیلئے دعائیں مانگ رہے تھے۔ یکایک آسمان پر سرخی سی نمودار ہوئی۔ لوگ سمجھ گئے کہ کہیں سے آندھی آ رہی ہے۔ دو منٹ ہی گزرے تھے کہ ہوا تیز چلنے لگی۔ مٹی اور گرد سے ہر چیز اٹ گئی۔ لوگوں کے کپڑے اور چہرے مٹی اور گرد سے بھر گئے۔ اندھیرا ہو گیا، آندھی ذرا ہلکی ہوئی تو آسمان پر کالے بادل چھائے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ بجلی چمکنے لگی اور تیزی سے موٹی موٹی بوندیں پڑنے لگیں۔ پھر موسلا دھار بارش برسنے لگی۔

یہ دیکھ کر بچوں نے اپنے کپڑے اتارے، لنگر لنگوٹ کسے اور مینہ میں نہانے کیلئے گھروں سے باہر نکل آئے۔ کچھ ندی کے کنارے کھیلنے لگے۔ کچھ ایسے ہی سڑکوں پر بھاگنے لگے۔ بڑے آدمی کپڑوں سمیت ہی اللہ تعالیٰ کی اس رحمت سے مستفیض ہونے کیلئے باہر نکل پڑے۔ کئی آدمی آموں کے ٹوکرے لے آئے اور کھانے میں مصروف ہو گئے۔ عورتیں اپنے مکانوں کی چھتوں پر ہی لباس میں نہانے لگ گئیں۔ اتنے میں مینہ اور تیز ہو گیا اور ساتھ ہی اولے پڑنے لگے۔ درجہ حرارت کم ہو گیا۔ کمزور طبیعت آدمی سردی محسوس کرنے لگے اور گھروں کو لوٹ گئے، لیکن بچے بغیر پروا کئے اسی طرح کھیلنے میں مشغول رہے۔ سڑکوں، گلیوں اور بازاروں میں ندی کی مانند پانی بہہ رہا تھا اور چھوٹے بڑے سب اس میں کھیل رہے تھے۔ اچانک ایک سانپ پانی کی سطح پر نہایت خوبصورتی سے تیرتا ہوا دکھائی دیا جس کو دیکھ کر سب لوگ ڈر گئے اور پانی سے باہر نکل گئے۔ ایک دلیر نوجوان ہاتھ میں لاٹھی لئے سانپ پر لپکا اور ایک ہی وار سے سانپ کا کچومر نکال دیا۔

تقریباً ایک گھنٹہ برس کر آخر بارش تھم گئی۔ آسمان پر سات رنگوں کی کمان یعنی قوس قزح نمودار ہوئی۔ چھوٹے چھوٹے پرندے ہوا میں اڑنے لگے۔ سورج کی کرنیں زمین بوس ہونے لگیں اور سورج کی تمازت نے پھر اپنا رنگ دکھانا شروع کر دیا۔

6- چھٹی کا دن

چند دنوں کی بات ہے کہ ہماری کبڈی ٹیم نے فائنل میچ جیتا جس کی خوشی میں ہمیں چھٹی ہو گئی۔ مفتی میرے گھر آیا اور کوئی پروگرام مرتب کرنے کی سوچنے لگے۔ اتنے میں جمیل اور ارشد بھی پہنچ گئے۔ انہوں نے دریا پر جانے کی تجویز پیش کی۔ ہم پہلے ہی دریا پر جانا چاہتے تھے اس لئے موافق رائے سے میں، ارشد اور مفتی چیزیں خریدنے کیلئے بازار گئے۔ ہم نے آم، مٹھائی، گوشت اور دیگر خورد و نوش کا سامان خریدا۔ اتنے میں جمیل بھی گھر سے برتن لے کر واپس آ گیا۔ ہم نے اپنی چیزوں کو ایک تانگے میں رکھا اور سوار ہو کر دریا کی طرف چل پڑے۔ تقریباً آدھ گھنٹے میں ہم دریا پر پہنچ گئے۔ پانی ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ اتنے میں بہت سے لوگ آنے شروع ہو گئے۔ ہم نے ایک کشتی کرائے پر لی۔ اپنا سامان اس پر رکھ کر سوار ہو گئے۔

مجھے تو بالکل کشتی چلانی نہ آتی تھی اس لئے میں خاموش بیٹھا رہا۔ جب میرے تینوں ساتھی چپو چلاتے چلاتے تھک گئے تو انہوں نے مجھے چپو دیئے اور کشتی چلانے کو کہا چونکہ میں اناڑی تھا اس لئے کشتی کو کبھی ٹیڑھا اور کبھی سیدھا چلاتا رہا جس سے میری محنت دوگنا ہو گئی اور میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے۔ کشتی کنارے پر لگائی۔ ارشد نے ایک گھنٹہ میں کھانا تیار کیا۔ ہم سب گھاس پر بیٹھ کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔

کھانا کھانے کے بعد ذرا جسم میں سستی محسوس ہوئی تو گھاس پر ہی لیٹ کر آرام کرنے لگے اور ایک دوسرے کو لطیفے سناتے اور پہیلیاں ڈالتے رہے۔ اس طرح سارا دن اچھی خاصی ذہنی تفریح میں گزر گیا۔ چار بجے کے قریب ارشد نے چائے تیار کی اور میں نے سب میں مٹھائی تقسیم کر دی۔ چائے نوش کرنے کے بعد شام کو تانگے پر سامان لادا اور سوار ہو کر واپس گھر آنے کیلئے چل پڑے۔ تانگہ دیہاتی قسم کا مٹی اور کیچڑ سے اٹا پڑا تھا۔ کوچوان نابلد اور گھوڑا دبلا پتلا مریل سا جوت رکھا تھا۔ جب پکی سڑک پر ہماری سواری پہنچی تو چوک میں ایک بے رحم انسپکٹر معہ اپنے عملہ کے کھڑا تھا جس نے تانگہ روکنے کا حکم دیا۔ گھوڑا نہایت نحیف و کمزور تھا۔ انسپکٹر نے کوچوان کا چالان کیا اور گھوڑا کانجی ہاؤس کی طرف روانہ کر دیا۔ ہم نے سامان اپنے سر پر اٹھایا اور شاداں و فرحاں پیدال چل کھڑے ہوئے۔ دس منٹ کے بعد ہم اپنے گھروں میں پہنچ گئے۔

7- تندرستی ہزار نعمت ہے

تندرستی مرکب ہے "تن" اور "درستی" کا۔ تن کے معنی جسم اور درست کے معنی ٹھیک ہیں یعنی جسم ٹھیک ہے۔ انسان کا پوری طرح صحت مند ہونا تندرستی کی علامت ہے۔ دنیاوی زندگی میں تندرستی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ "جان ہے تو جہان ہے" ورنہ انسان بیکار محض ہی نہیں بلکہ دکھوں اور مصیبتوں کا مجموعہ ہے۔ دنیاوی آرام و آسائش، دولت و ثروت، جاہ و جلال، امارتیں اور وزارتیں، عزیز و اقارب اور اولاد وغیرہ باعث فرحت و انبساط ہیں۔ دل کو فرحت ضرور محسوس ہوتی ہے۔ بشرطیکہ آدمی صحت مند ہو۔ خدانخواستہ اگر ایک آدمی تندرست نہیں، جسمانی ایذاؤں میں مبتلا ہے تو اس کیلئے یہ سبھی چیزیں وبال جان ہیں۔

ایک مرتبہ مجھے ایک ہسپتال جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ڈاکٹر وحید اختر میرے دوست تھے۔ ان کے ساتھ میں نے ہسپتال کے مختلف وارڈوں کا چکر لگایا۔ وہاں میں نے بے شمار مریض مختلف امراض میں مبتلا دیکھے۔ کوئی ادھر بے ہوش پڑا ہے۔ کوئی ادھر کراہ رہا ہے۔ غرض بیشتر مریض موت کو زندگی پر ترجیح دے رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کے بعد واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں ایک بوڑھا آدمی کوئی من بھر بوجھ کندھوں پر اٹھائے میرے آگے آگے جا رہا تھا۔ غریب کا پاؤں پڑے ہوئے کیلے کے چھلکے پر سے جو پھسلا تو دھڑام سے زمین پر گر پڑا۔ میں نزدیک ہی تو تھا۔ فوراً لپک کر اسے اٹھانے کی کوشش کی۔ غریب بوڑھے کے گھٹنے پر اس حادثہ سے بظاہر ایک معمولی سی چوٹ آئی تھی لیکن اس سے اٹھا نہ جاتا تھا میں نے اس کی دلجوئی کرتے ہوئے یہ بھی دریافت کیا کہ بڑے میاں! آپ کی کوئی اولاد نہیں؟ جو اس بڑھاپے میں آپ کے کام آئے۔ بوڑھے کی آنکھیں آنسوؤں

AWAZ E INQILAB.COM

Download PDF MCQs, Books and Notes for any subject from the Largest website for free

awazeinqilab.com آوازانقلاب ڈاٹ کام

.com

and also Available in Play Store

Primary (5th) Level

Middle (8th) Level

Matric (10th) Level

F. Sc (12th) Level

BS (16th) Level

Urdu Grammar

Curriculum (Govt Books)

Past Papers

English Grammar

Readymade CV

NTS, FTS, CSS, PMS, ETEA, KPPSC, PPSC, SPSC, AJKPSC, BPSC, KPTA ETC

ہر Subject کے Notes اور MCQS فری ڈاون لوڈ کریں۔ نیز CV کے MS word تیار Templates ڈاون لوڈ کر کے اپنے حساب سے Modify کریں۔

Available Subjects

- Agriculture
- Computer Science
- Economics
- English
- Biology
- Chemistry
- Geology
- Management Sciences
- Microbiology
- PCRS/ Pak Study
- Pharmacy
- Sociology
- Zoology
- Chemistry
- Statistics
- Physics
- Mathematics
- Law
- Environmental Sciences
- Botany
- Biotechnology
- Library & Information Sciences
- Journalism & Mass Communication
- Political Science
- Geography
- General Science
- Education
- Tourism & Hotel Management
- Urdu
- Pashto
- Islamic & Arabic Studies
- Electrical Engineering
- Civil Engineering
- Mechanical Engineering
- Chemical Engineering
- Software Engineering
- Election Officer
- General Knowledge
- Pedagogy
- Current Affairs
- Medical Subjects
- Judiciary & Law
- other

Follow me on Face book

ABDULLAH INQLABI

awazeinqilab.com

WhatsApp : 03025247378